مجموعۂ کامل

ترجمہ تاریخ واقدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

مشتمل بر چہار حصہ

حصۂ اول ترجمہ مغازی الرسول

جسکا نام تاریخی مغازی الصادقہ ہی یعنے کیفیات غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حصۂ دوم وسوم فتوح الشام والمصر

جو بباعث مزید خواستگاری مومنین و طلبگاری طالبین کئی مرتبہ علحدہ بھی چھپکر شائع ہوا

حصۂ چہارم ترجمۂ فتوحات عجم

جسمین حالات محاربہ ممالک عجم وعراق صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بالتفصیل بیان ہین

اطلاع۔ جلد اول ترجمۂ مغازی الصادقہ وجلد دوم وسوم ترجمۂ فتوح الشام والمصر جو کہ ایک مین شامل ہی وجلد چہارم فتوحات عجم علحدہ علحدہ بھی مطبع سے خریدارون کو ملسکتی ہے

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور سی آئی ای مقام کانپور مین چھاپا گیا

اگست سنہ ۱۸۹۹ع

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ازر اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب تاریخ عربی وکتب اخلاق عربی وکتب تفسیر وکتب حدیث وکتب فقہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل

کتب تاریخ عربی

کنز الدقائق - خرد محشی مصنفہ عبد اللہ بن احمد النسفی -

فوائد بہیہ فی تراجم الحنفیہ - مع تعلیقات جسمین حالات تاریخی فقہا ومحدثین مع اسم اور کنیت اور لقب کے مفصل مرقوم ہین مصنفہ مولوی محمد عبد الحی لکھنوی -

ملا مسکین - حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا اخوند مسکین کتاب البیوع سے تاکتاب الوصایا

تقریب التہذیب مع رسالہ مغنی کہ حاشیہ پر پورا چڑھا ہے اسمین راویان احادیث کے نام وکنیت ولقب ہین اہل حدیث کو یہ کتاب کارآمد ہے مصنفہ ابن حجر عسقلانی علم اسمای رجال مین -

عمدۃ البضاعۃ - فی مسائل البضاعۃ بچہ نکے دودھ پلانیکی حد میعادی از راہ شریعت -

کتب اخلاق عربی

حاشیہ خیالی محشی - بر شرح عقائد نسفی -

احیاء العلوم - عجب جامع کتاب ہے کہ ایک دریا علم تہذیب واخلاق کا اسمین جوش زن ہے جو اسکے مطالعہ سے آشنا ہوا اور عمل کیا انواع طبقات شرف انسانی سے کامیاب ہوا بنظر مفید عام اسکا ترجمہ بھی اردو مین ہو کر اس مطبع مین چھپا ہے چار مجلد مصنفہ حضرت ابو حامد بن محمد الغزالی رح یہ مجموعہ چار جلد مین ہے -

۱ - جلد اول مین کتاب العلم وکتاب اسرار الطہارت و اسرار الصلواۃ والزکوۃ والصوم والحج اور ترتیب اوراد کا ذکر ہے -

۲ - جلد دوم مین آداب النکاح آداب کسب معاش وحلال وحرام وآداب اخوۃ وصحبت ومعاشرت وآداب عزلت وآداب سفر وآداب سماع الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وآداب معیشت واخلاق النبوۃ کا بیان ہے -

۳ - جلد سوم مین ریاض نفس وتہذیب اخلاق کا بیان اور تدبیر صلاح شہوت شکم وغیرہ وکتاب آفات اللسان ومذمت غضب حسد ومذمت دنیا وبخل وحب المال والجاہ والریا ومذمت کبر وغرور کا -

۴ - جلد چہارم مین توبہ اور صبر وشکر اور رجا وخوف اور زہد اور توحید وتوکل اور محبت وانس اور اخلاص وصدق اور مراقبہ اور محاسبہ اور تفکر اور موت کا ذکر ہے -

شرح عقائد النسفی محشی از ملا سعد الدین تفتازانی

کتب تفسیر

خلاصۃ الکشاف معروف بہ اعراب القرآن مصنف نامعلوم الاسم مع رسالہ فتح الخبیر مصنفہ ولی اللہ بن عبد الرحیم ان دونون کتاب مین قرآن کے اعراب کی تحقیق بنا بر مسائل نحو کے خوب لکھی ہے نو آموز کو بہت مفید ہے

تفسیر سراج المنیر مصنفہ عالم متبحر مولانا محمد شربینی حسب نقل از چھاپہ مصر چار جلد مین -

۱ - جلد اول از سورۃ فاتحہ تا سورۃ توبہ -

۲ - جلد دوم - از سورۃ یونس تا سورۃ فرقان -

۳ - جلد سوم - از سورۃ شعرا تا سورۃ حاشیہ -

۴ - جلد چہارم - از سورۃ احقاف تا سورۃ ناس

بعون خلاق کون و مکان فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

مغازی الواقدی

ترجمہ اردو

مغازی الرسول

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جو ہر تیغ زبان و فسان دم سیف بیان + نعت و ثنائے سرور انبیا و سپر نمازیان راہ خدا و مغفر سربازان طریق رضا + مودت اہل بیت رسالت موجب فوز مرتبۂ شہادت + محبت اصحاب امجاد باعث حصول ثواب جہاد + سلام اللہ و رضوانہ علیہم اجمعین آمین اما بعد پس بندۂ بیمقدار بشارت علیخان ابن علی مردان خان ابن مردان علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان کے عرض کرتا ہی کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ و آلہ مرویۂ شیخ الاجل امام العدل محمد ابن عمر والواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہی چنانچہ بعض علمائے عظام نے ترجمہ لفظی اسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکہا ہی اور اُسی طرح اکثر ترجمات ہین جو کتب عربیہ سے مثل معانی نحویہ کے زبان فارسی یا اُردو مین منتقل کیے گئے ولیکن فہم مطالب اُس سے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل تر ہی لہذا راقم بے بضاعت نے بفرمایش سرآمد اقران و اماثل و سرگروہ معاصر و معادل جناب منشی نولکشور صاحب دامت حشمتہ کے ترجمہ اصل کتاب سے بطریق نقل بالمعنی حسب محاورہ اہل زبان و زمرۂ اعیان ذیشان کے ضبط تحریر کیا تا بے تکلف پڑھا جاوے اور بلا دقت سمجھ مین اوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف مکتوبی سے تاریخ تالیف ۱۲۹۰ ہجری ہویدا ہی اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہی جسکی سیر ہم خرما و ہم ثواب ہی یعنی اہل ذوق کو مزہ شجاعت کا ملے اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید سیرت اہل بصیرت سے یہ ہی کہ بچشم الطاف و عطا نظر فرماوین اور غلط و خطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند ذوالمنن سے کہ محمد بن عمر و

واقدی

مغازی الصادقہ ۱۲۹۰ہ
موصوف باصفت بقول
شاعر عرب لقتیبات
صدق من کرام العرب
۱۲

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ فلان و فلان رواۃ کثیرہ نے مجھسے نقل روایت کی کہ بعض اُنکے اپنی روایت مین بعض سے
زیادہ تر حافظ و ضابط تر ہین پس کل وہ حدیثین جو اُن لوگون نے مجھسے روایت کین مین نے وہ سب لکھی ہین چنانچہ
رسول خدا صلعم تاریخ بارھوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینے مین تشریف لائے اور بعضون کے نزدیک دوسری تاریخ
تھی مگر ہمارے نزدیک تاریخ بارھوین ثابت و متحقق ہی اور لشکر اسلام مین اول لواء وہ تھا جسکو رسول خدا صلعم نے
واسطے حمزہ بن عبد المطلب رضہ کے ماہ رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے بروقت مقابلہ قافلہ قریش کے آراستہ کیا تھا
بعد ازان لواء عبیدہ بن الحارث جب ماہ شوال مین آٹھوین مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے ہوئی تھی
اُسروز تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہی بعد ازان ماہ ذی قعدہ مین نوین مہینے
ہجرت سے رسول خدا صلعم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا و بعد ازان ماہ
صفر مین گیارھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ بمقام الواء روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو نوبت
حرب کی نہین پہونچی یعنی وہ لوگ مفرور ہو گئے تھے تب وہان سے واپس آئے اور اُس صفر مین پندرہ روز باہر رہے بعد ازان ماہ
ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوہ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب واقع ہی وہان ایک
قافلہ پر قصد کیا کہ اُسمین امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار پانسو اُنٹ اُس قافلہ کے ساتھ تھے مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے
تب حضرت نے مراجعت فرمائی بعد ازان اُسی ماہ ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے غزوہ کیا بطلب
کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچکر پھر آئے و بعد ازان ماہ جمادی الثانی مین سولھوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے
اُن قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوہ ذی العشیرہ کہتے ہین چنانچہ وہان سے جب پھر آئے تو عبد اللہ
بن جحش کو ماہ رجب مین سترھوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان المبارک روز جمعہ کو
اُنیسوین مہینے ہجرت سے غزوۂ بدر واقع ہوا بعد ازان سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصماء بنت مروان کے بھیجا گیا کہ عصماء کو
عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبد الوہاب نے اُنھون نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن شجاع نے اُنسے محمد بن عمر نے اُنسے عبد اللہ بن الحارث بن الفضل نے اُنھون نے سُنا اپنے باپ سے کہ
پچیسوین رمضان کو اُنیسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصماء کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
ایک سریہ طرف سالم بن عمیر کے جسنے ابو عفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
غزوہ قینقاع کا کیا بعد ازان ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا بعد ازان ماہ محرم مین
تیئسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کدر مین غزوہ بنی سُلیم کا کیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے
ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے
بمقام نجد جسکو ذو امر کہتے ہین غزوۂ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ عبد اللہ بن اُنیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی

روانہ ہوا عبداللہ نے کہا جس روز سے مین لشکر لیکر مدینہ سے چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور تیئیسوان مہینا ہجرت سے تھا اور اکتیسوین تاریخ محرم روز شنبہ کو مین واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان شہر جمادی الاول مین ستائیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی مین اٹھائیسوین مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسر کردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہان ابوسفیان بن حرب تھا بعد ازان شہر شوال مین بتیسوین[۳۲] مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام اُحد واقع ہوا بعد ازان ماہ شوال مین تیتیسوین[۳۳] مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پینتیسوین[۳۵] مہینے ہجرت سے لشکر بسر کردگی ابو سلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کے بھیجا گیا بعد ازان بماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اُس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اسی ماہ صفر مین کہ چھتیسوان مہینا ہجرت سے تھا غزوۃ الرجیع واقع ہوا جسمین میر لشکر مرثد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول مین کہ سینتیسوان[۳۷] مہینا ہجرت سے تھا کہ غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسوان مہینا ہجرت سے تھا آنحضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذیحجہ کہ چھیالیسوان[۴۶] مہینا ہجرت سے تھا کہ سریہ ابن عتیک کا طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوے خیبر مین پاس اسلام بن مشکم کے گئے اُسنے انکار کیا اس بات سے کہ اُسکا سردار بنے بت اُسیر بن رازم اُنکے ہمراہ لڑنے کو اُٹھ کھڑا ہوا بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان[۴۷] مہینا تھا حضرت صلعم نے غزوہ ذات الرقاع کا کیا بعد ازان ماہ ربیع الاول مین سینتالیسوین[۴۹] مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سن پانچ مین یعنی پانچوین سال غزوۃ المریسیع واقع ہوا بعد ازان بماہ ذیقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازان آخر ذیقعدہ و اوائل ذیحجہ سن پانچ مین غزوہ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سن ششم مین سریہ ابن اُنیس کا واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ محرم سنہ ششم مین سریہ محمد بن مسلمہ کا قریظہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوہ آنحضرت صلعم کا مقام غابہ مین بنی لحیان سے ہوا بعد ازان ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین غزوہ نبی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا و بعد ازان اسی ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین لشکر بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر سنہ ششم مین لشکر محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکورہ مین ایک سریہ جسکے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ کے واسطے بنی سُلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم مابین بطن نخل و نقرہ کے واقع ہے بعد ازان ماہ جمادی الاول سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عرض کی طرف بھیجا گیا و بعد ازان ماہ جمادی الثانی

پچیسوان مہینا

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا او طرف مدینے سے چھتیس
میل کے فاصلہ پر واقع ہی بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف حسمی کو بھیجا گیا اور حسمی
عقب پر وادی القریٰ کے واقع ہی بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القریٰ کے
روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار تھے جانب دومۃ الجندل
کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا و بعد ازان ماہ رمضان
سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القریٰ کا بیچ جوانب کے
پہلو مین واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن واحہ کا ساتھ اُسیر بن زارم کے واقع ہوا و بعد ازان
شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا عرنین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا صلعم
نے غزوہ حدیبیہ کا کیا بعد ازان ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القریٰ کے پھرے
اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف
تُربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے
بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعد ازان ماہ رمضان
سنہ ہفتم مین سریہ غالب بن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارے نجد کے واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال
سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جُناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم
عُمرۃ القضیہ بجالائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کی بعد ازان
ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قُدید کے واقع ہی) بعد ازان
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف بنی عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم مین غزوہ کعب بن عُمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا سے
ایک شب کی راہ ہی) بعد ازان اسی سال مین غزوہ زید بن حارثہ موتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوہ بسر کردگی عمرو بن العاص کے طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعد ازان رجب
سنہ ہشتم مین غزوہ الخبط جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ
خضرہ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرہ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہی
بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ بطن اضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزیٰ گرایا گیا کہ اسکو
خالد بن الولید نے ہدم کیا و بعد ازان ماہ رمضان ہی مین بت سواع کو عمرو بن العاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین
خالد بن الولید نے غزوہ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کا کیا
بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اُسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون نے
حج خانہ کیا اور واقدی نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات تھا
اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوہ حضرت صلعم کا غزوہ ابواء ہی بعد ازان غزوہ بواط بعد ازان غزوہ عشیرہ ہی
اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے اُنکو شعبہ نے ابو اسحاق سے اُنھون نے کہا مین زید بن ارقم کے
پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اُنسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اُنھون نے کہا اُنیس غزوے کیے
لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہی اُنھون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک رہا ہون
ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلا غزوہ کون سا تھا اُنھون نے کہا غزوہ عشیر اور بعضون نے
روایت کی ہی کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول خدا
صلعم نے مدینے سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس ۳۰ سوار انصار کے بھیجے گئے تھے
چنانچہ اُن لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے سرزمین جُہینیہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا
ناگاہ مجدی بن عمرو الجُہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینیہ اور انصار کے حلیف تھا یعنی
اُنکی مدد و کمک پر ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے
خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہی مقام بواط مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی ضمرہ سے
مصالحہ کیا اس شرط پر کہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین و بعد ازان رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے شش رہط سے یعنی چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اُنپر عبیدہ
بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اُنکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت سے
وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین اُنکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اُنکو بٹھا لیا یعنی
روانگی اُنکی موقوف رکھی اور بجاے اُنکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھ دیا
اور اُنکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوے
تو بعد دو شبون کے اُس حکمنامہ کو پڑھا ناگاہ اُسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام
نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنے ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر
میرے یا یہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اُنمین سے جو بخوشی تیری اطاعت کرین اُنکو ہمراہ لے
یہانتک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کے قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنی کہا انا للہ و انا الیہ راجعون (یعنی استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کے کیا)
اور پیچھے ملایا اپنے استرجاع کے کلمۂ سمعا و طاعۃ للہ و للرسول کو یعنی استرجاع کے ساتھ ہی کلمۂ سمع و طاعت کہا کہ مین نے
بگوش قبول سُنا اور طاعت خدا اور رسول بجالایا بعد ازان اُنہے اصحاب سے کہا کہ تم مین سے جو کوئی میری ہمراہی
چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آئینہ بنابر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے
جانے والا ہون یہ سن کے قوم مین سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان
جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا جانب
بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونون طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونون وہان مقیم رہے
اور عبد اللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیون کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہان ملاقات ہوئی یعنی
مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے
چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اُسکا واقد بن عبد اللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور
عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے
بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہونچا اور اُسی روز چاند رجب دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اُسکے
یارون پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن اُن لوگون کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنی تدارک
اُسکا اُنکے امکان سے باہر تھا اور وہان سے اصحاب مستطاب مع اپنے غنیمت و اپنے اسیرون کے روانہ ہوے
تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم فائز ہوے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اُن اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ
ہم لوگ صبح کو اُس قوم پر ظفریاب ہوے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا اور فتح پانا
ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر مین شامل ہے۔ مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب مین ذکر
نزول آیت کا عنقریب آتا ہے اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارۂ فداء اپنے اصحاب کے یعنی واسطے
سر بہا دینے اور چھوڑا لیجانے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی
بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنی سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان ہمارے پاس
نہ پہونچینگے ہم فدا دونون قیدیون کا نہ لیوینگے یعنی اِن دونون کو نہ چھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اُنھون نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے
کہ ہمنے عبد اللہ بن جحش کے ساتھ مدینے سے کوچ کیا یہان تک کہ جا پہونچے بحران مین (اور بحران ایک گوشہ ہے
معدن یعنی مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے اباعرنا کو روانہ کیا (یعنی آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے
اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین عتبہ کے اونٹ پر اُسکا زمیل اور ردیف تھا

یعنی پیچھے بیٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہوگیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا اور
اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اُنکے نشان پر پیچھے پیچھے چلے مگر اُنکی راہ سے ہمنے خطا کی اور وہ لوگ مدینے مین ہمسے
کئی روز پیشتر داخل ہوگئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر نہوے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے
اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ولقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین سختی بھونکھ کی بہت اُٹھائی تھی
جبکہ ہم ملیحہ سے نکلے تھے اور درمیان ملیحہ اور مدینہ کے فاصلہ شش برُد کا ہی (اور ایک برُد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور درمیان
ملیحہ اور معدن کے ایک شب کی راہ ہی اور اسی قدر راہ ہی معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہی راوی نے کہا غرض ہم لوگ
ملیحہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہان تک کہ مدینے پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے
پوچھا ای ابو اسحاق ملیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اُنھون نے کہا تین روز کی راہ ہی اور جب ہم مین سے کوئی
بھونکھا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اُسپر پانی پی لیتا تھا یہان تک کہ جب ہم لوگ مدینے مین
پہونچے تو ہمنے چند آدمیون کو قریش سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا صلعم نے
انکار کیا تھا (یعنی اُنکا فدا لینے سے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہی اپنے دونون صحابی کا کہ یکایک ہم سب جا پہونچے)
راوی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم اُنسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اُن دونون صحابی کو قتل کیا ہوگا
تو مین بھی تمھارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اُن دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس اوقیہ
چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے اُنھون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اُنھون نے کہا کہ
عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مرُبع تھا پھر جب کہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا
اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کردیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے
نکالا تا آنکہ بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ یعنی آگاہ ہو تم اس بات سے
جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اُسکا خدا و رسول کے لیے ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن یحییٰ بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اُنھون نے رافع بن خدیج سے اُنھون نے
ابی بردہ بن نیار سے اُنھون نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنی اُسکو
تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوے یہان تک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت وہ غنیمت
مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اُنکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنے یہ آیت
یسئلونک عن الشہر الحرام یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حقتعالےٰ نے اپنی
کتاب مین اُنسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہی جسطرح سابق سے ہی اور جو لوگ مسلمین مین سے

قتال

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہی اُن لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے روکتے ہین یعنی قریش (اصل مین بجاے عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہی یعنی روکتے ہین راہ رسول اللہ سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نہ جاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے طرف رسول اللہ علیہ السلام کے اور بھی گناہ بہت زیادہ ہی قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کے اور اُنکے روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج و عمرہ کے اور فتنہ و گمراہی مین ڈالتے ہین اُنکو عداوت دین سے و حال آنکہ حقتعالے فرماتا ہی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنی لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ سخت تر ہی قتل کرنے سے راوی نے کہا مراد فتنہ سے اساف و نایلہ دونون بُت ہین یعنی شرک ان بتون کا ساتھ خدا ے عزوجل کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر و زہری کے عروہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اُسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حقتعالی نے سورۂ براۃ نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین واقدی نے ابو بکر بن ابی سبرہ اور عبد المجید بن سہل کے واسطے سے کریب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے ابن عباس سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اُنھون نے کہا ایسا نہین ہی پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ یعنی جس بات پر لوگون کا اجتماع ہی وہ یہ ہی کہ آن حضرت صلعم نے دیت اُسکی نہین دی تھی اور اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبد اللہ بن جحش موسوم بامیر المومنین ہوے تھے اس بات کو مجھسے ابو معشر نے بیان کیا نام اُن لوگون کے جو عبد اللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اُنکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے
عبد اللہ بن جحش[۱]۔ و ابو حذیفہ بن عتبۃ بن ربیعۃ[۲] و عامر بن ربیعہ[۳] و واقد بن عبد اللہ التمیمی[۴] و عکاشہ بن محصن[۵] و خالد بن ابی البکیر[۶] و سعد بن ابی وقاص[۷] و عتبۃ بن غزوان[۸] اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ سب بارہ[۱۲] آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ[۱۳] آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ[۸] آدمی ثابت ہین۔

بدر القتال یعنی جنگ بدر

راوی کہتے ہین جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھرا ہی تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اُس قافلے کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن زید کو واسطے تجسس و تفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ دونون پاس کشد الجہنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حورا سے ہی جا اُترے (اور نخبار عقب ذی المروہ کنارے دریا کے ہی) چنانچہ کشد نے اُن دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرایا اور

اُتارا اور یہ دونون اُسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب
طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے
اور اُن اونٹون کے مالک یعنی اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمدؐ کے جاسوسون مین سے کیسیکو دیکھا ہی
کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد کے جاسوس ینبع مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو
وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اُنکے ہمراہ چلا یہانتک کہ
دونون کو ذو المروہ مین جا اُتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات دن
چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اُنکے طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید دونون
مدینے مین اُس روز پہونچے کہ آن حضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو
مدینے مین نہ پایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان مین ملل اور سیالہ کے
بر سر راہ واقع ہی اور وہ منزل و مسکن اُونیہ شاعر کا ہی اور بعد اسکے جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا
تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اُسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے
اُسکو مقرب کیا اور اُسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کر دون کشد نے عرض کی
مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن اُسکو میرے برادر زادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے
ینبع کو اُسکے برادر زادے کے لیے جاگیر کر دی راوی کہتے ہین کہ آن حضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا
اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہی اسمین اُنکا مال کثیر ہی کیا عجب ہی کہ حقتعالی اُسکو تمھارے تئین غنیمت مین
عطا کرے یہ سُن کے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ
قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اُنکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف بدر کے عمل
قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوا ے جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپکے
لیے گوارا کرتا مگر مین اپنے اسطرف کے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے فرزند تو
مجھی کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین انکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا
ہر آینہ ہم مین سے کسی کو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہی پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد
ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اُن لوگون مین سے تھے جو
حضرت کے خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف لمبا رہی جو کوئی جانے سے
باز رہا وہ ملامت نہین کیا گیا اس لیے کہ اُسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج
قافلہ کے نکلے تھے چنانچہ اُس قوم تک نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر اُنکو اس امر کا

مظنہ ہوتا کہ یہ قتال ہی تو وہ تخلف نکرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حُضیر تھے چنانچہ
جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہی اُس خدا کی جسنے
آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا
مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کر کے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجکو مظنہ سوا اسکے نہ تھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہی تب
حضرت علیہ السلام نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہی اور غزوہ بدر اول غزوہ تھا کہ اسمین حقتعالی نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کے
مدینے سے طرف بدر کے روانہ ہوے جب نقب یعنی درۂ بنی دینار پر پہونچے تو لقع مین اُترے اور لقع بیوت و
وبستی سُقیا کی ہی (لقع نقب یعنی درۂ بنی دینار ہی مدینے مین اور سقیا متصل ہی آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارھوین تاریخ ماہ رمضان کی۔ اور اُسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ
مبارزون جنگ آوردن کا ہوا اور جو لوگ ملاحظۂ عالی مین پیش کیے گئے اُنمین عبد اللہ بن عمرو تھے اور
اسامہ ابن زید و رافع ابن خدیج و برا ابن عازب و اُسید ابن حضیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے
مگر آنحضرت صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اُنکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی واقدی علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بواسطہ ابو بکر اور اُنکے باپ اسمعیل کے اور عامر اور اُنکے باپ کے واسطے سے اُنھون نے کہا
قبل ازانکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عُمیر بن ابی وقاص کو دیکھا
کہ وہ لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنی سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا اے برادر تجکو کیا ہوا کہ تو سامنے
حضرت کا نہین کرتا اُنھون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر صغیر سن سمجھینگے تو مجکو ہمراہی سے
واپس کر دینگے درحالیکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہی کہ حقتعالی مجکو شہادت نصیب کرے راوی نے کہا
پھر جب عُمیر ملاحظۂ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پس حضرت
علیہ السلام نے اُنکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلہ اُسکی تلوار کا مین نے خود باندھ دیا تھا
وبالآخر وہ بدر مین شہید ہوا اور اُسوقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور واقدی نے واسطے سے ابو بکر بن عبد اللہ
اور عباس بن عبد الرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اُس دن اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ
اُنکے کنوؤن سے پانی پیوین اور آپ نے بھی اُنھین کے کنوے سے پانی پیا اور دوسری روایت مین واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اُس روز اول جس شخص نے
اُنکے کنوے کا پانی پیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد اور

ہشام اور اُنکے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اس روز کے کہ حضرت سنے اُسکے کنوئین کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بستی بیوت سُقیا سے منگایا جاتا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ سنے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اُنھون نے عبد اللہ بن ابی قتادہ اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی اور اُس روز اہل مدینہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ صَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ وَثِمَارِھِمْ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَاجْعَلْ مَا بِھَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُکَ مَکَّۃَ یعنی اے میرے پروردگار تحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعاے برکت کی تھی وہر آئینہ مین محمد تیرا بندہ اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اُنکو برکت عطا کر اُنکے وزن صاع مین اور وزن مُد مین اور اُنکے میوون اور روالون مین اے میرے پروردگار مدینے کو ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اُسمین قسم وبا سے ہو طرف خم کے (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور اے میرے پروردگار درمیان دو سنگستان مدینہ کے مین نے حرم مقرر کیا (یعنی درمیان اُن دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہی) جسطرح ابراہیم تیرے خلیل سنے مکے کو حرام مقرر کیا تھا (یعنی امن) راوی کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغباء و بسبس بن عمرو بیوت السقیا سے حاضر حضور رسول خدا صلعم ہوے اور کہتے ہین کہ اُسی روز عبد اللہ بن عمر و حرام بھی خدمت شریف مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل و مقام کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان جائزہ اپنے اصحاب کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک تفاؤل کی ہی کیونکہ یہ مقام ہم بنی سلمہ کا منزل و ماوی ہی یہین درمیان ہمارے اور اہل حُسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ ہوا تھا حُسیکہ الذباب وُ ذباب ایک پہاڑ ہی ناحیہ مدینہ مین کہ یہود اُسکو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے یا اُسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اُنکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہمنے بھی اپنے اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اُنکو اجازت رزمگاہ کی دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنی قابل ہتھیار باندھنے کے نہ تھے اُنکو یہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان ہم لوگ طرف یہود حُسیکہ کے روانہ ہوے اور اُن دنون یہود حُسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح چاہا اُنکو قتل کیا پس آج تک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہین اسوجہ سے یا رسول اللہ مجکو امید ہی اس بات کی کہ جب ہم لوگ اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اسوقت حقتعالی آپ کی آنکھون کو اُنسے ٹھنڈھا کریگا

له یعنی دریا [illegible]

اور خلادؓ بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اُس شب کے جب دن ہوا تو مین خرُبا مین اپنے اہل کی طرف گیا
تب عمرو بن الجموح اُنکے باپ نے اُنسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنی مجکو تمھاری طلب تھی اسلیے
کہ تم جا چکے خلادؓ نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمروؓ نے کہا کہ
کیا نیک فال ہے و اللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب ہوگے
کہ ہر آینہ یہ وہی ہماری منزل ہے جس روز ہم طرف حسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حسیکہ کا
بدل کر سقیا نام رکھا تھا خلادؓ کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لونگا یہان تک
کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا
چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہے فرمایا یہ بیع نفع کریگی راوی
کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارھوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا
اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے
مگر اُنکو بھی غنیمت سے حصہ دا جر دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین
اور چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام
اور مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ
و ابو کبشہ و انسہ موالی النبیؐ یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے
حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آبکش تھا
کہ اُسکو ابن ابی داؤد المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اُنکے مولا ابو الحمراء یہ سب
ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن خرم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ
و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن خرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمر ایک اونٹ پر
کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اُسکا نام عبس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود
بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن
کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ
پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و
عمر و عبد الرحمان بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اُنکا حارث بن اوس اور حارثہ
بن انس ایک اونٹ پر کہ اونٹ سعد بن معاذ کا آبکش تھا اُسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ
و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارثہ بن خزمہ یہ سب ایک پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سواے ایک صاع کھجور کے نہ تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحیی نے معاذ
بن رفاعہ سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے طرف بدر کے نکلا اور
تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اُترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے
ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن زید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے
یہان تک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا
اُوسوقت میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہے کہ اگر تو ہمکو پھر مدینے کی طرف
پھر لاوے تو مین اُسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اُسی حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے
عرض کی یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہے تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اُسمین
کلیان کین اور فرمایا اس اونٹ کا منھ کھولو تو ہمنے اُسکا منھ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اُسکے منھ مین ڈالا
بعد ازان اُسکے سر پر اور اُسکی گردن پر اور اُسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اُسکے استخوان پُشت پر
دُم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آن حضرت علیہ السلام روانہ ہو گئے پھر ہم حضرت سے
جا ملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے ہین
تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اُسکی قربانی کی اور گوشت اُسکا تقسیم کر دیا اور للہ دیا اور
محمد بن عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیے بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے
باپ سے انھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کراتے گئے تھے اور
محمد بن عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمعیل نے اپنے باپ سے انھون نے سعد بن ابی وقاص
سے انھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور لوگ آپس مین
ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم مین
سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہان تک کہ جانے اور آنے مین
ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے
اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْھُمْ وَعُرَاةٌ فَاکْسُھُمْ وَجِیَاعٌ فَاَشْبِعْھُمْ وَعَالَةٌ فَاَغْنِھِمْ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے
میرے پروردگار یہ لوگ یعنی مسلمین پیادہ ہین انکو سوار کردے یعنی انکو سواری عطا کر اور یہ لوگ
برہنہ ہین انکو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین انکو سیر کر اور یہ محتاج ہین انکو اپنے فضل سے غنی کر راوی نے
کہا بالآخر انمین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اُسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو
ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

اُنھون نے زادِ مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نادار تھے وہ قیدیون کے سر بہا پانے سے مالدار
ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن
زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کرنے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا
شمار کر لیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عتبہ ٹھہرا کر اُنکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد
مردم عرض کی اور ایسا ہوا کہ آن حضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کر کے بطن العقیق مین گئے بعد ازان
گگتمن کی راہ چلے یہانتک کہ بطحاء ابن زبیر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے واسطے چُننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اُسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنی
پتھرون سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اُسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دوشنبہ کی صبح کو حضرت وہین
تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور تربان درمیان حفیرہ اور ملل کے واقع ہی)
اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تربان مین تھے اُسوقت آن حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا
ای سعد اس آہو کو دیکھ سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اُٹھ کر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا
اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسْدُدْ رَمْیَتَہٗ یعنی یا اللہ اُسکے تیر کو نشانے پر لگا دے سعد نے کہا پس اُس دعا سے میرے تیر نے
گردن آہو سے خطا نکی اسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اُس کی طرف دوڑا اور اُسکو جیتا پایا کہ اُسمین رمق جان باقی تھی تب مین اُسکو
ذبح کر کے اُٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا
اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن یحیٰی کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے
تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ کے
اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا وحال آنکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف
دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے
مقداد بن عمرو سے روایت کی ہی کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اُسکا نام سبحہ تھا
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے اباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد
الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے اُسکا نام سبیل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ
قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اُنپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے
مین کوئی قریشی ایسا باقی نہ تھا اور نہ کوئی قرشیہ کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زیادہ از مثقال کے نہو مگر یہ کہ اول
ہر ایک نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہانتک کہ ایک عورت نے ایک شنی یعنی ناقہ محمولہ مال بھیجا تھا چنانچہ
کہتے ہین کہ اُس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہی اور کہتے ہین کہ اُس

قافلے مین اکثر مال ابی اُحیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ازآن خاص اُن آل کا ہو اور قوم سے بطریق قرضہ جمع کر کے نصف منافع پر دیا تھا وبہرکیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اُس قافلے مین انھین کا تھا اور کہتے ہین کہ اُس قافلے مین بنی مخزوم کے دوسو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے ہشام بن عمارہ بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہی کہ اُس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارتگاہ اُنکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہی اور اُس قافلے مین بہت سے عیرات یعنی کاروان شتران عوام قریش کے تھے اور محمد بن عمر واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنی ہمراہ قافلہ قریش کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اُسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر پیش آئے ہین اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہی اور اُنسے مصالحہ کر لیا ہی مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام سے روانہ ہوے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عادت سے دو منزل پر واقع ہی) تو ہم لوگ نیچے نیچے مکے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلہ جذام سے ہمکو ملا اور اُسنے کہا کہ محمد نے قصد تمھارا اکر کے تمھاری گذرگاہ پر بجمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہی اُسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہکر یثرب کو پھر گئے تھے اگر وہ تمھارے مقابل آتے تو اُس عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمھاری مراجعت کے انتظار مین اور تمھارے دنون کو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی رائے مین فکر کرو واللہ بخدا مین نہین دیکھتا ہون کہ تمھارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہی کہ اپنے امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سُنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور یہ وہ شخص ہی کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اُسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ قافلے والون نے اجرت اُسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اُسکو حکم کیا کہ تو جا کر قریش مکہ کو خبر کر کہ محمد ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اُسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اُلٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بصدا سے بلند الغوث الغوث یعنی فریاد ہی فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہی ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

واستغاثہ مین ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہو جاتے تھے انکو عریان نذیر یعنی برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سے بھیجا تھا اور اُس قافلے مین قوم قریش سے تیس آدمی تھے انہین عمرو بن العاص و مخرمۃ بن نوفل تھا

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابو جہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ انکو اُس خواب نے گھبرا دیا اور اُنکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اُسکو بہت برا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمھاری قوم کو اُس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اُسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار دیکھا کہ وہ آیا ہے اور ابطح یعنی بطحا مین ٹھہرا ہے و بصداے بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر اے قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اُسکے پاس جمع ہوے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اُسکے پیچھے تھے ناگاہ اُسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اسی طرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اُسکو بالاے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اُسنے تین بار اُسی طرح شور سے پکارا بعد ازان اُسنے ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر لڑھکا یا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہو گیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وارد و رمکہ سے یعنی کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اُس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنی بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اُس صخرہ بو قبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہو گیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا لیکن ارادہ الٰہی مین اُس روز اسلام لانا مجھکو نصیب نہ تھا پس اسلام میرا تا ارادہ باری تعالےٰ موخر و ملتوی رہا راوی کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اُس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سن کر عاتکہ سے کہنے لگے کہ ان ہذہ لرویا یہ ایک خواب رویاے صادقہ سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہے کہ یہ ایک خواب ہے خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اُنکا سہل انکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اُنکا برادر دوستدار تھا ملاقات ہوئی اُس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کر دی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہو گئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانہ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے
ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور انہین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ خواب دیکھا ہی
مین نے کہا وہ کیونکر ہی اُسنے کہا اے اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمھارے مرد تو نبی بنے
اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمھاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور خبرین غیب کی بیان
کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہی کہ اُسنے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہی پس جو کچھ اُسنے دیکھا ہی ہم تین روز تک
تمھارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اُسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے
اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنی ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو
تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ یعنی اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب
و ملامت ہی ابوجہل نے کہا جب درمیان ہمارے تمھارے دربارۂ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے
یہان خدمت سقائی ہی ہمنے کہا کہ ہم کچھ پروا و اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا
ہم مین خدمت دربانی کی ہی تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا کہ
کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری
کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچھ باک
نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا رکھتے ہو اپنے پاس اُسقدر کہ اُس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہر گاہ ہم بھی لوگون کو کھانا
کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے پس ہم تم مثل
اُن دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اُسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہی اور اب تم کہتے ہو
کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہی (یعنی غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہی لات و عزیٰ کی
ایسا کبھی نہین ہو سکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا نہ تھا مگر
یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے خواب دیکھا ہی آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی رہی
کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہوا اولاد ہونے مین عبد المطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین اور
کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنی ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمھارے مردون کی
توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمھاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سُنتا ہی اور تجکو
اس بات کی غیرت نہین آتی۔ یہ سن کے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہی
خدا کی صبح کو مین پھر اُسکے پاس جاؤنگا اگر پھر اُسنے اعادہ تمھاری توہین کا کیا تو مین تمھارا بدلہ اس سے
لونگا۔ پھر جب صبح ہوئی بعد اُس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک روز ہوا

یعنی پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا
آج تین دن پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہی حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے
نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اُس سے میرا امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اُسکا تدارک
کرون اور مجکو یاد تھا غیرت دلانا عورتون کا اُنکی باتون سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کی طرف
متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس ناگاہ وہ مجھے دیکھ کر شتاب روی طرف
باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اُسپر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ مین
اُسکو شتم و شماتت کرونگا پس اسی حال مین یکایک اُسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سُنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ
قریش اے آل لوی بن غالب اپنے لطیمہ یعنی مالہاے محمولۂ شتران کو بچاؤ کہ محمد اسی کے تاراج کو آئے ہین فریاد ہی
فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اُنکو سلامت پاؤگے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح
استغاثہ کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے
چاک کر ڈالا تھا اور اُلٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اُسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے
مکے کے مین نے اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا
پستی سے بلندی کو بہتا ہی پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اُٹھا اور قریش کے حق مین بد معلوم ہوا
اور میرے دل مین یہ تاویل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اُس دن صداے استغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو
اُنکے قافلے کی طرف آمادۂ روانگی کیا تھا پھر بعد اُسکے ضمضم آیا اُسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا کہ
ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر اعجوبہ تر مین نے کبھی نہین دیکھا اور اُسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا
مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ ہم لوگ بہرکیف حالت شدت و رخا مین اپنے
اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزام کا یہ مقولہ ہی کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا
وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لیے لے گیا لوگون نے پوچھا اے
ابو خالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اُسنے کہا مین خود اُس سے نہایت متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہمکو
اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ سامان کوچ مین مصروف ہوے اور
ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنی کوئی کسی پر بند نہ تھا ہر ایک بجاے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا اور
جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال
قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اُس خواب سے خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے

ہرگز یہ بات نہین ہی کہ تم ہمکو جھوٹھا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز بقول بعض کے
دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے اور مزید بران خرید کیے اور اُنکے مقدور والون نے
عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان قریش کھڑا ہو کر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ
اور چند مردم بے دین جو تمھارے ہی جوانون مین سے اُنکی ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب اسواسطے تعرض تمھارے
کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین (لطیمہ بمعنی تجارت یعنی مال تجارت ہ بقول ابن ابی الزناد کے
لطیمہ وہ سب مال ہی جو واسطے تجارت کے اونٹون پر لادا جاتا ہی وبقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین)
بس جس جس کسی کو سواری درکار ہو تو سواری میرے پاس موجود ہی اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ
لیوے اور اسی طرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا اور کہنے لگا قسم ہی لات وعزی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم
تمپر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمدؐ اور اہل یثرب قصد تاراج تمھارے عیر کا کرین اور اسمین تم سب کا مال ہی چاہیے کہ
تم سب جمع ہو کر چلو اور تم مین سے ایک بھی تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمدؐ اس
عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اُنکو خوف تمھارا نرہیگا مگر یہ کہ یہان تمپر قصد کرینگے اور اسی طرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا
کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی امر عظیم تر اس سے تمپر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمھارا اور لطیمہ قریش کا یون
تاراج کیا جاوے اسمین تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہی واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے
ایسا نہین جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہی بس جسکے پاس زاد نہو تو
ہمارے پاس زاد موجود ہی کہ ہم اسکو سواری اور زاد دیوینگے چنانچہ اُسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری مین دیے
اور اُنکو خرچ دیا اور اُنکے پیچھے اُنکے اہل وعیال مین مدد ومعاونت خرچ مقرر کردی وبعد ازان حنظلہ وعمرو
دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن کسی سے
وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون نہین کرتے جیسا کہ
سہیل وغیرہ تمھاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہی اُن دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس
کچھ مال نہین ہی اور جو کچھ مال ہی تو ابو سفیان کا ہی اور نوفل بن معاویہ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا و دربارہ مدد
خرچ وسواری خروج کرنے والون کے کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبد اللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اُسنے کہا یہ
پانسو دینار حاضر ہی اسکو خرچ کر جسطرح تیری راے مین آوے پھر اسی طرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزی سے
چنانچہ اُس سے بھی دو سو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین
کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کر کے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابو لہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہی اگر تو ہمراہی

نش وزن بست درم
نصف وقیہ از درم

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پیش کرینگے پس تو خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کردے یہ سن کے ابو لہب نے جواب دیا قسم لات وعزی کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسی کو بھیجونگا تب پاس ابو لہب کے ابو جہل آیا اور کہنے لگا اے ابو عتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے مگر از روے قہر وغضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہی اور اندیشہ ہوا ابو جہل کو کہ شاید ابو لہب مسلمان ہو جاوے پس ابو لہب کلام ابو جہل سُن کر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابو لہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہی یعنی یقینی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بجاے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اُسکا قرضدار تھا لہذا ابو لہب نے اُس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ میرا تیرے لیے معاوضہ ہی چنانچہ عاص اُسکی طرف سے روانہ ہوا راوی کہتے ہین عتبہ وشیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اُن دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کیا تو نے اُس شخص کو نہین دیکھا یعنی اُسکو نہین جانا جسکی طرف ہمنے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین اُنکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اُس سے مقابلہ کرین یہ سُن کے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نہ جاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہی مگر اُن دونون نے نہ مانا اور خروج کیا اور عداس بھی اُن دونون کی ہمراہ گیا اور اُنھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا

ذکر قرعۂ قریش کا واسطے خروج بدر کے ور آنا منع وعمل پر خلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہو کر پیش ہبل بُت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہی کہ اُسپر کچھ نقش کرکے اُس سے بطور قرعہ واستخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیۃ بن خلف نے یہی عمل بطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام واقامت پر اجماع واتفاق کیا مگر ابو جہل نے باصرار تمام اُنکو آمادہ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعہ بن الاسود مکہ سے نکل کر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچ کر اوس سے تفاؤل کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ وغصے مین آکر دوسری بار اعادہ اُس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اُسوقت زمعہ نے اُس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اُسکے پاس سہیل بن عمر کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو یزید مجھے کیا ہو گیا ہی کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا اے شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ
ان تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹھی نہین ہی اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی
وہ مثل اسی کے ہی جیسا کہ تو کہتا ہی کہ اُسنے بھی ایسا ہی کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اُسی ارادے پر
روانہ ہوے اور ایک روایت مین واقدی نے سعید سے روایت کی ہی کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اُنسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنی عمل فال تیرون کا نکرین
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سُنا وہ کہتا تھا کہ مین نے
کبھی ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کے جانے مین
کبھی مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا
بعد ازان وہ کہتا ہی کہ پھر ضمضم آیا اور پیش مردم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار
وہ ہی نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ مر الظہران تک
پہونچے تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اُنہین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اُسمین
جان تھی یعنی ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے
ایسا کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اُسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنے کا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدیمنی کو یاد کرتا تھا اور یاد
دلاتا تھا مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنی بیضا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوے فتح کو جاتے ملتا ہی) بناگاہ مین نے دیکھا کہ
عداس اُس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنی عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اُسکے آقا زادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑ کر ان دونون کے
پانون رکاب مین پکڑ لیے یعنی اُنکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ مان تم دونون پر فدا ہون
واللہ وہ بے شبہہ رسول اللہ ہی تم دونون نہین جاتے ہو مگر ہانکے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور
وہ یہ کہتا تھا اور اُسکی دونون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہی کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤن مگر چار ناچار آگے چلا تو جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اُس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اُسکے پاس
گذر عاص بن منبتہ بن الحجاج کا ہوا اُسنے وہان توقف کر کے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہی اُسنے کہا مین
روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اور اہل وادی یعنی سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کی طرف

نکلے ہین کہ مقاتلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عارض نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سُن کے عداس شدت سے کانپنے لگا اور اُسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین کہ مبعوث ہوے ہین طرف کافہ خلائق کے حکیم کہتا ہی کہ پھر اُسی وقت عاص بن منبہ اسلام لایا و بعد ازان آگے چلا لیکن شک مین تھا یہان تک کہ اُسی شک و شبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین لہ عداس پھر آیا اور بدر کو پھر نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اُسی قتل ہوا راوی کہتا ہی ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر ہی راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے کو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اُترے ناگاہ اُسکے پاس ابو جہل آیا اور سعد کو دیکھ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اُسکو اپنے یہان اُتارا کہ یہ اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادہ حرب ہین یہ سُن کے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا تمھارے قافلے کی آمد و رفت ہماری طرف سے نہین ہی (یعنی ہم بھی اُسوقت سمجھ لیوینگے) اُمیہ نے کہا ایسی بات ابو حکم یعنی ابو جہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہی تب سعد نے کہا ای اُمیہ تو تو یہ کہتا ہی اور مین نے واللہ محمد سے سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ مین اُمیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہی اُنھون نے کہا ہان مین نے خود سُنا ہی اُسوقت سے اُمیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے اُمیہ کے لیجانے کو آئے تو اُسنے اُنکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ اُمیہ کے پاس عُقبہ بن ابی مُعیط اور ابو جہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز اُسمین بخور تھا یعنی بخوردان تھا اُسمین خوشبو کی چیزین سُلگاتے تھے اور ابو جہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان اُمیہ کے پاس رکھ دیا اور کہا اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہی اور ابو جہل نے سُرمہ دانی اور سلائی پیش کی سُرمہ لگا کیونکہ تو زن ہی اس سے زینت کر اُسوقت اُمیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کردو تب لوگون نے شتران بنی قشیر سے اُسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کردیا چنانچہ اُس اونٹ کو مسلمانون نے روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خُبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا راویون نے کہا اور اُن جانے والون کے قافلے مین کوئی شخص بڑا کروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا کاشکے قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اُس عیر مین تلف ضائع ہو جاوے تو ہو جاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہی کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہی اُسنے کہا مین قریش کو خروج پر حازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسی کو نہین دیکھتا ہون کہ اُسکو کوئی چارہ تخلف ہو بغیر کسی عذر مانع کے اور قریش کے خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اسوقت کہی ہین نہین چاہتا ہون کہ وہ اُسکو معلوم کرین و با اینہمہ بدفالی و بدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہی و

حال آنکہ مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل شیرب سے بچاتا ہی پس یہ کہکے اُسنے اپنا سارا مال درمیان اپنی اولاد کے تقسیم کردیا اور اُسکے دل مین یقین ہوگیا کہ اب سکے مین پھر آنا نہوگا بعد ازان پاس حارث بن عامر کے ضمضم آیا اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اُسنے کہا ای ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہی کہ اُسکو بہت برا جانتا ہون کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سوگیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمھارے اس میدان مین سیل خون پستی سے بلندی کو روان ہی حارث نے کہا کوئی کبھی کسی طرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ اُسکو مجھسے زیادہ اسطرف کا جانا ناگوار گذرا ہو پھر ضمضم نے اُس سے کہا میری راے یہ ہی کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کی ہمراہ نہ جا حارث نے کہا اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سُنتا تو ایک قدم آگے نہ رکھتا پس اب اس بات کو لوگو مخفی رکھ تا وہ نہ جانین کیونکہ جو کوئی اُنکے ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اُسکا باعث جانینگے اور ضمضم نے بطن یا جبیج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے و اہل شوری تھے وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ بدر کے جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اُنمین سے حارث بن عامر تھا اور اُمیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن اُمیہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سستی کرتے تھے یہانتک کہ ابو جہل اُنکو طعن و تشنیع بجُبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی مُعیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارہ خروج کے تائید کلام ابوجہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہی یعنی تکاسل و تماہل کرنا عادات نسوان سے ہی آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپسمین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسی اپنے پیچھے نہ چھوڑو یعنی مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نہ رہنے پاوے راوی کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کے کراہت خروج پر دلالت کرتی ہی وہ یہ تھی کہ اُنمین سے کسی نے کسی کو نہ سواری دی نہ کسی کی مدد خرچ کی اور نہ کسی کو اپنے ساتھ سوار کرینگے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف اُنکا یا عدید یعنی شریک حلیف اُنکے پاس آتا تھا اور اُنسے سواری وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا اور نہین تو رہجا یہانتک کہ یہ قول اُنکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اُسوقت قریش نے عداوت بنی بکر کو جو درمیان انکے اور اُنکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اُنکی نسبت بنی بکر سے خوف و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ باربار کہتا تھا ای معشر قریش جس شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اُسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اُنپر مین امین اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہے جاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ اپنی اپنی راے سے فکر کرو اُسوقت ابلیس از روے تلبیس سراقہ جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کے پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا اشرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آینہ مین تمھارا
حامی و ضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمھارے یہان کوئی برائی لاوین یہ سن کے عتبہ خوش و مطمئن ہوا
اور ابو جہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہی کہ یہ شخص یعنی سراقہ سردار کنانہ کا ہی اور وہ ان لوگون کی نسبت
جنکو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہی تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین مین چلتا ہون
اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کے تھی اُس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک
بن ابی نمر سے اور اُسنے عطار بن یزید اللیثی سے سُن کر بیان کیا ہی کہ ہر آینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو
از جملہ بنی معیص بن عامر بن لوی کے تھا بتلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اس لڑکے کے سر پر گیسو تھے
یعنی کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذر اسکا پاس عامر بن یزید
بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اُس سے پوچھا ای لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہی اسنے
بتایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہو کر بولا اے بنی بکر کیا تم مین سے
کسی کا خون اوپر قریش کے ہی انھون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہی کہ اسکو عوض اپنے
آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے یہ سن کے بنی بکر مین ایک شخص اس لڑکے کے پیچھے
دوڑا اور بدلے اُس خون کے جو قریش پر تھا اس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا
عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمھارے باقی تھا سو ہم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ
اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہی کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمھارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور تمھارے
یہان کا تھا وہ برابر سمجھین سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلہ ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہی ہو چکا او
اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہمنے کہا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کرین تو ایسا کرو
بہر کیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سُبکساری کی یعنی عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر قریش نے اسکے
خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہی البتہ ہمارا آدمی انکے آدمی کی عوض مارا گیا پس طلب خون سے
باز رہے پس اسی عرصے مین اُس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مر الظہران مین تھا ناگاہ اُسنے عامر بن یزید کو
دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اسکو دیکھا تو اپنے دل مین
کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون نہ لون بعد عین کے یعنی بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے اسکا ناقہ
بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی پیٹھے تھا تو مکرز نے اُسکی تلوار کھینچ لی اور اُسکو قتل کیا بعد ازان وقت شب کے مکے مین
آیا اور تلوار عامر کی جس سے اُسکو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی
دیکھ کر پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اسکو قتل کیا ہی اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس مادہ مین سنی جاتی تھین

کہ وہ اس فکر مین ہی چنانچہ بنوبکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع و فزع کی اور
باہم آمادہ ہوے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سرداروں کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچہ
آدمی اُنکے اسی امر پر آمادہ ہوکر آئے تھے اور اسی فکر مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا مین قریش کو خروج
طرف بدر پیش آیا پس خوف اُن لوگون کا نسبت زنان و فرزندان کے جنکو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر
غالب ہوا پھر جب کہ سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہی بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان
سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوے اور قریش نے بشتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف
بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ اُن گانیوالیون کے سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبدالمطلب کی اور عزہ کنیز اسود
بن المطلب کی اور کنیز اُمیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب جس نہر و چشمہ یا مقام پر ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین
اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اُنکے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیش پیش
لشکر نیزہ بازی و پٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقابل و مبارز سے نکلے تھے
اور سو گھوڑے اُنکے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود اری کرتے جاتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے مذمت بطر و ریا
کی قرآن مین فرمائی ہی ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا و رئاء الناس یعنی مثل اُن لوگون کے
تم نہو اپنے گھرون سے اتراتے اور نمود اری کرتے نکلے تھے اور ابو جہل کہتا تھا کیا محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ کو
یہ گمان ہی کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہمپر بھی ظفریاب ہونگے عنقریب اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے
قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اُنکے پاس گھوڑے تھے چنانچہ اُنمین سے
بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اس لشکر مین سات سو اونٹ سواری کے تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور
سب وہ سو تھے اور سوا اُنکے پیادون مین بھی اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہین کہ ابو سفیان قافلہ لیکر روانہ
ہوا جب قافلہ بدر سے قریب ہوا تو خوف شدید اُنپر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا یعنی
اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے پھر جب وہ رات آئی جسکی صبح کو بدر پر پہونچینگے تو عیر یعنی اونٹون نے طرف چشمۂ بدر کے
رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر آتے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی معترض نہوا تو صبح کو بدر پر پہونچینگے پس
عیر یعنی اونٹون نے اہل عیر کو قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ وہ چھوٹے ہوے چشمۂ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اُن اونٹون کو
عقال کیا یعنی چھانڈ دیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ حنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تا کہ چشمۂ بدر پر
وارد ہون و حال آنکہ اُن اونٹون کو پانی کی خواہش نتھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان
کہتے تھے کہ جبسے ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنی ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اُس رات کو
ہمپر ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء یہ دونون پاس

مجدی کے بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ بدر پر نازل ہوے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر اُن دونون نے اپنی شربون مین پانی بھر الیا اور اونٹون کو پلایا اُسوقت ان دونون نے دو چھوکریون کی
باتین سُنین اور وہ دونون چھوکریان جواری قبیلہ جہنیہ سے تھین اور اُنمین سے ایک کا نام برزہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اُسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری اُس سے
وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحا مین اُترا ہی یہان پہونچیگا یعنی بر وقت آنے اُس
قافلے کے مین قرضہ ادا کر دونگی اور مجدی بن عمر اس لڑکی کی بات سُنکر بولا تو سچ کہتی ہی پھر جب بسبس اور
عدی نے یہ باتین سُنین تو وہان سے روانہ ہوے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوے
اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کر کے کیفیت بدر گزارش کی اور واقدی رحمۃ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اُنھون نے باپ دادا سے اور یہ عبد اللہ
ایک منجملہ باکیین کے تھے یعنی رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ موسی نبی علیہ السلام ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحا کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو
درمیان عرق الظبیہ کے واقع ہی نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ وحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہی اور
مدینہ روحا کو جاتے ہوے بائین طرف پڑتا ہی) غرض کہ ابو سفیان اُس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور
وہان قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہو کر مجدی سے دریافت کرنے لگا کہ تو
بتعلم اپنے کسی کو جانتا ہی جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور بخدا کہ مکے مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس سے
ایک نش مال یا زیادہ اُس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہی) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپاویگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنی ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسی کو ایسا یہان
نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہی اور اگر
یہان سے یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کوئی مخفی نرہتا اور ایسا نہین ہی کہ مین تجھسے اُسکو پوشیدہ رکھتا
مگر ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجاے اونٹ بٹھانے
بسبس و عدی کے کیا کہ اُن دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور شربی پانی سے بھر کر پیا تھا بعد ازان یہان سے
پھر گئے پس ابو سفیان مناخ پر یعنی جس جگہ اُن دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اُن دونون کے اونٹون کی
مینگنیان اُٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اُسمین سے خستہ خرما نکلا تو ابو سفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہی یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان سے

اپنے قافلے کاروان کو پھیر کر راستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتھ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلے جاتے تھے
اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اُترتے تھے اور وہان کھانا کھلاتے تھے اور اونٹون کو نحر و
ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنی چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون
پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجکو رویاے عاتکہ یاد نہین ہر
ہر آئینہ مین تو اُس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجکو بھی یاد ہی اس حال مین ابوجہل اُنکے پاس
جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو اُنھون نے کہا ہم خواب عاتکہ ذکر کرتے ہین ابوجہل نے کہا
کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اُنکے مرد پیغمبر نبی
بنائے جاوین یہانتک کہ اُنکی عورتین بھی پیغمبر نبی بنائی جاتی ہین یعنی اب اُنکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین
اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتھ
کرینگے جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئینہ ہمارے اُنکے صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہی پھر اُن دونون یعنی عتبہ و شیبہ
مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہی کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے
پھر لوٹ جاؤ گے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کرو گے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہی اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ تمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہو گا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتھ میری قوم سے ایک سَو اسّی آدمی ہین جو خاص
میرے گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب
وہ بھی کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب اُن دونون نے کہا واللہ تونے اپنی قوم کو
سخت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شامت زدہ ہی اور قرابت محمدؐ سے
اسکو وہ علاقہ نہین ہی جو ہمکو اُنسے تعلق ہی وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اُنکی ہمراہ ہی پس تو ہمارے ساتھ
لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ یہ سُن کے شیبہ نے کہا ای ابوالولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے
تو واللہ ہمپر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ
جُہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہی اور مین اُس حالت مین کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار
آیا ہی اور اُسکے ساتھ ایک شتر بھی ہی اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران
ربیعہ مارے گئے اور زمعۃ الاسود و اُمیّۃ بن خلف و ابو البختری و ابو الحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف
قریش کے کہ اُنکے بھی نام لیے یہ سب قتل ہوے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی سے چھوڑ بھاگا

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف عود نکلے ہو بعد ازان مین نے
اُس سوار کو دیکھا کہ اُسنے اپنے اُس شتر کے جو اُسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اُسکو لشکر مین چھوڑ دیا
پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اُسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے
کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمدؐ اور اصحاب اُنکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تونے دیکھا ہے خلاف اُسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب
محمدؐ قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین
تیری کیا راے ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہے واللہ عداس نے
جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمدؐ کاذب ہونگے تو ہر آینہ عرب بہت ہین بجاے ہمارے
اُنکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ اُنکے نزدیک
بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اُنکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے ولیکن ایسا ہو سکتا ہے
کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابوجہل آیا
اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو انھون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال نہین کرتا
کہ خواب عاتکہ اور رویاے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا واللہ تم
اپنی قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کرتے ہو ن اُنھون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوگا اور اپنی قوم کو بھی
ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچا کر نکال لے گیا
اور اُنکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امرئ القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے آیا تھا
اور ساتھ تھا اُسکو ابوسفیان نے طرف قریش کے جو مکے سے کمک لیے چلے جاتے تھے روانہ کیا تا اُن لوگون کو
پھیر لیجاوے اور اُنسے کہدیوے کہ کاروان تمھارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کے قابو مین یعنی
اپنی جانون کو اُنکے ہاتھون مین ندو کیونکہ سواے اُسکے تمھاری حاجت نتھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست
اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو خداتعالے نے اُسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے کہ
ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے انکار نکرین کہ گانیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیے کہ جنگ مین
گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جا کر قریش کو پیغام پہونچایا اور اُنکو فہمایش کی
مگر اُنھون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گانیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اُن کنیزون کو جحفہ سے
پھرا دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابوسفیان کو مل گیا (اور ہدہ سات میل پر ہے عقبہ عسفان سے

اور انتالیس میل ہوگئے تھے) پھر اُسنے ابوسفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اُسنے کہا واقوماہ یعنی افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہی کہ پھر جانا اُسی کو ناگوار ہوگا پس ہر آینہ اُسنے لوگون کی سرشکنی اور خود سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت و شامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پاجاوینگے لوٹ لینگے تک ہمارا پیچھا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گانیکی گانیین جو لشکر ابوجہل کے ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام اور کنیز اُمیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز نہ پھر جاینگے جب تک داخل بدر نہونگے اور ان دنون بدر مین موسمہاے جاہلیت سے موسم یعنی مجمع تھا کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سُنین یعنی ہمارے ارادے اور اولوالعزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شرابین پیین اور گانیون کا گانا سُنین تاکہ عرب یہ حشمت و شوکت ہماری دیکھ کر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جب قریش مکے سے روانہ ہوے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اُسکو اُنکے کوچ و روانگی اور جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف رستہ ہوگیا ابوسفیان سے اسلیے کہ ابوسفیان دریا کی ترائی ترائی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر مل گیا اور وہان کلام ابوجہل کا سُنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اُنکو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری کچھ پروا نہین ہی پس جو شخص بدلہ یا غنیمت کچھ کر بلا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہی آخر فرات نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہولیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر پاپیادہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آج کے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہ فال حنظلیہ کی منحوس و نامبارک ہی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن جعفر نے ام بکر بنت المسور سے اُسنے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اُسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمھارے کاروان کو بچا لیا اور تمھارا مال بامن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل تمھارے سردار کو سلامت رکھا وحال آنکہ تم اسی واسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اُسکے مال کی حفاظت کرو سو خدا نے اُسکو محفوظ رکھا اب سواے اسکے نہین ہی کہ محمدؐ ایک شخص ہی تم مین سے اور وہ تمھارا خواہرزادہ ہی اگر وہ نبی ہی تو تم لوگ اُسکے سبب بڑے سعید و نیکوکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اسکے قتل کے لیے متولی ہونا تمھارے قافلے کا بہتر ہی اس سے کہ تم اپنے خواہرزادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہی کہ تم پھر جاؤ اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہی کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کے کہنے سے خروج کرتے ہو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہی اور بہت جلد اُنکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے
اُسی کی اطاعت کی اور اُسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اُنمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اُسکو مُؤتمن و معتمد جانتے تھے
تب اُن لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اُسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہی پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہی یا اگر
مر جاوے تو اُسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلینگے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر
جب اِن لوگون کو پھرتے ہوے بمقام ابو صبح ہوئی اُسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس
بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا راوی لکھتا ہی کہ یہ سب بنی زہرہ نسلو آدمی تھے یا نسلو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہی کہ کم از نسلو تھے + اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بالواسطہ روایت کی ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُنھون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیۂ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے کنارے مکّے کی طرف پھر چلے ناگاہ ابو سفیان اُنکو مل گیا اُسنے کہا اے بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہی اُنھون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ مکّے کو پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ
چلا گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا + اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو سفیان نے
بنی عدی سے بمقام مرّ الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور واقدی نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے
پھر گئے تھے مگر بنو عدی رستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مرّ الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ
چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ وانہ ہوے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی پستی و ترائی کی
طرف سے آیا اُس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابو سفیان بن حرب کا معلوم ہی اُسنے کہا مجھے
ابو سفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہی تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کر اُسنے کہا
کیا تمھارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہی اُنھون نے کہا ہان اُسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہی
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اُسنے کہا اگر تو صادق ہی تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہی
اُسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اُٹھے کہ تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہی تو وہ تجھسے حاملہ ہی چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اُس سے مُنھ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوے اور شب چہارشنبہ نیمۂ شہر رمضان کو
روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبد العزیز نے ابان بن صالح سے اُنھون سعید بن المسیب سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے وترمین رکوع سے سر اُٹھایا تو عند القنوت کافرون پر یہ لعن کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ اَبَا جَھْلٍ فِرْعَوْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ زَمْعَۃَ بْنَ الْاَسْوَدِ اَللّٰھُمَّ وَاسْخِنْ عَیْنَ اَبِیْ زَمْعَۃَ بِزَمْعَۃَ اَللّٰھُمَّ وَاَعْمِ بَصَرَ اَبِیْ زَمْعَۃَ اَللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ سُھَیْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ سَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے میرے پروردگار تو ابو جہل کو نہ چھوڑ کہ وہ فرعون اس امت کا ہی اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نہ چھوڑ اے پروردگار تو ابو زمعہ کی آنکھون کو رلا زمعہ کے مارے جانے سے اے پروردگار ابو زمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی نہ دے سہیل کو اور اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنے بے عقلون اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اُسدن تو دُعا نکی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا لیکن جب وہ بعد واقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا کہ مدینے کو جاوے مگر قید کیا گیا اُسوقت حضرت علیہ السلام نے اُسکے حق مین دعا فرمائی اور سعد بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ یہ روحا سجاسج ہی یعنی یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہی اور راوی کہتے ہین کہ خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے بدر کی طرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اُسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین سر اپا مقنع یعنی چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اُسکو زیر خود سے یعنی خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہی اُنھون نے عرض کی ہان یا رسُول اللہ وہی ہی تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اُس سے اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اُسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے ہو اُن دونون نے کہا تم ہمارے خواہرزادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہی وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلے تب خبیب نے کہا بتحقیق کہ میری قوم مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور بڑا دشمن کش ہون پس مین آپکے ساتھ ہوکر واسطے حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام لایا یعنی خالصاً لِلّٰہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہہ رسول اللہ ہو بعد ازان کے
حضرت علیہ السلام مسرور ہوے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اُسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری
و مردانگی کی اور قیس بن المحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آن حضرت
علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر احد ہو کر شہید ہوا اور
راوی کہتے ہین کہ جب آن حضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوے تو ایک دو دن
روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا
بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ اے گروہ نافرمان ہین نے افطار کیا ہی تم بھی افطار کرو

ذکر آمد لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوے
اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے
مشورت چاہی تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ
اُٹھے انھون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے معزز ہین چنانچہ جب سے
انکی عزت اور انکو غلبہ ہی کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان
نہین لائے اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نہ لاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے
سامان مین مستعد ہو جیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ
آپ واسطے امتثال امر خدا کے تشریف لے چلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے
جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنی موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے
کہا کہ تو جا اور تیرا امر بی یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون ملکر مقابلہ کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ مقابلہ کرنے والے
ہین اور قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے
ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہی عقب مکہ پر پانچ منزل ہی اور وہ درمیان ساحل
یعنی اُس ترائی مین ہی جو دریا سے ملی ہی اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہی)
یہ کلام مقداد سُن کے حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہی اور اُنکے لیے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا
بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت
علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سواے درمیان مدینے کے بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نہ جاوینگے

اِسلیے کہ اُنھون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جس نہج سے یا جن سے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست وحمایت کرتے ہین اُسی طرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ مدینہ سے لڑتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اسلیے حضرت نے اُنکی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجکو مشورہ دو اُسوقت سعد بن معاذ اُٹھ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کی جانب سے جواب دیتا ہون کہ یا رسول اللہ گویا کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہی فرمایا سچ ہی تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے خروج کرین کہ شاید اُسمین وحی آپ کو نہ آئے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی ہم ہمراہ آپکے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپکے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور ہمنے گواہی دی ہی اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہی اور ہمنے آپ کو قول وقرار دیا ہی اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہی یعنی فرمان آپکا بگوش جان سُنینگے اور بسر وچشم بجالاوینگے پس آپ چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنی دریا سمندر اور آپ اُسمین در آوین تو ہم بھی اُسمین آپ کے ساتھ گھُس جاوین اور ہم مین سے کوئی باقی نہ رہ جاویگا پس اب جس سے چاہیے موصلت (اتفاق و آشنائی ۱۲) کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت (قطع و جدائی ۱۲) کیجے یعنی جسکو چاہیے نزدیک کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ لیوینگے وہ ہمارے نزدیک اُس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی مین اِس راستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اِس جنگ کا معلوم ہی اور ہمکو اُسکا خوف بھی نہین ہی اگر کل کے روز دشمن ہمسے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم ہین کیا بعید ہی کہ حقتعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمیر بن قتادہ سے اُنھون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپ کے چاہنے والے اُنسے زیادہ نہونگے اور آپکی اطاعت کرنے والے اُنسے زیادہ نہونگے یعنی وہ لوگ ہمسے زیادہ آپ کے محب ومطیع ہین اور جہاد مین اُنکو بڑی رغبت ہی اور نیت اُنکی خالص ہی (یعنی جہاد ذکی طمع غنیمت نہین ہی) پس اگر اُنکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے نہ رہ جاتے ولیکن اُنکو گمان ہوا کہ یہ خروج دراسطے تاراج کاروان کے ہی سو سب ہم آپکے لیے ایک شامیانہ یہان ایستادہ کردیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنی اسپ وناقہ بھی اسی جگہ تیار وموجود کردیتے ہین بعد ازان ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب وفیروزمند کیا تو یہ

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دگرگون ہوا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہوکر اُن لوگون سے جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنی وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمسے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے یہ کلام سعد سُن کے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اے سعد حقتعالیٰ چاہیگا تو اسمین بہتری کریگا (یعنی جو کچھ تم کہتے ہو ضرورت اُسکی نہوگی) راوی کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آئینہ حقتعالی نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے وعدہ کیا ہی یعنی یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتل گاہ قوم کو دیکھتا ہون اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اُس روز اُنکی قتل گاہون کو دکھلا دیا کہ وہ مقتل فلان کا ہی اور یہ قتل گاہ فلان کی ہی اور سوا اسکے ہر ایک کی قتلگاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بانفر و رقتال ہوگی اور عیر یعنی کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاویگا بسبب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبکو اُمید فتح حاصل تھی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسمعیل بن عبداللہ بن عطیہ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے باپ سے سُن کر کہ اسی روز سے یعنی جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری نشانہاے لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی علم منعقد یعنی تیار نتھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ رستہ یعنی درہ کوہ سے چلے اور درمیان ہندی میں ایک ڈنڈی کیا ۱۲ جبیرتین کے پہونچے اور یہاں دونون موضع خبیرہ کے نماز پڑھی و بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوے پھر بائین طرف وادی کا رستہ لیا جب ضیف المعترضہ پر پہونچے تو وہان سے ثنیۃ المعترضہ مین داخل ہوے یہان تک کہ مقام تیا پر پہونچے اور وہان سُفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان الظفری ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبداللہ بن کعب المازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان الضمری مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہی تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو ہم تجکو بتا دین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہی یعنی کیا یہی شرط ہی کہ مین بتادون تو تم بتاؤگے فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ لوگ فلان روز و فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہی اگر وہ سچا ہی تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہمسے خبر محمدؐ اور اُنکے اصحاب کی بیان کر اُسنے کہا مین نے خبر پائی ہی کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین اگر مخبر سچا ہی تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہم اس چشمہ ما سے آئے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے باشندہ عراق سمجھا

بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوئے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنی فرقہ مسلمین و فرقہ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نہ تھا اسلیے کہ اُنکے درمیان مین بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آنحضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیر مین جاکر نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیمت عین العلا مین پھر خبیر مین مین نماز پڑھی بعد ازان وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہی لوگون نے کہا مسلح و مخری نام ہی فرمایا ان دونون پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خبیر تین کے قریب سے پھر گئے اور روانہ ہوے یہان تک کہ مقام خیرف کو طی کیا اور اُسکو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے وہان پر بسبس و عدی بن ابی الزغباء خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ بنا بر اخبار بھیجے گئے تھے تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آنحضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشاء شب جمعہ کو مقام کیا اور تاریخ سترھوین رمضان کی تھی چنانچہ آنحضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمہ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب کے جاؤ امید ہی کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہی وہان خبر پاؤگے اور قلیب چاہ ہی زیر ظریب اور ظریب پہاڑی ہی پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ اُن لوگون نے اُس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات کی تو اکثر اُنمین سے بھاگ گئے اور ان بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجیر تھا کہ پہلے اُسی نے قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا اے آل غالب یہ ابن کبشہ یعنی محمد صلعم اور اُنکے آگئے ہین اور تمھارے سقون کو گرفتار کر لیا ہی یہ خبر سُن کر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہل چل پڑگئی حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے ناگاہ ہمنے یہ خبر سُنی تو کھانا ہمسے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد مین کسی کو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہوا جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان ہون وہر آئینہ کاروان ہمارا تو بچگیا اور ہم اس قوم کی طرف اُنکے ملک مین انھین پر سرکشی کرتے ہوے آئے ہین پھر اُسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و پیروی کرتا ہی وہ بے عقل ہی اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہی کہ یہ قوم ہمپر شب خون مارینگے مین نے کہا البتہ مین بھی اس سے امین نہین ہون اُسنے کہا ای ابو خالد پھر تیری کیا رائے ہی مین نے کہا ہم لوگ تمام شب حراست و بیداری کرین اسمین تمھاری جو رائے ہو عتبہ نے کہا یہ رائے بہت خوب ہی حکیم نے کہا پس ہمنے رات بھر

تا صبح نگہبانی کی ابو جہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہی کہ وہ قتال کرنا محمد اور اُنکے اصحاب سے بدجانتا ہی
یہ بات نہایت متعجب کی ہی کیا تم لوگون کو یہ گمان ہی کہ محمد اور اُنکے اصحاب تمھارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بخدا کہ
مین اپنی قوم کو علحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابو جہل ایک طرف ہو گیا
اور اُسوقت ترشح بارش کی ہو رہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت نابکار اور شوم ہی اور عقل اُسکی زائل ہی
حالانکہ اصحاب محمد نے تمھارے سقون تک کو گرفتار کر لیے ہین غرض اُس شب کو جو ایسار غلام عبید بن سعید
بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے یہ سب پیش نبی
صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اُسوقت مصروف بنماز تھے چنانچہ اُن غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش نے اُنھون نے
ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اُنکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین
کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اُنکو مارنے لگے پھر جب اُن
غلامون کو ایذا مارکی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابو سفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ کاروان
ان ٹیلون کے تلے ہی آخر جب اُن غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے ہاتھ
روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اُن غلامون نے تمسے سچ کہا
تو تم اُنکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان
کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو
آئے ہین کہ اُسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اُن سقون کی طرف متوجہ
ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اُنھون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ
کتنے ہونگے اُنھون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اُنھون نے کہا ہم شمار اُنکا نہین جانتے
فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اُنھون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو اونٹ
تب آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے سے
کون کون چلا ہی اُنھون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اُنمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو یہین کے آنحضرت صلعم
لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا ہٰذِہٖ مَکَّۃُ اَلْقَتْ اَفْلَاذَ کَبِدِہَا یعنی مکے نے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے
ڈال دیا ہی اس سے کنایہ ہی کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اُن
غلامون سے پوچھا کہ کوئی اِن قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہی وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ کو
پھیر لے گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اُنکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہی کہ مین اُسکو
دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اُن غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہو وہ بولے ہان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہان کہ تمھارا مشورہ ہی اُسوقت حباب بن المنذر نے عرض کی
یارسول اللہ آپ فرمایئے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہی کہ خدا نے آپکو یہان اترنے کا حکم کیا ہی تو ہمکو سزاوار نہین ہی
کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ راے سے ہی تو جنگ خدع و کید ہی یعنی لڑائی مین
چال کرنا اور دھوکا دینا ہی اس صورت مین یہ مقام اُترنے کا نہین ہی بلکہ آپ ہم سب کو قریب چشمہ قوم کے
لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنؤن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہی مین اُسکو پہچانتا ہون
کہ اُسکا پانی بہت شیرین ہی اور اُسمین بہت پانی ہی کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک حوض بنا کر بھر لینگے
اور اُسمین مشربی اور کٹورے چھوڑ دینگے پھر اُسمین سے پانی پیین گے اور لڑینگے اور اُس کنوے کے
سواے اور جو کنوے ہین اُنھین بند کر دینگے اور واقدی نے بواسطۂ راویون کے بیان کیا کہ اُسوقت
یعنی وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے اور کہا راے
وہی ہی جسکا مشورہ حباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ موافق راے
کے ہی پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور واقدی نے
بواسطہ عبید بن یحییٰ وغیرہ کے روایت کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اُس مقام سے کوچ کیا
تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہملوگون کو چلنا
اُسپر بہت آسان ہوا اور قریش کی طرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ اُنکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین کے
ٹیلہ ریگ کا حائل تھا راوی کہتے ہین کہ اور اُس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب
خوب سوئے اور بارش نے اُنکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اُس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ مین ہرچند اپنے تئین سخت مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اُٹھنے کی نرکھتا تھا
اور یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا
مین نے اپنے تئین دیکھا یعنی اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے
کچھ خبر نہوتی یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسی طرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی
تو مجکو احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور راوی کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری
سقون کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ
دونون گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یا رسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اُنکے گھوڑے بولتے ہین تو اُنکے منھ پر مارتے ہین کہ اُنکے بولنے پر تاخت مسلمین سے

اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اِسکے آسمان اُنپر شدت کی بارش برسا رہا ہی وبعد ازان جب صبح ہوئی
تو منبیہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین
مجھے معلوم ہوا کہ محمد ہمارے یہان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کر کے لایا ہی شعر لم یترکِ الجوعُ
لنا مبیتاً ۔ لا بد ان نموت او نمیت ٭ یعنی گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہی کہ ہم مرجاوین
یا مارین یعنی سواے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول منبیہ بن الحجاج یعنی لم یترکِ الجوعُ
لنا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اُسنے کہا قسم ہی زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے
کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اُس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے
اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کو ہان وکلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شبخون سے خوف زدہ تھے
پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اُسوقت مین نے منبہ سے سنا کہ بعد پھیلنے
روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہی اور مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سنا
لم یترکِ الخوفُ لنا مبیتاً ۔ لا بد ان نموت او نمیت ٭ یعنی ہمکو خوف نے نہ چھوڑا کہ ہم شب گزاری کرین ضرور ہی کہ
ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اُنکے اصحاب سے مقابلہ
کرین تو تم اپنے ان جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقابلہ کرو کیونکہ اگر ہم اُنکو یہان سے
مکے مین بچا لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہو کر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے پھرینگے

ذکر نزول لشکرِ اسلام قریب بچاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکر قریش

اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُنھون نے محمود
بن لبید سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سائبان
شاخہاے خرما سے تیار کیا گیا اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوے اور اندر اوس
عریشہ کے جناب رسالت مآب مقیم ہوے اور حضرت کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی بکر بن خرم سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ قبل آنے قریش کے
رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اُسوقت قریش آپہونچے کہ رسول خدا صفوف اصحاب
آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اُسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اُسمین
آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اُس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب
بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اُس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہہ رسول خدا اُسنے برپا ہونا علم کا
چاہا تھا او بتایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رُخ صفون کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عُدوہ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اُترے تھے (ہر ایک وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اُترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا اور جدھر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اُسوقت اصحاب مین سے ایک ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر نزول آپکا اِس مقام پر بموجب حی الٰہی کے ہی تو آپ اسکو بجا لائیے ورنہ میری رائے یہ ہی کہ آپ بالاے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا ابتو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا ہون اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو مین نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے دعاے نصرت کی اُسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنی جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اُسنے تمھاری فریاد سن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی نے کہا مراد مردفین سے بعد بعض کے بعض ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عُروہ بن الزبیر سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ اُس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا حضرت نے چوبدستی اُسکے پیٹ مین لگا کر اُسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے اسود صف سے ملجا اسود نے کہا آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض و قصاص دیجیے حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اُسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اُسپر بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ تونے کیا باعث اسکا کیا تھا اُسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور راوی کہتے ہین كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يُسَوِّي الصُّفُوفَ وَكَأَنَّمَا يُقَوِّمُ بِهَا الْقِدَاحَ یعنی اُس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو چوبدستی سے برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے نیزے گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ اُس سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے روایت کی اُسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سُنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے بینا انا امیح فی قلیب ببدر (امیح بمعنی استقی یعنی پانی بھرتا تھا و متح بمعنی ڈول نکالنا) یعنی ہنگام درپیش جنگ بدر کے مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی ہی سوا پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی بھی سواے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بس صرصر اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے ہمراہ رسول خدا صلعم حاضر ہوے اور صرصر ثانی میکائیل علیہ السلام با جماعت ہزار ملائکہ واہنے رسول خدا صلعم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نازل تھے اور صرصر ثالثہ سرافیل علیہ السلام با جمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور مین بھی بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حقتعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پے سوار کیا تو وہ میری سواری مین اڑ گیا اور جب وہ دفعتہ چل نکلا تو مین اُسکی گردن پر آپڑا اُسوقت مین نے اپنے پروردگار سے دعا کی تو اُسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا مین تو صاحب غنم تھا یعنی بکریان چرانے والا تھا پھر جب مین سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہانتک کہ میرا ہاتھ یہانتک یعنی تا بغل خون مین رنگین ہوگیا راوی کہتے ہین کہ اُس روز پر میمنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر سواران مشرکین کا زمعتہ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہی کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر تھا اور اُنکے لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعتہ بن الاسود تھا اور بعض نے کہا میمنہ پر حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے روایت کی ہی کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر مشرکین کا تھا کہ ہمنے اُسمین بھی کسی افسر کا نام نہین سُنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے اُنھون نے کہا کہ روز بدر علم لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لوا جماعت خزرج خباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی تین نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور راوی کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اُنکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے اور اس خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اُس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حقتعالے نے آمادہ کیا ہی اور مین تمکو منع کرتا ہون اُس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہی وہر آئینہ شان خداے عز و جل بہت عظیم ہی وہ تمکو حکم بحق کرتا ہی اور تمسے راست بازی چاہتا ہی اور اہل خیر کو جزاے خیر علی قدر مراتب اُنکے اپنے پاس سے عطا کرتا ہی اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اُسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اُسمین وہ باہم یکدیگر تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا مگر اُس شخص سے جو اُسکو خالصاً لوجہ اللہ یعنی واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئینہ مقامات خوف و

خطر مین صبر وہ شی ہی کہ اُسی کے سبب خدا غم رنج کرتا ہی اور بسبب اُسی کے غمون دنیا سے نجات دیتا ہی اور اُسی سے
تم نجات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہی کہ تمھارے درمیان نبی خدا کا موجود ہی کہ ڈراتا ہی تمکو غضب خدا سے
اور حکم کرتا ہی تمکو رضاے خدا کا پس لازم ہی کہ تم شرم و حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حقتعالے تمھارے
ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے یعنی تم شرم و لحاظ رکھو اُس کام سے جسکے سبب تمپر
غضب نازل ہو چنانچہ حقتعالے نے فرمایا ہی لَمَقْتُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنْ مَقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ یعنی غضب خدا بہت بڑا ہی
تمھارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حقتعالے تمکو جس کام کا حکم کرتا ہی اپنی
کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تمکو بعد ذلت کے پس چاہیے کہ
اُس سے متمسک رہو یعنی اُسکو مضبوط تھامے رہو تو اُسکے سبب پروردگار تمھارا تمسے راضی رہیگا اور ان مقامون
مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق اُسکی رحمت
و مغفرت کے ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہی وہ ہر آینہ وعدہ خدا برحق ہی اور قول اُسکا واقع ہی اور عذاب
اُسکا سخت ہی اور سواے اسکے نہین ہی کہ ہم تم سب سامنے خداے حی القیوم کے حاضر ہین اور اُسکی طرف
ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اُسی کے اعتصام ہی یعنی ہم اُسی کے دست بداماں ہین اور اُسی پر ہم توکل رکھتے ہین
اور اُسی کی طرف پھر ہماری بازگشت ہی پس خداے تعالے ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمرو بن یزید بن رومان سے روایت کی کہ
اُنھون نے جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوے دیکھا پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ
بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اُسکے اُسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا
اور اس سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فر و شکوہ کی نمود کرے اُسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی
کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی
ایک گروہ کا دونون گروہون مین سے یعنی غنیمت عیر یا فتح پانا لشکر مشرکین پر وحال آنکہ وعدہ تیرا اختلاف نہین ہوتا ہی
اے میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی
اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی اور اے میرے پروردگار تو انکو
کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اور اُسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہی تو صاحب شتر سرخ مین ہی اگر قوم مشرکین اُسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مالک سے روایت کی کہ سبب گذر لشکر قریش کا
طرف ایما بن رحضہ کے ہوا تو اُسنے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنی کھانے کے اونٹ دیکر بطریق ہدیہ جانب

قریش کے روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمھاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون
کہ ہم لوگ تمہاری کمک کے واسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلہ رحم کیا یعنی قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہی زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہی تو ہمکو اُنسے کچھ ضعف و عجز نہین ہی یعنی ہم اُنکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمدؐ کے
خدا سے ہی تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے روایت کی ہی کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو اصلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی بات
محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ ہو کل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوے ہماری طرف گذرے
تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اُنکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے پیچھے سے
میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا انھون نے اونٹون کو ذبح کرکے سب قبیلون مین تقسیم کر دیا
بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اُس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ اُس سے پوچھا
اے ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنے مین مجبور تھا تب میرے
باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہی کون سا امر تجکو مانع ہی کہ تو لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے خون کا
تحمل کر یعنی تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اُنکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے دے اور
بدلہ اُس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ ان
لوگون کو محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے سوا اس بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہی اور اے ابو الولید واللہ یہ لڑائی
تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور واقدی نے
بواسطۂ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے روایت کی اسنے کہا ہمنے کسی کو ایسا نہین سُنا کہ سوے عتبہ بن ربیعہ
کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنی عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی
اُنھون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اُسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس
قریش کے بھیجا یعنی براے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ
مرتکب ہونا اس امر کا یعنی جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہی اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور
اسی طرح جنگ کرنا ہمارا تمھارے غیر سے مجھے خوشتر ہی اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سُن کے حکیم بن حزام نے کہا
کہ اس شخص نے انصاف پیش کیا ہی چاہیے کہ اُسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر اُسپر نصرت و ظفر نپاؤ گے
یعنی پھر ایسا موقع اور ایسی بات منصفی کی ہاتھہ آویگی تب ابو جہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اُنپر قابو و دسترس دیا

تواب ہم ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد معائنہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور راوی کہتے ہین
کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اُن لوگون مین حکیم بن خرام بھی تھا
تب مسلمین نے قصد اُنکے تخلیہ یعنی ارادہ اُنکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑو اُنکو یعنی اُنسے مزاحم و
متعرض نہو آخر وہ لوگ اُس چشمہ پر آئے اور اُسمین پانی پیا اور جس جس نے اُسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا سوا ے
حکیم بن خرام کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے روایت کی ہی
اُنھون نے کہا حکیم بن خرام نے دومرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلیے کہ ارادہ باریتعالے مین اُسکے واسطے
بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایکبار اُسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے سامنے مردم چند قریش کے
برآمد ہوے تھے اور وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے سورۂ یٰسٓ پڑھکر
مشت خاک اُنکے سرون پر پھینکی پس اُنمین سواے حکیم بن خرام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر جب مشرک
وارد حوض مسلمین ہوے پس جو جو اُس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سواے حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو اطمینان
فی الجملہ حاصل ہوئی تو اُنھون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ وشمار لشکر اسلام کا
کرے چنانچہ اُسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اُترا اور بلندی پر چڑھا اسلیے کہ شاید
مسلمانون کی کوئی مدد یعنی مردم دیدبان وجاے بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور بیان کیا
کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہی نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اُنکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے
ہین بعد ازان اُسنے کہا اے گروہ قریش سختیان اُنکے موت کی اُٹھانے والیان ہین اور شتران شربت موت آنے والی
کے اُٹھانے والے ہین یعنی اُنکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہی اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے سواے
کوئی جاے امان وپناہ نہین رکھتے کیا تم اُنکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور زبانین مانند زبان مار کے لبون پر
پھراتے ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹ چاٹتے ہین واللہ مین ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی اُنمین مارا جاوے
جب تک وہ کسی کو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد وشمار کے تم مین سے قتل کر لیوینگے یعنی جتنے وہ ہین
اُتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہی اور پھر زیست بخیر نہین ہی بس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم
مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد انطفری نے اپنے باپ سے
اُنھون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اُن لوگون نے ابو اسامۃ الجشمی کو
براے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اُسنے کہا وہان نہ مین نے جلد دیکھا نہ عدد نہ حلقہ نہ کراع یعنی نہ سامان سلاح وغیرہ ہی نہ کثرت نہ جمعیت نہ گھوڑے
ہین ولیکن واللہ مین نے اُس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کی طرف ارادہ پھر جانے کا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اُس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنی مرنے پر تیار رہین اور وہ اپنی تلوارون کے سواے اور کوئی جاے امن
واماں نہین جانتے ہین وبعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اُنکی کوئی کمینگاہ ہو یا اُنکے دیدبان ہون
کہ جاے دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اُترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ
وہان نہ کمین ہی نہ دیدبان ہین اب جو تمھاری راے ہو مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے
پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سُنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ کے
پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اُنکا سردار ہی اور اُنمین تو مطاع ہی کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہی کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تونے روز عکاظہ کیا تھا
(عکاظہ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اُس روز عتبہ سردار مردم تھا)
پس عتبہ نے کہا اے ابو خالد وہ کون سا امر ہی حکیم نے تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ
مین مارے گئے اور بدلہ اُس مال کا جو محمدؐ کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمے کر لے اور
اپنے پاس سے دے کیونکہ قریش سواے اُس خون بہا اور عوض اُس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوی وطلب نہین رکھتے ہین
تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا اور تجکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے ناقے پر
سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے مقابلہ نکرو اور
اس امر کو میرے سر باندھو یعنی خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی
وبدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اُن لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہی اور علاوہ ہر شخص تم مین سے
جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ موروث کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی ور تم ان لوگون کے
قتل پر قادر نہوگے یہان تک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اُسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین امین نہین ہون
اس بات سے کہ تمکو شکست وہزیمت ہو اور تمکو اُنسے دعوی وطلب نہین ہی بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو اور
بدلہ اُس کاروان کا جسکو اُنھون نے تاراج کیا ہی یعنی نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب
مجھپر ہی اے قوم اگر محمدؐ کاذب ہین تو ذوبان عرب اُنکو کافی ہونگے (ذوبان یعنی صعالیک عرب یعنی عوام
وغارتگران) اور اگر وہ بادشاہ ہی تو تم لوگ اپنے خواہر زادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے اور اگر
وہ نبی ہی تو تم اُسکے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری راے کو بیوقوفی
نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سُنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سُن کر پھر جاوینگے تو وہ
سردار قوم کا ہو جاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہی اور وجاہت وروداری مین

سب سے بہتر ہو پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی دربارۂ ان لوگون کے جنکے چہرے شمع کے
مانند روشن ہین تو اُنکو تم مقابل کرتے ہو اُنکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنی ان شمع خون کو
کیون سامنے افعی شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا
کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہی کہ اُسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہی اور محمدؐ اُسکا ابن عم ہی وہ نہین چاہتا
کہ اُسکا بیٹا اور اُسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جی اوپر ہو گیا اور جب دونون
حلقۂ رکاب سے مل گئے یعنے دونون لشکر مقابل ہو گئے تو نامرد ہو گیا اور اب تو ہمارے درمیان سے باز رہا جاتا ہی
اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہی ایسا نہین ہو سکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان ہمارے اور
محمدؐ کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سُن کے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا اے مصفر استہ یعنی لے گوز مارنے والے
عنقریب تجکو معلوم ہو گا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا مصلح ہی اور قریب ہی کہ قریش
نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری راے تھی کہ مین نے امر کیا اور تو اُمّ عمرو کو لاولدی کی خوشخبری دی
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنی عتبہ چاہتا ہی کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہی کہ سامنے اور عنقریب ہی اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہی اور اُسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنی اُسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہی
اور اُسکو گمان ہی کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اُسکا حلیف تھا آخر وہ راے لوگون کی جسپر اُنکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد ہو گئی
یعنی بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسی کو قتل کرون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کر دے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین
در آیا تا کہ اُنکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہو گئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہی اُسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی راے کو برہم کر دیا اور درمیان اُنکے پہلے جو باعث جنگ
ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اُس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلے وہ مہجع مولے عمرؓ کے تھے چنانچہ عامر نے اُنکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے یہ کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مین نے کسیون مین کسی سے
نہین سُنا کہ وہ سوائے حبان بن عرقہ کو کتنا ہو یعنی انصار مین سے جو اول قتیل ہی اسکا قاتل ہوئے حبان کے
دوسرا نتھا راوی کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنے اپنی مجلس مین عمیر بن وہب سے
فرماتے تھے کہ اے عمیر تو وہی ہی کہ روز بدر اندازہ وشمار ہم لوگون کا مشرکین کی جانب سے کرتا تھا کہ
بالائے وادی چڑھتا تھا اور اُسکی نشیب مین اُترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا کہ وہ گرد دیگرد
پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہی اور نہ دیدبان ہین اُسنے
کہا ہان واللہ یہ سچ ہی یا امیر المؤمنین اور مین شرمندہ وپشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین وہی ہون جو اُس
روز اُن لوگون مین سے باعث جنگ ہوا ولیکن حقتعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی اور جو مجھ
مجھ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہی اس سے جو مین نے کیا یعنی خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے یہ سُن کے
حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور راوی کہتے ہین کہ عُتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور یہ کہا کہ
سوائے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہی یعنی میری رائے سے پس تو اُسکے پاس جا اور
میرا پیام پہونچا کہ ہر آینہ عُتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہی اور اُس کاروان کا بھی ضامن
ہوتا ہی جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہی کہ مین ابوجہل کے پاس گیا تو اُس وقت اُسکے سامنے اُسکی
زرہ رکھی ہوئی تھی اور اُسمین وہ خوشبوئین ملتا تھا مین نے اُس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی
تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عُتبہ کو سوائے تیرے کوئی نہین ملا جو وہ اُسکو میرے پاس بھیجتا
تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اُسکے سوائے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا
ولیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابوالولید سردار قوم کا ہی پس ابوجہل یہ سُن کے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہی کہ وہ سردار قوم ہی مین نے کہا مین اُسکو رئیس قوم کہتا ہون
یا کہ سارے قریش اُسکو رئیس کہتے ہین تب ابوجہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے
پیش قوم برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اے قوم عتبہ بھونکتا ہی اُسکو ستو پلاؤ یعنی شدت گرسنگی مین
وہ ایسی ایسی باتین کہتا ہی یہ سُن کے سارے مشرکین کہنے لگے عتبہ بھونکتا ہی اُسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابوجہل خوش ہوتا تھا یعنی اُسکی تفضیح وتوہین سے مسرور ہوتا تھا
حکیم کہتا ہی تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اُس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابوجہل سے کہا تھا
تو مین نے اُسکو ابوجہل سے بہتر پایا کہ اُسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہی اور جس بات کا عتبہ طالب ہی

بہتر ہی حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اُسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا اسلیے
کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور ان لوگون نے باز رہنے سے
انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اُتر کر اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے اُسکے لیے ایک خود
باندازہ سر اُسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نہ مِلا جو اُسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ وہ بزرگ سر
تھا جب ایسا خود نہ ملا تو اُسنے سر پر پیچ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے
آگے چلا ناگاہ ابو جہل مادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی
تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابو جہل کو قتل کریگا مگر اُسنے گھوڑی ابو جہل کے کوچون پر تلوار ماری
کہ وہ گھوڑی تڑپ کر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابو جہل سے کہا
پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہی اور ساری قوم تیری پیادہ ہی پس ابو جہل اُترا اور عتبہ نے کہا
عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہی بعد ازان عتبہ نے مبارز طلبی کی اور یہان رسول خدا
صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اُسوقت حضرت بباعث غلبۂ نیند کے لیٹ گئے تھے
اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد نہ دون تم لوگ قتال نہ کیجیو اور اگر مشرکین تمہارے قریب آوین تو
اُنکو تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نہ کھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین متقابل ہوے اور عتبہ
طالب مبارز ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آ گئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور
جگایا رسول خدا صلعم کو اور اُسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی
خواب مین قلیل دکھائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی اُنکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے اور
اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اُسکے دعا سے فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہوجاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ
اُسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حقتعالے آپ کو فتح دیگا اور ضرور آپکا منہ روشن کریگا اور اُسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم امر آلہی کو بہتر
جانتے ہین اور عظیم تر ہین اس بات سے کہ اُنکو مشورہ دیا جاے یعنی وہ مشورۂ مردم سے مستغنی ہین اور وہ
مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حقتعالے بزرگ تر و برتر ہی اس بات سے کہ آپ اُسکو وعدہ یاد دلاوین حضرت نے
جواب دیا اے ابن رواحہ کیا مین حقتعالے سے اُسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ
نہین ہی غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اُس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابو الولید جلدی نہ کر ٹھہر جا
کہ تو جس امر سے اور ون کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہی اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم براجع یعنی ملے ہوے تھے پھر مین نے اُنکو دیکھا
کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اُنکے ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی بعضے بعضے تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون مین
قریب قریب اسطرح ملے ہوے تھے کہ درمیان اُن صفون کے کچھ شگاف نہ تھا اور دوسرون نے اُسدم تلوار
میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجّب ہوا آخر مین نے بعد اس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اُسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ تم تلوار
نہ کھینچیین جب تک کہ مشرکین ہمپر آ پڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہی کہ مین جا کر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اُسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اُسکے مارا جاؤنگا
یعنی یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اُسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کر کے حوض سے قریب آیا تب اُسکے روکنے کو حضرت حمزہ
بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اُسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ایک پاؤن کٹ گیا مگر وہ اُچھل کر حوض مین
جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پاؤن سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اُس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی
اُسکے پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اُسی حوض کے اندر اُسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہینگے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب کے پہلے اور حکم کرنا مُہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی وحمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ وشیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اُنکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ ومعوّذ وعوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا
انمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہی کہ وہ تینون پسران عفرا تھے
پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار کے
واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا
کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اُنکے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو یعنی قبائل قریش
مین سے جو تمھارے ساتھ ہین اُنکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اُٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہرگاہ مشرکین واسطے باطل کے لڑتے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو
چاہیے کہ تم اُس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمھارا تمھارے پاس لایا ہی یہ سُن کے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی

بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور بجانب میدان
متوجہ ہوئے اور ان لوگون کے سرون پر بیض تھے یعنی خود ہاے جھالردار کہ وہ اُنکو نہین پہچان سکتے تھے تب
عتبہ نے کہا کچھ تم لوگ کام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگئے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے یہ سُنکے
حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہی اور بولا کہ مین
بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمھارے ساتھ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب اور عبیدہ
بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسران بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سُن کر نقل
کیا کہ ہمنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سُنا تھا جو کہ اُسنے کہا انا اسد الحلفا یعنی حلفا والاجمہ یعنی مردم
فریادی بعد ازان عتبہ لپنے بیٹے ولید سے بولا اُٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور اُدھر علی اُٹھے
اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم یکچند تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا
بعد ازان اُدھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایکدیگر وار تلوار کیا آخر حضرت
حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اُسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اُٹھے اور وہ اس
عرصہ مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری
کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کر کے اُسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب مل کر عبیدہ کو
زخمی اُٹھالائے اور صف کے ایک کنارے اُتار دیا اُنکی پنڈلی کا گودا خون کے ساتھ بہا جاتا تھا اُسوقت عبیدہ نے
کہا یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہی تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابو طالب زندہ
ہوتے تو وہ خوب و بہتر جانتے کہ ہم اُنکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اُنھون نے یہ اشعار پڑھے تھے
كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ نُخَلِّي مُحَمَّداً + وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ + وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ + وَنَذْهَلُ
عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ یعنی تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دینگے و حال آنکہ
ابھی ہمنے نہ نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہی نخلی پر یعنی
اور تم جھوٹے ہو قسم ہی بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دینگے محمد کو یہان تک کہ ہم مارے جاوینگے گرد اُسکے
اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انھین دونون کے حق مین نازل ہوئی
ہٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ یعنی یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ و معارضہ کرتے ہین
اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی
کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اُٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اُنکو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کو قتل پر اُن لوگون کی
اعانت کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے روایت کی ہی کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے تین برس
بڑا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے
روایت کی ہی کہ روز بدر جب ابو جہل دعاے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اَقْطَعُنَا
لِلرَّحِمِ وَآتَانَا بِمَا لَا نَعْلَمُ فَاَحِنْهُ الْغَدَاةَ اے پروردگار جسنے ہم مین قطع یعنی قرابت شکمی کی ہی
اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اُسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حقتعالے نے
اس بابت مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم
حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آچکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے شر سے تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہوگا
اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ
شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سُنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادۂ جنگ ہوے اُسوقت حضرت
صلعم پر اندکے بیہوشی طاری ہوئی یعنی وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہی پھر جب وہ حالت
مرتفع ہوئی تو حضرت نے مؤمنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو
آئے ہوے ہین اور میکائیل بالشکر دگر میسرہ پر نازل ہین اور اسرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے
وارد ہین اور اُس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور اُنکو
ورغلاتا تھا کہ ان لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اُس دشمن خدا یعنی ابلیس نے جنود ملائکہ
معائنہ کیا تو اپنے پچھلے پائون ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم
نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اُسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سُنا تو اُسکو سراقہ سمجھ کر اُس سے لپٹ گئے
اور اُسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا تھا
یہان تک کہ وہ دریا مین گھُس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو نے اپنا وہ
وعدہ جو مجھسے کیا ہی پورا کر (یعنی وعدہ مہلت تا قیامت) اور ابو جہل اپنے اصحاب کے آگے اور اُنکو جنگ پر
اُبھارنے لگا اور اُنسے کہنے لگا کہ تم دھوکھے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا اور
بھاگ گیا کیونکہ سواے اسکے نہین ہی کہ وہ محمدؐ اور اُسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اُسکو
معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اُسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین
اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اُنھون نے طیش
و تیہ مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہی خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہان تک کہ محمدؐ اور اُنکے

اصحاب کو رسیون مین باندہ لاوینگے پس اُسوقت مین کسی کو تم مین ہرگز نہ پاؤن یعنی رخصت ندونگا
کہ وہ اُنمین سے کسی کو قتل کرے ولیکن اُنکو قید و بند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اُنکو زج کرین اور یاد دلادین
اُن باتون کو جو اُنھون نے کہا ہی کہ اُنھون نے تمھارا دین چھوڑا اور جسکو تمھارے باپ دادا پوجتے تھے
اُس سے منحرف ہوگئے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو اُنھون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار
مہاجرین کا یابنی عبد الرحمن مقرر کیا (یعنی جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ
مہاجرین مین سے ہی) اور شعار خزرج کا یابنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اَوس کا یابنی عبد اور
واقدی نے بواسطہ رُواۃ کے زید بن علی سے روایت کی ہو کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یامنصور امت
تھا اور راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اُنکے باپون نے
اُنکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے اپنے پدر کے ہمراہ مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات
مین تھے یعنی ہنوز اسلام اُنکا کامل نتھا ازانجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہ
بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف وعاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب
یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھ کر کہنے لگے کہ اُنکے دین نے انکو مغرور کردیا ہی او
یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ مین حقتعالے فرماتا ہی کہ اِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے
دلون مین مرض ہی یعنی شرک و شک ہی وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو اُنکے دین نے مغرور و بے پروا کردیا ہی
وحال آنکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہی تو حقتعالے غالب صاحب حکمت ہی بعد ازان حقتعالے
حال کفار کا بدترین مذمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ الے آخرہ قولہ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ
خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون میں سے ہین پس وہ ایمان
نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اُنھون نے عہد شکنی کی بار بار اور
ڈرتے نہین ہین اگر تو اُنکو ہنگام جنگ پاوے تو بھگا دے اُنکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ
عبرت پذیر ہون اور راوی نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہی کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے
ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ و
اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اُنکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سُننے جاننے والا ہی

راوی نے اِس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہی یعنے اگروہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان
ہین توچاہیئے کہ تو اُنسے یہ اقرار محض اُنکا قبول کرلے وَاِنْ یُرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ

اللّٰہُ ہُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یعنے اور اگروہ
اِس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون توحقتعالے تیری جانب سے اُنکو کفایت
کرتاہی کہ وہ ایسا خداہی جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نُصرت مؤمنین سے اور مسلمین کے
دلون کو باہم مؤلف و متفق کردیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب
اُنکی تو نکرسکتا ولیکن حقتعالے نے درمیان اُنکے ایسی الفت ڈالدی ہی کہ وہ غالب حکمت والا ہی
راوی نے تفسیر مین اِس آیۃ کے کہا ہی یعنے الفت ڈالی ہی اُنکے دلون مین قبول اسلام پر اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبدالرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبداللہ کے محمد بن
کعب القرظی سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر حقتعالے نے مؤمنین کو ایسی قوت و توانائی
عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب رہین اور مزید
حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اُنکی تائید کی پھر جب کہ حق سبحانہ تعالے نے بعلم ظہوری معلوم
کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہی تو اُنسے تخفیف کی یعنی مقابلہ دہ چند سے کم کرکے دو چند پر مقرر رکھا
پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اُن لوگون کے جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے
اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اُن ساتون آدمیون کے جنکو بجا لانے اسلام کے شک تھا اور اُنکو
اُنکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اُس روز مشرکین کے ساتھ مارے گئے کہ اُنمین ایک ولید بن عتبہ بن
ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور ہوا اور حق مین اُن مسلمانون کے جو مکے مین رہ گئے تھے
اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس اُن سب کے حق مین خداے عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِہِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا
اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُہَاجِرُوْا فِیْہَا الآیات یعنی جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین
نافرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اُنکی روحین قبض کرتے ہین اُسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے
وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہی کہ تم اُسمین
چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے اُن مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے
لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا

پیش رفت نہ جائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لے چلو کیا عجب ہی کہ
مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کس طرف تو جایا چاہتا ہی اُسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اُسکو تنعیم مین
لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہی مدینہ کے راستے پر اُسوقت جندب یہ کہتا تھا
اَللّٰھُمَّ اِنِّی خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنی اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حقتعالی نے
اُسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادۂ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و
رسول کے نکلتا ہی و بعد ازان اُسکو موت آجاتی ہی تو اجر و ثواب اُسکا پیش خدا ثابت ہو جاتا ہی
پھر جب کہ اُن مسلمانون نے جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سُنی (یعنی پیام مہاجرین اور ہجرت
جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے) تو اُنمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اُسوقت
ابو سفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ لیکر اُن مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اُنکو گرفتار کرکے
پھیر لیگیا اور اُنکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اُنکے
حق مین حقتعالے نے یہ آیہ نازل کیا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَا اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ
فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ تا آخر آیہ اور دو آیتین بعد والی یعنی لوگون مین بعضے ایسے ہین جو
کہتے ہین کہ ہم خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اُسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہی تو وہ فتنہ مردم کو
گویا عذاب خدا کا سمجھتا ہی چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اُنکو وہ
نوشتہ پہونچا اور جو کچھ اُنکے حق مین نازل ہوا تھا اُنکو معلوم ہوا تب اُن لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ
عَلَیْنَا اِنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنی اے پروردگار ہر آئینہ ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر و جب کرتے ہین
اس بات کی کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنی شرک نکرینگے
آخر وہ لوگ باہر نکلے اور یہ نکلنا اُنکا دوسری بار تھا چنانچہ ابو سفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اُنکی
تلاش مین نکلا یہ لوگ اُنکے پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابو سفیان
وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت سختی کرنے لگے اُن مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑے گئے تھے اور اُنکو مار کی
ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اُسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور
قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہی مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمد کو
جو کچھ تعلیم کرتا ہی مین اُسکو بحکم محمد لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھدیتا تھا پس حقتعالے نے
اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ

غلام فارسی

اعجمی وہذا لسان عربی مبین یعنے ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اُسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہی
وحال آنکہ زبان اُس شخص کی جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہی اور یہ قرآن
عربی خالص ہی اور جن مسلمانون کو ابوسفیان اور اُسکے ہمراہی گرفتار کرے گئے تھے اور وہ مبتلاے
مصیبت ہوے تھے اُنکے حق مین حقتعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
پہلے اس آیت سے وعید ہی واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنے کفر
اُنکا بالاجبار ہی ولیکن قلب اُنکا جازم ثابت ہی ایمان پر یعنی پس وہ مستثنے ہین کفار سے غرض کہ
ابن ابی سرح اُن لوگون مین سے ہی جنکو شرح صدر ہی کفر سے یعنے وہ دل کشادہ ہین واسطے
کفر کے بعد ازان حقتعالے نے حق مین اُن لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا
ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا الی آخر الآیہ یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
صبر کیا ایذاؤن پر بعد فتنہ ابوسفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے اُن لوگون کے جنھون نے
وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہی محمد بن عمر الواقدی
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحق بن محمد نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُنھون نے
عمر بن الحکم سے اُنھون نے کہا اُس روز نوفل بن خویلد بن العدویۃ نے پکار کر کہا اے گروہ
قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہی یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہی اُسکی قوم کو
تم خوب پہچانتے ہو اور اُن لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اُس قوم سے
خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا ہر آئینہ
ہم لوگ اُس روز ہنکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے واویلا اسکی سُنتے تھے
اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ
دیکھ کر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنے لگا کہ یا رب
ما وعدتنی یعنے اے پروردگار وفا کر جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہی وبعد ازان
جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تو نے روز بدر ایسا ایسا
کیا تھا اُسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ
رواۃ کے شیخ عراکی سے روایت کی ہی اور عراکی صیاد ماہی گیر تھا قبیلہ ہی سے اُس روز

وہ کنارہ دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ
کہتا ہی کہ مین نے ایک شور واویلا و واحسرتا کا سُنا کہ تمام دشت و وادی صدائے فغان سے پر تھا
اُسوقت متحیر ہو کر مین ادہر اُدہر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھے سراقہ بن جعشم نظر آیا مین اُسکے قریب
گیا اور مین نے اُس سے پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا کیا حال ہی اُسنے مجھے کچھ جواب
نہ دیا بعد ازان مین نے اُسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا اے
پروردگار جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہی اُسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھ کر اپنے
دل مین خیال کیا کہ قسم ہی خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہو گیا اور یہ حال ہی وقت غروب آفتاب کا
روز بدر ہنگام شکست مشرکین کے اور اُس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ
و زرد اُنکے سرون پر بندھے ہوئے شملے اُسکے شانون پر لٹکتے تھے اور اُنکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینہ کی
چوٹیان چھوٹی تھین اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے روایت کی ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے بتحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنے وردیان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنے مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسیٰ بن محمد نے اپنے والد سے انھون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخص نشانیان
باندھے ہوئے معرکہ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر پر شتر مرغ
اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سربند پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد پٹکہ سر پر باندھے تھے
اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوئے تھے اور اُنکے سرون پر عمامے زرد
رنگ بندھے تھے اسلیے اُس روز زبیر نے زرد سر پیچ باندھا تھا اور ابو دجانہ کا سربند سرخ رنگ تھا
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے موسیٰ سہیل سے روایت کی ہی انھون نے کہا مین نے
سہیل بن عمرو سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو ابلق گھوڑون پر
سوار نشانیان باندھے ہوئے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے ہین اور ابو اُسید الساعدی
بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمھارے ساتھ بدر مین ہوتا اور میری آنکھین بھی
بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا
اور اسمین مجکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے کہ اُسنے
کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودہ ریگ کا جانب شام واقع ہی ہم دونون اُسی کے کنارے پر تھے اور قرینہ جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اُسکی لوٹ میں لوٹنے والون کے شریک ہوکر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک ٹکڑہ ابر دیکھا کہ وہ ہمسے قریب آیا پھر اُسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنی جھنجھنانا
اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سُنا جیسے کوئی کہتا ہی اَقدِم حَیزُوم یعنے اے حیزوم آگے بڑھ (حیزوم
اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میرے ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اُسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مرگیا اور
مین بھی قریب بہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہوگیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اُسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے گیا اور مین بھی اُس جگہ سے چلا آیا پھر اُس ابر مین کچھ شور نہ تھا اور واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کے اُنھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا
کہ اَقدِم یا حَیزُوم یعنے آگے بڑھ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے سارے فرشتون کو نہین پہچانتا ہون
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے روایت کی اُنھون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا
ہم دونون چشمۂ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمدؐ اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود یہ صلاح کی
کہ جسوقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمدؐ مین ملجاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی طرف
چلے اور ہم کہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوے میسرہ لشکر پر چلے جاتے تھے
ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اُٹھاکر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سُنی اور ایک کو سُنا
کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑھ اور اُسے ہمنے یہ کہتے ہوے سُنا رُوَیدًا تَتَامَّ اُخرَاکُم
یعنے ٹھہرے چلو کہ تمھارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل
اسی کے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اُسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم و اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دوچند نظر آئے اور ہنگام مشاہدۂ نزول ابر و استماع صدا کے ہیبت سے میرے چچا کا بیٹا تو صدمۂ
خوف سے مرگیا اور مین بے حس و حرکت ہوگیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور راوی کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سوے روز بدر کے شیطانلہ کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا
کہ وہ ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پُرخشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اُسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون سے
معاینہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر دیکھا تھا فرمایا کیا اُسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی لیے ہوے
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروزمند ہوا صبا سے پچھوا ہوا سے
اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور یعنی پچھوا سے اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے

لہ یعنی شیطان کسی دن زیادہ ذلیل نہین ہوا بجز یوم عرفہ کے [illegible]

روایت کی کہ اُنھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنے ہی اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کی طرف قتال کر رہے ہین ایک داہنے سے دوسرا بائین سے اور مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اِسکو دیکھتے تھے کبھی اُسکو دیکھتے تھے اور فتح وظفر آلہی سے مسرور ہوتے تھے اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے صُہیب سے روایت کی کہ اُنھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے ہاتھ کٹے پڑے دیکھے اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ اُن زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ ابی بُردہ بن بنار سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو جناب رسول خدا صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر سو مین نے ایک شخص ابیض یعنی سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اُسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اُسکے آگے پھینک دیا تو مین اُسکو اُٹھا لایا یہ سُن کے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباس رض کہتے تھے کہ سوا روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ روز بدر فرشتے اُن لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن کرین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا مین نے سُنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہہ رہے تھے اگر گروہ مشرکین ہمپر حملہ کرینگے تو ہمارے سامنے ثابت وقائم نہ رہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اُنکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد حقتعالی کے ہی اِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا الی آخر الآیۃ یعنی جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ ہر آینہ مین تمھارے ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور تسلی دو اور واقدی نے موسے بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن ابی حُبَیش الاسدی بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کسنے تجکو اسیر کیا تھا اُسنے کہا جب قریش بھاگے اُنکے ساتھ بھاگا اُسوقت ایک شخص گورا رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار ہوا سے اُترا یعنی مابین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندھ دیا بعد ازان عبد الرحمان بن عوف میرے پاس آیا اُسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبد الرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے اسکو قید کیا ہی یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا اے ابن حُبَیش بتجھے کسنے قید کیا ہی مین نے کہا مین نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اُسکا وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا اے پسر عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لے گیا اور وہ کلمہ
حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہان تک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور واقدی
بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک
کالا کمل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اُس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہی مقام رویثہ کا) بناگاہ
وہ وادی پر از نملہ ہو گیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہین اُسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شی ہی جو واسطے
تائید محمدؐ کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اُنکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک وزکے مین
واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کے ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن جو کوئی محمدؐ سے
بایذا پیش آویگا مین اُسکو قتل کرونگا پس حضرت نے اس بات کی شکر گزاری کی اور احسان مندی مین
روز بدر اُس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کر کے
کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہی کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی براے اسیری)
اُسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہی یعنے اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہی کیونکہ اگر محمدؐ نے میرے
قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نے اُنسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا بس قسم ہی لات وعزی کی مکے کی
عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز نرہیگا تو کرگذر
مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اُسکو تیر مارا اور کہا اللّٰھم سھمک اے پروردگار یہ تیرا تیر ہی اور ابو البختری
تیرا بندہ ہی یعنی قبضہ قدرت مین ہی پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان لگے
صدمہ و زخم سے آدمی مر جاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اُسکو قتل کیا اور
بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنی وہ اُسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس
مضمون کا شعر کہا ہی جس سے قتل کرنا اُسکا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے
نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اُسکو اسیر کر لو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا
(یعنی قریش اُسکو باکراہ واجبار لائے تھے) چنانچہ خبیب بن یساف سے اُسکا مقابلہ ہو گیا اور یہ اُسکو پہچانتے نتھے
پس لاعلمی مین اُسکو قتل کیا پھر جسوقت آن حضرت صلعم کو اُسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے
مین اُسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نکیا جاتا تو مین اُسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل و عیال مین چلا جاتا اور
اسی طرح حضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا کہ مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اُسکو قتل کیا

ذکر سرگرمی معرکۂ قتال وظہور فتح وظفر بنزول ملائک از پیش ملک المتعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوے حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدۂ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حقتعالی ضرور آپ کی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے پیہم کفار پر نازل کیے اُسوقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائے ہوے مابین آسمان و زمین یعنی ہوا سے نظر آئے ہین اور جب زمین پر اُترے تو تھوڑی دیر مجھسے غائب ہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اُنکے سامنے کے دانت یعنی چہرۂ انکا گرد آلود ہی اور کہتے ہین کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہی اور راوی کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلعم منجانب پروردگار مامور ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شَاہَتِ الْوُجُوْہُ اَللّٰھُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَھُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ یعنے سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منھ بگڑ جاوین یعنی انکا کالا منھ ہو اے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پانون کو ڈگادے کہ بھاگ جاوین بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شی کو مڑکر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام انکو خاطرخواہ قتل کرتے تھے یا اسیر کر لیتے تھے اور مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منھ اور آنکھین اُسکی کنکریون سے پر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنی اُسکی آنکھین کسی طرف کھلتی نہ تھین اور اُنکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اُس روز عدی بن ابی الزغبا نے یہ شعر کہا اور پڑھا شعر

اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحِلُ ۔ اَمْشِیْ بِہَا مَشْیَ الْفَحِلِ ۔ یعنی مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہی کہ مین اُسکو پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہی مراد سحل سے زرہ ہی اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ درمیان جماعت کے عدی کون سا ہی تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا ہی اُسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہی بعد ازان عدی بن الزغبا نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہی اُسنے کہا وَالسَّحِلُ اَمْشِیْ بِہَا مَشْیَ الْفَحِلِ حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہی اُسنے عرض کی زرہ ہی (یعنے ہمارے یہان ذرع کو سحل کہتے ہین) بعد ازان حضرت نے اُسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہی جو عدی بن الزغبا ہی اور راوی کہتے ہین کہ عقبۃ بن ابی معیط جب مکے مین تھا اور آنحضرت صلعم بر سبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے تو عقبۃ نے یہ اشعار کہے تھے قطعہ یَا رَاکِبَ نَاقَۃِ الْقَصْوَاءِ ہَاجَرَنَا

عَمَّا قَلِیلٍ تَرَانِیْ رَاکِبَ الْفَرَسِ + اُعِلُّ رُمْحِیْ فِیْکُمْ ثُمَّ اُنْہِلُہٗ + وَالسَّیْفُ یَاخُذُ مِنْکُمْ کُلَّ الْمُلْتَبِسْ
یعنے اے سوار ناقہ قصواء کے اب ہمنے بھی مکے سے ہجرت کی ہے عنقریب ہے کہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا
کہ مین اپنے نیزے کو تمہارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور
ہماری تلوار سارا ساز و رخت تمہارا سلب کریگی یعنی چھین لیگی واقدی علیہ الرحمہ نے کہا ان شعار کو میرے سامنے
ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اَللّٰھُمَّ کُبَّہٗ لِمَنْخِرِہٖ وَاَصْرِعْہُ
یعنے اے پروردگار اُسکو سرنگون اوندھے منھ گرا اور ہلاک کر راوی نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے
شوخی کی اور اُسکو گرا دیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اُسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت ابی الاقلح کو حکم کیا اُنھون نے اُسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل وغیرہ سرداران لشکر قریش و سیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہے عبد الرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اُسوقت
امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اُس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا
اور بعد اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا پس وقت ملاقات کے اُسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب
ندیا تب اُسنے کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مُسیلمہ یمامہ مین بنام رحمٰن پکارا جاتا تھا لہذا مین
تجکو اس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالٰہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اُسکو دیکھا
تو وہ گویا کہ جمل اورق ہے یعنے شتر خاکستر گون اور اُسکے ہمراہ علی اُسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو
مین نے اُسکو کچھ جواب ندیا تب اُسنے مجھے پکارا اے عبد الالٰہ تو مین نے جواب دیا اُسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ
پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے
ساتھ چلو پھر مین اُن دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اُسوقت امیہ نے کسی قدر اپنے تئین امن مین دیکھا تو اُسنے مجھسے
پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمھارے درمیان دیکھا تھا کہ اُسکے سینہ و سر پر بطور نشان پر بند پر شتر مرغ
بندھا تھا وہ کون شخص ہے مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میرے ساتھ بڑی
بڑی سختیان کی ہین پھر اُسنے پوچھا وہ شخص جو حدارح قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سرخ پیچہ باندھے تھا
کون ہے مین نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار مین سے اسکا نام سماک بن خرشہ ہے امیہ نے کہا اس سے بھی مین نے
بہت ایذا پائی یا عبد الالٰہ آج کے روز ہم تمھارے لیے جزر ہو گئے یعنے شتران کشتنی و خوردنی ہو گئے عبد الرحمان نے کہا
اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے قدم اُٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اُسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ
نگاہ بلال کی اُسپر پڑی اور وہ اُسوقت اپنا آٹا گوندھ رہے تھے پھر اُنھون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا

آٹا زور زور سے ملکر چھوڑا اسنے لگے اور پکار سے جاتے تھے اے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہی اگر یہ
بچ گیا تو میں نہ بچونگا یہ سُن کے لوگ امیہ کی طرف دوڑ پڑے جسطرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کی طرف
دوڑتی ہی یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اُسکے بچانے کو اُسپر لوٹ گیا مگر حباب بن المنذر نے بڑھ کر اپنی
تلوار پیچھے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا ایہ یعنے ہمارے
اور اُنکے درمیان سے تو جدا ہوجا عبد الرحمان نے کہا اُسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا اَوْ عَنْ ذٰلِكَ الْاَنْفُ
جَادِعٌ یعنے کیا وہ اس بات سے ناک کٹانے والا ہی بعد ازان خبیب بن یساف اُسکی طرف بڑھا اور اُسکو قتل کیا
اور امیہ نے بھی خبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اُنکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے
اپنے دست مبارک سے اُنکا ہاتھ شانے سے ملایا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان
خبیب بن یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر اُمیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اس زوجہ نے نشان
اُس ضرب کا دیکھ کر بولی لَا یَشَلُّ اللّٰهُ یَدَ رَجُلٍ فَعَلَ هٰذَا خدا شل نکرے ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا
اُس سے یعنے اُسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا شل نکرے خدا ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا
خبیب نے کہا مین نے بھی اُسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکی پسلی تک اُتر آئی وحال آنکہ وہ زرہ
پہنے ہوئے تھا اور مین کہتا تھا لے اس وار کو کہ مین ابن یساف ہون اور مین نے اُسکے ہتھیار لیے اور
اُسکی زرہ کٹی ہوئی تھی لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اُسکا سامنا حباب نے کیا اُسکا پاؤن
کاٹ ڈالا پھر اُسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اُسکے کبھی کوئی شور نہین سُنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت پہونچے
اُنھون نے ضرب شمشیر سے کام اُسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اُسکے آئے پھر دونون نے
باہم چالش کی اور بایکدیگر وار کیے آخر عمار نے اُسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہی کہ عمار نے اُسکو بعد قطع
پاؤن کے قتل کیا اور در بارۂ قتل امیہ کے ہمنے سوا اسکے اور روایت بھی سُنی ہی واقدی نے بواسطہ رواۃ کے
رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے اُمیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ قریش مین
پُر شان دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اُسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم نیزہ بازی کی
یہانتک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بایکدیگر خوب تیغ زنی ہوئی
اُسکی تلوارین بھی مڑ گئین بعد ازان مین نے اُسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اُس جگہ سے زرہ پھٹی تھی
تب مین نے نوک تلوار کی اُسکی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ
تھی اور راوی نے کہا ہمنے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سُنی ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن قدامہ بن موسے نے اپنے باپ سے اُنھون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ صفوان

بن

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے
کہا ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذرخواہ نہوتا تب
صفوان نے کہا اے قدام پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اُسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا
کہ وہ امیہ کی طرف بڑھے انمین معمر بن حُبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اُسی کو مین نے تلوار اُٹھاتے اور مارتے دیکھا
صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہی یعنے بندر کا باپ ور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو
حارث بن حاطب نے سُنا وہ اسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حُبیب تھی پھر بیان
کیا کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہی کریمہ نے کہا
وہ کیا بات ہی حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہو کر کہا اے
صفوان تو معمر بن حُبیب کی مذمت کرتا ہی اور اُسکو بد کہتا ہی وحال آنکہ وہ اہل بدر سے ہی واللہ مین سال بھر تیری
عزت وتوقیر نکرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بے ساختہ کہا تھا
میرے دل مین کچھ اسکا خیال نتھا اور دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ محمد بن قدامہ ادر قدامہ نے عائشہ
بنت قدامہ سے روایت کی ہی کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے
مادر صفوان سے کہا یہ وُہی شخص ہی جسنے روز بدر علی بن اُمیہ کا پانون قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو
ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک وکفر کے مارا گیا حقتعالے نے علی بن امیہ کو خباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار
ذلیل کیا اور خباب کو حقتعالے نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ خباب جسوقت مکے سے نکلا اسلام پر تھا
پس اُسنے اُسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور راوی کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید
بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنے دامن دار تا با پہنے تھا اُسمین سے سوائے
اُسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اُسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی
کہ آزار سے اُسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اُس لڑکی کو گود مین اُٹھائے ہوئے لوگون سے پکار کر کہتا تھا
اَنَا ابوذات الکرش انا ابو ذاتِ الکرشِ یعنی مین باپ ہون اطفال خُردسال کا زبیر کہتے تھے اور اُسوقت میرے
ہاتھ مین برچھی تھی مین نے اُسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے اُسکے رخسارہ پر پانون رکھکر
برچھی کج کرکے کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خداصلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ نشان کے پیش پیش
رسول خداصلعم اُٹھایا جاتا تھا اور اسی طرح آگے آگے ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت
اہل اسلام بپھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن ضبیرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا
اے گروہ قریش تمپر لازم ہی کہ قاطع رحم وقرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانے والے کو یعنی

محمد کو باقی چھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اُسوقت ابو دجانہ اسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین خوب تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اُسکو قتل کیا اور ابو دجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اُتارنے لگے اس عرصہ مین کہ وہ رخت اُسکا کھینچ رہے تھے گذر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس طرف ہوا تو اُنھون نے سلب رخت سے اُنکو منع کیا اور کہا اُسکا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہی اور اسی وقت معبد بن وہب نے بڑھ کر ابو دجانہ کو ایسی ضربت تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہی بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اُنکی کچھ اُسکو کارگر نہوئی یہان تک کہ معبد ایک غار مین جو اُسکے سامنے تھا اور اُسکو دیکھتا نتھا گر پڑا اور اُسی کے اوپر ابو دجانہ بھی کود پڑے پھر اُسکو ذبح کرنے کے طور پر ذبح کیا اور اُسکا اسباب اُتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک مقتول کا دیکھا تو اُنھون نے کہا نسبت ابو الحکم یعنے ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہی اُسکو تنہا نہ چھوڑو کہ ہر آینہ پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اُنکی قوم نے اُنکی کچھ حمایت نہ کی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہوکر ابو جہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح قاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم مشورہ کیا کہ زرہ ابو جہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہنا وین چنانچہ زرہ ابو جہل کی عبد اللہ بن المنذر بن ابی رفاعہ کو پہنائی آنحضرت علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کرکے قتل کیا اور وہ اُسکو ابو جہل سمجھے تھے اور وقت قتل کے فرمایا اس ضربت کو کہ مین اولاد عبد المطلب ہون پھر بعد قتل اُس جگہ سے پھر آئے بعد ازان بنی مخزوم نے وہ زرہ ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اُسکو حمزہ بن عبد المطلب نے ابو جہل جانکر حملہ کیا آخر اُسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبد المطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اُسپر علی علیہ السلام نے حملہ کرکے قتل کیا اور ابو جہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد بن الاعلم کو پہنا دین مگر اُسنے اُسدن اُسکے پہنے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ حلقہ مردم مین جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہی اُسکو تنہا نچھوڑو اُسوقت مین نے جانا کہ ابو جہل یہان ہی تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یا تو آج مین اُسی کے پاس مرونگا یا اُسی کو مارونگا پس مین قصد اُسکا کرکے چلا یہان تک کہ اُسکی نمود نے یا اُسکی ناآزمودہ کاری نے مجکو اُسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اُسکا پانون کٹ کر جدا جا پڑا جسطرح خستہ خرما زیر سنگ سے جھٹکا اور اُچھل جاتا ہی بعد ازان اُسی کا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اس ہاتھ کو پیچھے سے پوست مین

لگا تھا اُس معرکہ مین کھینچتا پھرا پھر جب مجکو اُس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانون اُس ہاتھ پر رکھکر کھینچا
تاآنکہ مین نے اُسکو الگ کردیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اُسکو دیکھا کہ وہ جاے امن وپناہ اپنے لیے
ڈھونڈھتا تھا اگر اُسوقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اُس روز مین اُسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ نے
زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا
مجھ سے عبد الرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو
تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہی کہ اُسمین کچھ رخنہ بھی ہی یعنے تھوڑی سی ٹوٹی ہی
اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ تیرے باپ کو
کسنے قتل کیا تھا اُسنے کہا میرے باپ کو اُس شخص نے قتل کیا ہی جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہی تب حضرت صلعم نے معاذ کو
تلوار ابو جہل کی مرحمت فرمائی کہ اُنکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور واقدی نے ثابت بن قیس سے روایت کی
کہ اُنھون نے نافع بن مطعم سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ شک نہ تھا کہ تلوار ابو الحکم کی
معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اُنھون نے روز بدر اُسکو قتل کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ ابو اسحاق کے
یونس بن یوسف سے روایت کی اُنھون نے کہا مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ
بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز ورخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے
اُسکی زرہ اور تلوار لی وبعد ازان اُس تلوار کو مین نے بیچا اور واقدی نے کہا کہ دربارۂ قتل ابی جہل اور
سلب رخت اُسکے اور طرح بھی روایت سُنی ہی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن
عوف سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صف مین
حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نون جوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اُسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اُنمین سے ایک
میری طرف مخاطب ہوکر بولا ای چچا ان قریش مین ابو جہل کون ہی مین نے کہا ای میرے بھتیجے تو اُسکے ساتھ کیا
کریگا اُسنے کہا مین نے سُنا ہی کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہی تو مین نے حلف کیا ہی کہ اگر مین اُسکو دیکھون
تو قتل کرون یا اُسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اُسکو طرف ابو جہل کے اشارہ کیا بعد ازان اُس دوسرے
لڑکے نے بھی مثل اُسی پہلے کے خطاب کیا تو اُسکو بھی مین نے ابو جہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اُن دونون سے
پوچھا تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اُن دونون کو دیکھا کہ وہ
طرفۃ العین ابو جہل کی تاک سے غافل نہ تھے یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اُسکی
طرف گئے اور قتل کیا پر اُسنے بھی اُن دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اُن دونون پر اور واقدی نے بواسطہ
رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہئین بائین اُن

دونون نوجوانون کو دیکھ کر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میرے ہمراہ ہوتا تو
وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اُنمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین
ابوجہل کون ہی مین نے کہا وہ ہی جسے تو سامنے دیکھتا ہی یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے
شیر جھپٹتا ہی پھر اُسکے پاس اُسکا بھائی بھی جا ملا اور مین اُنمین تلوارون کی وارین دیکھ رہا تھا بعد ازان مین نے
رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے ہین اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین اور
واقدی نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنکر کہ دربارہ کمسنی دونون
پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر اُنمین جو چھوٹا تھا وہ
پینتیس ۳۵ برس کا تھا پس یہ جوان بشمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور واقدی نے کہا کہ قول اول ہمارے
نزدیک ثابت تر ہی یعنے صغر سنی واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے ربیع بنت معوذ سے روایت
کی ہی اُسنے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسماء بنت مخربہ مادر ابی جہل کے گئی اور
اُسکا بیٹا عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اُسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میرے ہاتھ سواے عطیہ کے
جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایک بار ہم عطر مول لے رہے تھے پھر جب اُسنے میری شیشی مین عطر ڈالا تو
اُسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے قیمت مال لکھا دو
مین نے کہا بہتر ہی تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھ لے جب اسما نے نام معوذ کا
سُنا تو کہنے لگی ای سر مونڈی تو بیٹی ہی اُس شخص کی جو قاتل ہی اپنے آقا اور سردار یعنے ابی جہل کا مین نے کہا
نہین بلکہ مین بیٹی اُس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسما نے کہا واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ
نہ بیچونگی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھ سے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا نہ طیب ہی نہ عرف یعنے خوب
خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی ای فرزند مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین
سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن ای فرزند مجھکو اُسکے کلام سے غصہ آگیا اور راویون نے کہا ہی
جب اوزار حرب اُتارے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جاے
ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اُسکو پایا اُسوقت تک اُسمین رمقے جان باقی تھی جب
مین نے اپنا پانون اُسکی گردن پر رکھ کر شکر خدا کیا کہ الحمد للہ الذی اخزاک یعنے حمد ہی اُس خدا کا جسنے تجھے
ذلیل و خوار کیا اُسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر عبد ابن ام عبد کو یعنے اُس غلام کو جو بیٹا ہی مادر غلام کا
تو چڑھا ہوا ہی ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے ای بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے
کہا فتح اللہ و رسول کی ہی پھر ابن مسعود نے کہا کہ جانب قفا اُسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا ای ابوجہل

مین تیرا قاتل ہون اُسنے کہا تو بھلا وہ غلام نہین ہی جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت
میرے قتل کرنے سے میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اُس سے نہین ہی کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر
متسلط ہو غرض کہ عبد اللہ نے اُسکو ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اُسکا آگے آپڑا پھر اُسکو اُٹھا لیا اور اُسکے
تن پر جو نظر کی تو اُسکے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اُسکی زرہ و خود اور اُسکا ہتھیار اُتار لیا اور پیشگاہ
رسول خدا صلعم کے لاکر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیسے
حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہی ای عبد اللہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی البتہ قتل ہونا
اُسکا مجکو خوشتر آیا ہی پانے سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اُس
نشان کا کیا جو اُسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابو جہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح
کہ مین نے اُسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اُسکا چھل گیا تھا تم اُس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابو جہل ہی
تو وہ نشان اُسمین پاؤگے اور بعضون نے کہا ہی کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابو سلمہ بن عبد الاسد ی
المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر تھا اُسکے دل مین دعوی عبد اللہ پر بنسبت قتل ابی جہل کے
شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کیا تو نے ابو جہل کو قتل کیا ہی ابن مسعود نے کہا
ہان اللہ نے اُسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتھ سے) پھر ابو سلمہ نے کہا تو ہی اُسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود
بولے ہان مین نے ہی اُسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابو جہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے
کہا بخدا مین نے ہی اُسکو قتل کیا اور اُسکا رخت و ساز تن سے اُتار لیا ابو سلمہ نے پوچھا بھلا اُسمین کوئی
علامت بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اُسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابو سلمہ نے بیان ابن
مسعود کا راست جانا پھر ابو سلمہ نے کہا تو نے ابو جہل کو برہنہ کیا و حال آنکہ اُسکے سوا کوئی قرشی برہنہ
نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابو جہل سے زیادہ تر کوئی
دشمن خدا اور رسول صلعم نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اُسکی حمایت کرتا ہی پس ابو سلمہ
چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اُس سے سُنا کہ وہ در بارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بخدا
کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِیْ فَتَمِّمْ
عَلَیَّ نِعْمَتَکَ ای پروردگار تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھ پر تمام کر راوی نے
کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو
عبد اللہ بن مسعود نے اُس روز غنیمت مین پائی تھی ہمارے پاس ہی الغرض اجتماع اقوال ہمارے

اصحاب کا یہ ہی کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبداللہ
بن مسعود نے اسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اُسکے قتل مین شریک تھے اور راویون نے کہا ہی کہ
رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوے فرماتے تھے خداوندا دونون فرزندان عفرا پر
رحم کر کہ آن دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کے شرکت کی ہی لوگون نے عرض کی
یا رسولؐ اللہ اُسکے قتل مین آن دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو
ابن مسعود نے اُسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اُسکے قتل مین شریک ہوا اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ای پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے
نوفل بن خویلد کو یعنے اُس سے انتقام کر اور اُس روز نوفل آگے نکل کر شور کرتا تھا یعنے اپنی جماعت کو
پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اُسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین
جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ باواز بلند شور کرتا تھا کہ ای گروہ قریش یہ آج کا دن روز
بلندی اور نیکنامی کا ہی اور جب اُسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے
تمھاری کیا غرض ہی کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودھ پینے کی حاجت نہین ہی یعنے
کیا تمکو مجھ سے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہی یہ سُنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اُسکو اپنے آگے
آگے لے چلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اُسوقت اُسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھ کر پوچھنے لگا ای برادر انصاریہ
کون شخص ہی قسم ہی لات و عزیٰ کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد پر میری جانب چلا آتا ہی جبار نے
کہا یہ علی بن ابی طالب ہی تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اُسکی قوم بھر مین نہین
دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اُسکی سپر مین در آئی پھر اُسکو سپر سے کھینچ کر اُسکے
دونون پانون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے
اُسکے دونون پاؤن کاٹے بعد ازان اُسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن
خویلد کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے جواب دیا یا رسول اللہ مین نے اُسکو قتل کیا یہ سُنکے آن حضرت صلعم نے تکبیر کی اور
فرمایا وہ خدا ایسا ہی جسنے میری دعا کو اُسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اُس روز عاص بن سعید آگے بڑھ کر لوگون کو واسطے
قتال کے اغوا کرتا تھا اُسوقت درمیان اُسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اُسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ سعید اُسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہی کہ مین نے تیرے باپ کو
مارا ہی وحال آنکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون و بلکہ مین نے عاص بن ہشام بن المغیرہ نے
اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اُسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا البتہ باطل پر تھا

یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم ہین از روے عقل کے اور برترین امانت مین کوئی شخص نا ش اُنکے برائی کی نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اُسکو اوندھے منھ گرا دیگا یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اُنکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اُنمین سے بقصد جنگ چلا اُسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودہ ریگ پر باہم جنگ کرتے تھے یہان تک کہ اُس مشرک نے سعد بن خثیمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین ڈھکا ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اُترا اور مجھے اُسنے پہچانا مگر مین نے اُسکو نہین پہچانا کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھ سے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین اُسکی طرف مڑا اور وہ آگے بڑھ کہ مجھ پر آیا و چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تاکہ وہ بلندی سے میری طرف اُتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجکو قابو مین کرلیوے تب وہ بولا اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا) اور قدم ایک جا جم گئے تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اُسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اُسکا سپر پر روکا پس تلوار اُسکی سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اُسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اُسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اُسکا کام تمام کریگی کہ ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی تو مین نے اپنا سر نیچا کرلیا دفعۃً وہ تلوار اُسپر آپڑی کہ کاسہ سر اُسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا لے اس ضربت کو مین ابن عبد المطلب ہون اُسوقت مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ ابن عبد المطلب تھے تب اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن محصن سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا روز بدر میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو ایک چھڑی عنایت فرمائی تو دیکا یک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف و صیقل کی ہوئی کو اُسی سے مین برابر جنگ کرتا رہا یہان تک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا مرگ اُسی کے پاس رہی اور واقدی نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے روایت کی کہ اُنھون نے چند اشخاص بنی عبد الاشہل سے سُنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتے رہگئے کہ اُنکے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپ کے ہاتھ مین تھی اُسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اُسی کے پاس رہی یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبیدہؓ کے شہید ہوے اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصے مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا

ف ۱ جسر ابی عبیدہ پر جو جنگ کہ واقع ہوئی تھی ۱۲

حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہ ہی پانی خون بنا ہوا پایا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل
حارث کی اُنکی مادر و خواہر نے سُنی تو اُنکی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے
مین حارث کے غم مین نہ رووُنگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہی تو مین اُسکے لیے
نہ رووُنگی اور اگر وہ دوزخ مین ہی تو رووُنگی دَلعمر اللہ فاعولنہ اور قسم ہی خدا کی کہ پھر مین اُسکو چلّا چلّا کے
رووُنگی یا معنی تعویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہی یعنے موقوف رکھا ہی آخر جب رسول خدا
صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہمد نزلت کا
جو میرے دل پر ہی آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اُسکے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا
کہ مین ایسا نہ کرونگی تاوقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہی تو اُسپر بکا
نہ کرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اُسکے ماتم مین گریہ و زاری بشور و شیون کرونگی یہ سُنکے حضرت نے فرمایا ہبلت
یعنے تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے غم مین روے کیا جنت ایک ہی بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہی اُس
خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی البتہ حارث فردوس برین مین ہی اُسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اُسکے لیے
بکا نہ کرونگی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اُسمین دست اطہر دھویا اور اُسمین دہن
اقدس سے کلّی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اُسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا
کہ اُسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اُن دونون نے
یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت
زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم و دل شاد نہ تھی اور راوی کہتے ہین کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے
جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے مُنھ گرا اُسکو کسی نے پڑ کیا کہ وہ قدرت اُٹھنے کی نہ رکھتا تھا اُسوقت
اُسکے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اُسکا آیا اُسنے اُسکی زرہ تن سے جدا کر کے اُسکو اُٹھا لیگیا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ہبیرہ کو ابو داؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اُسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ مُنھ کے بل گرا کہ پھر مین
جنبش نہ کر سکا اور ابو داؤد وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران زہیر جشمی یعنے ابو اسامہ
اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جشمی اُسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اُسکے پاس سے
بزور تلوار ہٹایا اور اُسکو قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اُسکو ابو اسامہ اُٹھا لے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون کو
اُس سے دفع کرتا جاتا تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اُن دونون کُتون نے جو حلیف تھے اُسکی
حمایت کی مثل ابو اسامہ کے کہ گویا وہ رفل تھا یعنے تحلہ و راز اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اُسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن زیاد تھا اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسی بن یعقوب نے

اپنے عم سے انھون نے کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سُنا اُسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے
سُنا کہ اُسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اِس حال سے انکار کرتا تھا آخر اُسنے اِس
بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقاتلہ کیا اُسوقت مین نے ایک صدا سُنی
کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہے اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے
ایک مُشت بھر کر اُن لوگون پر پھینکی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن ثعلبہ بن
صُعیر سے روایت کی ہے اُسنے کہا مین نے نوفل بن معویہ الدیلی سے سُنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست
پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سُنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین
پس اِس آواز سے سخت ہیبت ہم پر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست
پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہے کہ دن تمام ہوا
وحال آنکہ ابھی دن اُسی قدر ہے جو تھا حکیم کہتا ہے غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسی طرح
رات ہوجاوے تا قوم ہماری طلب و تلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اُسوقت حکیم کو عبداللہ اور
عبدالرحمان پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبدالرحمان نے اپنے
بھائی سے کہا آؤ ہم اُتر پڑین اور ابوخالد کو سوار کردین وحال آنکہ عبیداللہ لنگڑا تھا تب عبیداللہ نے کہا
تو دیکھتا ہے کہ میرے پانون نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبدالرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی
اسوقت ضرور ہے کہ اگر ہم مرجاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے
تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبدالرحمان اور اُسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اُتر پڑے اور حکیم کو
سوار کردیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مرالظہران مین پہونچے
تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اُسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے
نہ جاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسی کا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا
نہ پہونچا ہو یہ سُنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا لیکن ہم نے تجکو اور اپنی
قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمھارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور واقدی
نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے روایت کی کہ اُسنے اپنے والد سے سُنکر بیان کیا کہ قریش کے
ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو اُنھون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور
مُسلمین اُنکا پیچھا کیے تھے اور جو کچھ وہ ڈالے جاتے تھے یہ لوگ اُسے اُٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے
کہا مین بھی اُس روز تین زرہ پڑی ہوئی اپنے اہل مین اُٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین

چنانچہ ایک شخص قریش نے اُن زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھ کر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث
بن ہشام کی ہو اور واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے روایت کی ہو
اُسنے کہا مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جو اُس روز
بھاگنے والون مین تھا یہ کہ مین اُس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد
عورتون کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور راوی کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ
مشرکین کے بدر مین حاضر ہوا اور مین اصحاب محمدؐ کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے
اور جو آدمی اور گھوڑے ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر با این ہمہ وہ سب جب بھاگے
تو مین بھی اُنکے ہمراہ بھاگا اور مین دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا
کہ مین نے مثل اسکے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اُسوقت ایک اور شخص
جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے
اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہی تا آنکہ اُس
شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ
مقام سُقیا سے جانب یسار واقع ہی اور درمیان غیقہ اور مقام فُرع کے ایک شب کی راہ ہی اور وہان سے
مدینہ آٹھ بُرد ہی اور ایک بردہ بارہ میل کا ہوتا ہی) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر
نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی بطلب وتلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے راستہ بدل دیا اور
راہ سے کج ہو کر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اُسنے مجھ سے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا
خبر ہی مین نے کہا کچھ نہین سوائے اسکے کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے
پاس کوئی سواری بھی ہی تب اُسنے مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دے دی تا آنکہ مین جحفہ
مین پہونچ کر راستے پر ہو لیا اور مکے مین پہونچا اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا
تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہی تاکہ مکے مین قریش سے خبر ہلاکی وتباہی قوم کی بیان کرے اگر اُسوقت
مین چاہتا تو اُس سے پہلے مکے مین پہونچتا مگر مین نے اُس سے راستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھ سے پہلے
دن کو پہونچ گیا تھا پھر جسوقت مین مکے مین پہونچا اور قریش کو خبر اُنکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ
خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہی بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جبکہ
جنگ خندق بھی ہو چکی ہی تو مین نے خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمدؐ کیا کہتے ہین اور
میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار

کیا انھون نے کہا وہ دیکھو مسجد کے سایہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اُس مجمع مین آیا اور رائینہ سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا نہ تھا چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا ما رایت مثل ہذا الامر فرمنہ الا النساء یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سوا ے عورتون کے یعنے عورتون کو چھوڑ کر مین نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہے کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نہ کرتا آپ مجھ پر توجہ فرمائیے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا ہون راوی کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب طرفین سے بمقابلہ پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اسکے لیے کذا و کذا یعنے ایسا ایسا امر ہے اور جو کوئی اسیر کریگا کسی کو اسکے واسطے یہ یہ اجر ہے پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہو گئے ایک فرقہ تو گرد خیمۂ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اُس خیمہ مین ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت و تاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ درپی طلب دشمن تعاقب کرتے چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے انھون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب و طلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آپڑے اور حال یہ ہے کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہگئے وہ وجوہ الناس یعنے رو و ارد ممتاز ہین مہاجرین و انصار مین سے کہ انمین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہوا اور ما ورا ے انکے کثرت مردم کی بہت ہے اگر مال غنیمت سارا آپ ان سب کو دیدیوینگے تو آپ کے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ رہیگا اور حال یہ ہے کہ اسیر و قتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہے اور مترجم کہتا ہے کہ اخیر کلام معاذ سے مراد یہ ہے کہ ہرگاہ بہ سبب اسیرون کا اور رخت و ساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہے وہ ہی لوگ پاوینگے جو حکم مین من قتل قتیلا و من اسر اسیرا کے ہین یعنے جنھون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے اُن اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ بچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا پس حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا

یسئلونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول یعنے دربارۂ مال غنیمت کے لوگ تجھ سے سوال کرتے ہین
تو اُنسے کہدے کہ غنیمت مال خدا اور رسول کا ہی آخر الامر جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے انکو
کچھ حصول نہوا تو بعد اُسکے حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول
یعنے تم لوگ آگاہ ہو اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اُسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا
چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ رواۃ کے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے
سارا انفال مال واسطے خدا اور رسول کے سپرد کردیا یہانتک کہ اُس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے
بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه پس رسول خدا
صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا اُس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے روایت کی ہی اُسنے کہا لوگون نے دربارۂ غنیمت بدر کے
باخود نا اختلاف کیا یعنے آپسمین جھگڑا الاتب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے
پاس ہوے لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اُنمین سے کسی کے پاس کچھ باقی ندرہا مگر یہ
کہ سب جمع ہوگیا اُسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص ہمین لوگ
پاوینگے اور سوا سے ہمارے اورون کو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یارائے جنگ نتھا نہ ملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا
رسول الله سواران قوم جنھون نے لوگون کی حمایت کی کیا انکو آپ حصہ برابر اُن لوگون کے دینگے جو ضعیف
وعاجز قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روئے تم لوگ فیروزمند وظفریاب
نہین ہوتے مگر اپنے انھین ضعفا کی دعا سے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الحمید بن
جعفر نے اُنھون نے کہا مین نے موسی بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے
دربارۂ اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ قتلے کے اور دربارۂ انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا انھون نے
کہا اُس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہو اُسکا رخت وساز
اُس قاتل کے لیے ہو اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اُسی کا بندی ہی یعنے اُس قیدی کا سربہا اُسی شخص کے واسطے ہی
پس ہر قاتل کو اُسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا
وہ سب درمیان مردم اُسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت وساز ابی جہل کا
کسکو ملا انھون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہی چنانچہ بعض نے کہا کہ اُسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح نے لیا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب ہین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات کی
کسنے خبر دی یعنے تو نے کس سے سُنا اُنھون نے کہا جسنے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے معاذ
بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہی اور جس شخص نے پایا ابن مسعود کا
نقل کیا تو اس روایت کو مجھ سے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور راویون نے کہا ہی کہ زرہ ولید
بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اُسکا یہ سب علی علیہ السلام نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا
اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہان تک کہ اُنکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن حثمہ سے روایت کی اُنھون نے کہا رسول خدا صلعم نے
حکم کیا کہ جملہ قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہی سب اُنھین کو
پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب مقتولون کا
مخصوص اُن قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنھون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب
درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہی کہ جو کچھ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و
تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اُنکو سپرد کیا اور اُسی عرصہ مین جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور جب
مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اُسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور واقدی نے
دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہی کہ نبی صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا
(اور سیر ایک گھاٹی ہی کوچہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا خباب
بن الارت کو کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہی کہ جب مال غنیمت
جمع ہوا اُسمین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے
تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ مع اسباب اُسکا اور کسیکو دو دو اونٹ اور کسی کو صرف
قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو سترہ بخش ہوے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے
سوار اُنکے چار حصے لگے یعنے دوہرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اُنکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے
کہ وہ سب مستحق حصۂ بدر تھے اُنمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم اُنکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین
اور اُنھون نے وفات پائی جسدن کہ زید بن حارثہ مدینے مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبید اللہ
اور تیسرے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کام قافلے کے
بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہی اور درمیان

حوراء اور ذی المروہ کے دو شب کی راہ ہی اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ برد کا یا کچھ کم ہوگا
اور ایک برد وہ بارہ میل کا ہوتا ہی) اور انصار مین سے ایک ابو لبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو مدینے مین
اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے انکو حضرت نے اہل قبا اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر
کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ انکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے
خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑے گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہوگئے
تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور مروی ہی کہ
رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا و حال آنکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے
فراغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اسکو اسمین رغبت بہت تھی اور یہ اسطرح
ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہی تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جا کر انکو
خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہین کسی مقام مین انکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو
انکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کے لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے دفعۃً
بیمار ہوگئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مر گئے اور انھون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین وصیت بھی
کی تھی (یعنے درباره حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ
سب چار آدمی ہین کہ انکے بارہ مین اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہی جیسا ان آٹھون پر اتفاق ہی اور واقدی نے
بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید پدر یعقوب سے روایت کی ہی کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے چودہ قتیلون کا بھی سہم
جو بدر مین شہید ہوے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت
رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہم نے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے
آئے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مکنف سے روایت کی ہی انھون نے کہا مین نے
سائب بن ابی لبابہ سے سُنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبد المنذر کا بھی حصہ عنایت
کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد ان اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوے
ایک سو پچاس اونٹ تھے اور (ادم یعنے ادیم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اسدن مسلمانون کو
ہاتھ لگا اور اُس اسباب غنیمت مین جو اُس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہوگئی تھی تو بعض نے
مسلمین مین سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اُس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنے وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا
صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کے لیے
یہ بات سزاوار نہین ہی کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرالیا ہے تب حضرت نے اُس آدمی سے پوچھا اُسنے انکار کیا کہ مین نے
ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السلام نے
حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اُسوقت ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص کے
حق مین استغفار کیجیے اور اُس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا
دَعُونَا مِنْ اَبِیْ خُرٍّ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی خرؓ سے یعنے اُس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر
اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین
وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے
گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اُس روز گھوڑے کا دوہرا حصہ لگایا اور
ایک حصہ اُسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو عُفیر محمد بن سہل سے روایت
کی ہے انھون نے کہا کہ روز بدر ابو بُردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر
وہ انھین کے سہم مین آیا اور اُس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار
اور سواریان ہاتھ آئین اور اُنہین ناقہ ابو جہل کا بھی تھا کہ اُنکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور
اکثر اُسی پر سوار ہوکر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اُسکو ہدی کعبہ کردیا وبعد ازان اُن دنون مشرکین نے
اُس ناقہ کو بعوض تلو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اُسکو نامزد ہدی کعبہ نہ کردیا ہوتا تو البتہ
مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے ابن عباسؓ سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ ان دونون نے
کہا کہ ذو الفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس
تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اُسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اُنھون نے وہ تلوار اور
ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور واقدی نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے
صالح بن کیسان سے روایت کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے
ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو اُسید الساعدی سے روایت کی ہے کہ جب روبروے ابی اُسید کے ذکر
ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اُس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہے جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا
آخر باعث اسکا کیا ہے اُنھون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم دیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہے وہ سب
پھیر دیوین یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کردی اور اُسکا نام مرزبان تھا

اور اُسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اُسی کو مانگا
اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چُنانچہ وہ تلوار اُسیکو دیدی اور پھر
ایسا ہوا کہ میرا بیٹا یفقعہ گھر سے باہر نکلا تو اُسکو غول بیابانی نے اُٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لاد کر اُٹھا لیگیا اور درمیان
اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اُسید سے پوچھا کیا اُس زمانے مین غیلان بھی تھے اُنھون نے کہا ہان اُسوقت تو
تھے مگر اب ہلاک ہوگئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اُسکو دیکھ کر خوش ہوا اور اُسنے رو کر
استغاثہ کیا اُنھون نے پوچھا تو کون ہی غول بولا اُسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہی اور وہ غول اُس سے باری
کرتا تھا اور لڑکا اُسکو جھوٹھا کہتا تھا پس ارقم نے اُسپر کچھ التفات نہ کی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے گھوڑا
میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اُنھون نے اُسکو پکڑا اور اُسپر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب
مدینہ پہونچے تو گھوڑا اُنسے چھڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذر خواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مُجھ سے چھڑا کر
بھاگ گیا پھر مین اُسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے روایت
کی ہی کہ روز بدر مین نے تلوار عاص ابن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور
میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور راوی کہتے ہین کہ جو چند غلام مملوک
بدر مین حاضر ہوے تھے اُنکو حضرت علیہ السّلام نے غنیمت سے حصّہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک
غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبد الرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا
صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مُہتمم مُقرر کیا تھا سو اُن تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر
مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا نہ پاتے اور واقدی نے بواسطہ روات کے سعد بن عامر سے
روایت کی ہی اُنھون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اُسکی رگ عرق النسا کٹ گئی پھر
مین نے اُسکا پیچھا کیا اُسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اُسکو پایا اُس حال مین کہ مالک بن دخشم نے
اُسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اُسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہی کہ مین نے اسکو تیر مارا ہی اور
مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہی کہ مین نے اسکو گرفتار کیا ہی مگر رسول خدا صلعم نے اُسکو ان دونون سے خود لے لیا
آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اُسکے بھاگ جانے کا
شور کیا اور اُسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود
آن حضرت صلعم نے اُسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور واقدی نے بواسطہ روات کے عاصم سے روایت
کی ہی اُنھون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیاز نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اُسکا نام معبد بن وہب تھا
اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اُس عرصے مین عمر رضی اللہ عنہ ابی بردہ سے مُلاقات کی اور اُنکو دوبارہ

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اُسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور
یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر معبد بن وہب اسی حالت مین کہ وہ ابی بُردہ کے پاس قید تھا حضرت
عمر رضی اللہ سے مخاطب ہوکر بولا ای عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہم پر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہی لات و عزّیٰ کی
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا
کلام کرتا ہی وحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہی یہ کہکے اُسکو ابی بُردہ سے لے لیا اور اُسکو قتل کیا اور بعضون نے
کہا کہ خود ابو بُردہ نے اُسکو قتل کیا او رواقدی نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے روایت کی ہی
کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اُسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نہ کرو نہین تو سارے
اسیرون کو جو تمھارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت
کی ہی انھون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نہ لیوے
اسلیے کہ اُسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا یعنے بلکہ
مار اجانا اُن قیدیون کا گوارا تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ای ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت
شاق گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا لہذا
مین نے چاہا کہ خدا تعالیٰ ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہاوین اور اُس روز نضر بن الحارث
کو مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اُثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی
حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کیے گئے اُسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف
نظر کی اور دیر تک اُسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اُسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ
واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اُنکی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہی
اُس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہی مگر تجھپر رعب غالب ہی تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا
ای مصعب منجملہ اُن لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھ سے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہی تو اپنے صاحب
یعنے محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کرین اُسی طرح میرے ساتھ بھی کرین
اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نہ کریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش
کرون تو وہ ہی کہ درباب کتاب اللہ و دربارہ نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بیہودہ ناسزا کہتا تھا اُسنے کہا ای مصعب تو ایسا کچھ کر کہ
میری قوم مین سے جو امر کسی کے لیے کیا جاے وُہی میرے واسطے کیا جاے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی قتل
کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اُسنے کہا آگاہ ہو ای مصعب مگر اسطرح تجکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نہ کیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ ہر چند مین تجکو سچا نہین جانتا ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین قتل تیرے نہین ہون کہ تیری حمایت کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدۂ فیما بین کو بعد تمھارے خروج و نقض عہود کے تب مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہی آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر اور فرمایا اللّٰھم اغن المقداد من فضلک یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو درحالیکہ وہ اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن ابی طالب سے ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ اُسکے دندان پیشین کھنچوا ڈالیے تا زبان اُسکی جو باہر نکلی رہیگی تو اُسکو پھر قدرت باقی نہ رہیگی کہ آپ پر کبھی خطبۂ تو ہین بیان کر سکے حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اُسکے تئین اس قسم کی عقوبت یعنے قطع اعضا نہ کرونگا تا نہو کہ حق تعالی میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون و علاوہ کیا عجب ہی کہ وہ کھڑا ہوگا اُس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اُنکو سن رہا تھا پس جسوقت یہ خبر یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمرؓ نے سنی تو کہا اشھد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شک تو رسول خدا ہی مراد حضرت عمرؓ کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لعلہ یقوم مقاماً لا تکرھہ یعنے وہ کھڑا ہوگا اُس مقام پر جو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا مکہ مین پڑھتا ہوا خطبۂ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام در بیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیلؑ روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالی حضرت صلعم کے لیے در بارۂ اسیران بدر اختیار دیا کہ اُنکو قتل کرین خواہ اُنسے سر بہا لیوین تو اُتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سر بہا لیا جائیگا سال آئندہ شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحابؓ کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیلؑ آئے ہوے ہین اور در بارۂ اسیرون کے تمھین اختیار دیتے ہین کہ خواہ اُنکی گردنین مارین خواہ اُنسے بہاے سر لیوین تو درین صورت شہید ہونگے سال آئندہ تم مین سے بعدد انھین اسیرون کے جنسے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اُس سے اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنے فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہی کہ توسیع و رفاہ حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہونگے پس آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سر بہا لینا اسیرون سے قبول کیا ولیکن سال آئندہ یعنے جنگ احد مین اصحاب مین سے اُسقدر شہید ہوے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو اُن بندیون کی حراست پر شقران مولی رسول خدا کے مقرر ہوے و چونکہ مسلمین اُنپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو اُن لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب اُن قیدیون نے

یہ دعا حضرت کی اسواسطے تھی کہ مقداد نے قیدی کی رہائی سے بہا عطیہ دیا ۱۲

کہا آیا تُم ہم جانے پائے ابوبکر کے پاس تو اُسکو پاس صلہ رحم ہم قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اُس سے برگزیدہ تر
نزدیک محمدؐ کے ہم کسی کو نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور
ابوبکرؓ اُنکے پاس آئے تو اُن لوگون نے کہا ای ابوبکر ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے
دُور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قریب اور قرابت دار ہین تو ہماری سعی مین کلام کر
اپنے صاحب یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہم سے سربہا لیوین
ابوبکرؓ نے کہا اچھا انشاءاللہ تعالی مین خیر مین کوتاہی نہ کرونگا پھر ابوبکرؓ خدمت مین رسول خدا صلعم کی گئے لوگون نے
کہا ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطابؓ کے بھیجو کہ بے شک وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئینہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو
باور نہین ہے کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تم سے سدِ مفاسد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمرؓ کے
اور آئے وہ رضی اللہ عنہ اُنکے پاس تب اُن قیدیون نے وہی کلام اُنسے کیا جو کچھ ابی بکرؓ سے کیا تھا تب حضرت عمرؓ نے
جواب دیا کہ مین کوتاہی نہ کرونگا شر کرنے سے تمہارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگون کو گرد آن حضرت صلعم کے اور ابوبکرؓ ملائم و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور آنکے
غضب کو قیدیون سے فرو اور کم کرتے جاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپ پر یہ لوگ قریش
آپ کی قوم ہین انمین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازادے ہین اور اُنکے دُور والے بھی اورون کی نسبت آپ سے قریب
ہین انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے انسے تا نجات دیوے انکو خدا
بطفیل آپ کے آتش جہنم سے پس لیجیے انسے کہ جو کچھ لیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ
کر دیوے انکے دلون کو بعد ازان اُٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر اُس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم
خاموش تھے کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اُس جگہ جہان پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا
یہ سارے اسیر دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور وطن سے نکالا آپ کو قتل کیجیے انکو کہ یہ
سب سرغنہ کفر اور پیشوایان ضلالت ہین حق تعالی انکے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا
چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی
یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میرے باپ مان یہ لوگ آپ کی قوم ہین انمین آباء و ابناء و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور
انکے دور والے بھی جنسے اگلی قرابت تھی آپ سے قریب ہین پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سربہا لیجیے اُنسے کہ یہ
آپ کے اصل یگانہ آبائی او آپ کی قوم ہین آپ اول قاتلین انکے نہوجیے حق تعالی ان لوگون کو ہدایت کرے تو بہتر ہے
اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس ابوبکر ایک کنارے
اُٹھ گئے پھر آئے عمر اور بجائے ابی بکر جہان سے وہ اُٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول خدا آپ کیا انتظار کرتے ہین اُن لوگون کے

بارہ مین انکو قتل کیجیے کہ حق تعالی بسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا شرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاے وطن کیا آپ کو یا رسول خدا مومنون کو انکے مارے جانے سے خوشدل کیجیے اگر یہ لوگ قادر ہوتے اسطرح سے ہم پر تو کبھی نہ کوتاہی و کمی کرتے ہمارے قتل مین پس آن حضرت صلعم نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عمر وہان سے اٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے لگے جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اُٹھے عمر تیسری دفعہ اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے بھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور داخل ہوے اپنے مکان مین اُسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوے اور لوگ در بارۂ قیدیون کے خوض و غور مین تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہ ہی درست ہی جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہ ہی ہی جو عمر کہتے ہین چنانچہ جب رسول خدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنے ابی بکرؓ و عمرؓ کے ان دونون کو تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ہی مثل ابی بکرؓ کی مثل میکال کی ہی کہ وہ جو نازل ہوا کرتے ہین زمین پر تو خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لیے ہوے آتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکرؓ کی مثل ہی ابراہیم کی کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اُنکی قوم نے جب اُنکے لیے آگ کو مشتعل کیا اور اُنکو اُسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نہ کہا کہ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ یعنے تفو تم پر اور اُسپر جسکو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اُس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا کہ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہی یعنے وہ میرا ہی اور جسنے میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہی اور مثل ابی بکرؓ کی مثل عیسیٰ کی ہی کہ وہ اپنی امت کے حق مین خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنے اگر تو ان لوگون پر عذاب کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئنہ تو بڑا حکیم ہی اور مثل عمر کی ملائک مین ہی مثل جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمر کی مثل ہی نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا اُنھون نے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنے خدایا نہ چھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسی کو بسنے والا پس نوح نے ایسی بددعا کی اُس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسی کی جب کہا اُنھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنے ای پروردگار ہمارے مٹا ڈال انکے مالون کو جو باعث انکی سرکشی کا ہی اور سختی ڈال انکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جب تک دیکھینگے عذاب دردناک و بعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئنہ تمھارے یہان ناداری و محتاجی ہی پس ہرگز نہ چھوٹیگا

تم سے کوئی شخص ان قیدیون مین سے مگر سر بہا دیکر یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعود نے یا رسول خدا سوائے
سہیل بن بیضا کے یعنے یہ شخص مستثنی کیا جاوے قیدیون مین سے کہا واقدی نے کہ سہیل وہم ہی راوی کا کیونکہ وہ مہاجرین
حبشہ مین سے ہی حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہی سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا کہ مین نے اُسکو دیکھا تھا
مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا عبد اللہ نے کہ کبھی نہین گذری تھی مجھ پر کوئی ایسی
گھڑی جو سخت تر ہو مجھ پر اُس گھڑی سے چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کھاتا ہوا اس بات سے کہ مجھ پر آسمان سے
پتھر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بذکر سہیل پیش خدا اور رسول پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند کیا
اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے آن حضرت صلعم نے بھی بقول عبد اللہ کے اُسکو مستثنی کیا تب عبد اللہ نے کہا کہ کوئی ایسی
ساعت خوشوقتی کی مجھ پر نہین گذری کہ ٹھنڈھی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اُس ساعت سے جب کہ فرمایا اس بات کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے دربارہ استثناء سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی ہر آئینہ سخت کر دیتا ہی دلون کو
اپنے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ سے بھی سخت تر ہو جاتا ہی اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہی دلون کو اپنے امر مین یہان تک
کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہی پھر قبول کیا رسول خدا صلعم نے سر بہا اُن قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز
بدر کے تو نجات نہ پاتا کوئی اُس عذاب سے سوائے عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو اسیرون کو اور سر بہا نہ لو اور سعد بن معاذ
بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدا نہ لیا جاوے اُنسے واقدی نے کہا مجھ سے بیان کیا معمر نے اُسنے نقل کی
زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے سنی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن عدی
زندہ ہوتا تو مین اس قوم ناہنجار کے تئین اُسی کو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جسوقت پھرا تھا وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجھکو رواۃ کثیر نے سعد بن المسیب سے اُسنے کہا کہ امان دی رسول خدا
صلعم نے روز بدر اسیرون مین ابا عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عُمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد و رہا کیا اُسکو حضرت صلعم نے
تب اُسنے کہا میرے پانچ بیٹیان ہین اُنکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہی پس کچھ اُنکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا اُسکو رسول
خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپ سے عہد واثق کرتا ہون کہ مقاتلہ نہ کرونگا آپ سے اور جمع نہ کرونگا لوگون کو آپ پر بھی
پس رخصت کر دیا اُسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے
گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اُسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہی کہ مین اُنسے کبھی مقاتلہ نہ کرونگا اور نہ اُنپر لوگون کو جمع
کرونگا کبھی کہ مجھ پر اُسنے احسان کیا اور مجکو امان دی اور سوائے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہان تک کہ یا اُسکو
قتل کیا یا اُس سے سر بہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے
بیٹون کے ساتھ ہونگی اور اگر زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے نہ کھا سکینگے پس اس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کے
ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام مین اسیر

ہوگیا اور اُسکے سوا قریش مین سے کوئی اور قید نہ ہوا تب ابو عزہ نے کہا ای محمدؐ مین نے نجوشی اپنے خروج نہین کیا بلکہ بجبر
ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین اُنکا کوئی نہین مجھ پر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے ای ابو عزہ وہ عہد و
میثاق جو تو نے ہم سے کیا تھا کہان ہی واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے مین جاکر اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے
محمدؐ کو دوبار فریب دیا راوی نے کہا کہ فلان فلان روات کثیر نے مجکو خبر دی سعد بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ ہر آئنہ مومن ایک پتھر سے دوبارہ گزند نہین اُٹھاتا یعنے ایک دغاباز سے دو دفعہ دھوکھا نہین کھاتا ای عاصم بن ثابت لے
اسکو اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اُسکو کہا راویون نے کہ حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ غار ہاے عمیق یعنے
گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اُس غار مین ڈالے جاوین سواے اُمیہ
بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اُسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اُسکو غار مین ڈالین تو گوشت
اُسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنے یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم نے کہ مُردہ
عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہی اور یہ شخص فربہ تھا اُسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اُسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر
ہوگیا آن حضرت صلعم نے فرمایا ای ابو حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھ کر تجکو بہت ناگوار گذرا اُسنے کہا واللہ ایسا نہین یا
رسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اُسکو بطرف اسلام ہدایت
کریگی مگر جب کہ عقل نے اُسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنے ہرگاہ اُسنے اس امر مین خطا کی اور مین نے اُسکو ایسی
خواری مین دیکھا تو اُسکی خطا نے مجکو غیظ و غصہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا حیادار
و رحیم تر تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اُسکو پیش آیا ولیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول خدا
صلعم نے شکر خدا کہ اُسنے مُنھ ابو جہل کا زیر خاک دابا اور اُسکو مٹی مین ملایا اور ہمارے دلون کو چین و آرام دیا پھر جب وہ
سب مقتول غار مین باہم اکٹھا مل گئے اور رسول خدا صلعم اُنپر گشت کرتے تھے یعنے گرد اُنکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ
لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابو بکرؓ اُن مقتولون مین سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہی
اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اُس خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھ سے وعدہ کیا تھا و ہر آئنہ
اُسنے مجھ سے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا لقولہ تعالی اذ یعدکم اللہ احد الطائفتین انہا لکم یعنے جسوقت
خدا نے ہم سے دو طائفون مین سے ایک کا تم سے وعدہ کیا کہ وہ تمھارے لیے ہی چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان
کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہی اور مال کثیر تب سب نے ارادہ مقاتلہ اور غارت مال کا کیا اُسی اثنا مین ابو جہل قافلہ
قریش لیکر واسطے کمک ابی سفیان کے نکلا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارادہ مقاتلہ ابی جہل کا کیا
اور فرمایا حق تعالی تم سے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہی مگر نصرت پانا ابی جہل پر بہتر ہی واسطے دفع شوکت
کفار کے پھر سب مجتمع ہوے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور مقاتلہ کیا ابو جہل سے تو ستر نفر اُسکے مارے گئے

اور ستر اسیر ہوے واقعۂ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل غار پر اور انکی میت
ایک ایک کو پکارنے لگے کہ ای عتبہ بن ربیعہ و ای شیبہ بن ربیعہ اور ای امیہ بن خلف اور ای ابو جہل بن ہشام آیا
تم نے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے درست ہوئی اور ہر آئنہ ہم نے تو جو کچھ ہم سے خدا نے سچا وعدہ کیا تھا وہ
پورا کیا تم لوگ بری قوم اپنے نبی کے تھے کہ تم نے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور تم نے
مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھ سے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ
جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا بتحقیق کہ انکو معلوم ہوا ہی کہ جو کچھ انسے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا
راویون نے کہ جسوقت اس قوم نے ہزیمت پائی اور منہ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا
اور حکم کیا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین لے اور اسکو اٹھوا اور لدوا لے اور حضرت صلعم نے ایک
اور شخص کو اسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اثیل مین پہونچے
اثیل ایک وادی ہی طول اسکا تین میل اور درمیان اثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہی پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے چار
میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی مگر
بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آج کی شب ہماری حفاظت یعنے شب نگہبانی کریگا پس
سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہی یعنے تیرا کیا نام ہی اسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا تو
بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنے کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہی اسنے
کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تو
کون ہی اسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان بن
عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے
اسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اس
رات کو اسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی
قول ہی کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور بعد فراغ
سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکال آئے تھے انکے شانون پر گرد تھی انھون نے
تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوے تھے
سوار تھے اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا ای محمد حق تعالی نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا رضا
آپ کی آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

بمقام عرق طبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی اقلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کے
تئین جسکو اسیر کیا تھا عبداللہ بن سلمۃ العجلانی نے یہ سنکے عقبہ کہنے لگا واویلا ای گروہ قریش ان لوگون مین سے
جو یہان موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہی کہ تو عداوت
رکھتا ہی خدا اور رسول سے اُسنے کہا ای محمد آپ کا احسان بہت بڑا ہی میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے
وہ ہی میرا بھی حال کیجیے اگر اُنکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اُنپر احسان کیجیے تو مجھ پر بھی احسان کیجیے اور
اُنسے سر بہا لیجیے تو مین بھی ایک اُنمین سے ہون ای محمد میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا
ای عاصم اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اُسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اُس مقتول کی طرف خطاب
کرکے فرمایا کہ واللہ تو بڑا بدذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو کہ ایسا منکر خدا و رسول و منکر کتاب خدا
اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو پس مین شکر کرتا ہون اُس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈا کیا
تیرے قتل سے اور جب لوگ فروکش ہوے بمقام سیر شعب جو حد صفرا مین واقع ہی تو رسول خدا صلعم نے اُس
مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے اصحابؓ کے راوی نے کہا کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن حارثہ
و عبداللہ بن رواحہ اثیل سے چل کر خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت ضحی
یعنے پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون اپنے گروہ مین سے آگے تھے اور جدا ہوا عبداللہ زید سے بمقام عقیق
اور عبداللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی
اور قتل مشرکین اور اُنکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل
اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا
اور وجہ لقب یہ ہی کہ اُسکے دندان پیشین دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان دراز و دریدہ دہن بھی تھا عاصم
بن عدی نے کہا کہ مین نے عبداللہ کے پاس جا کر بطریق سرگوشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہی کیا یہ سچ ہی اُسنے
کہا ہان واللہ سچ ہی اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالی رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اُنکے ساتھ قیدی بھی بندھے
ہوے ہونگے بعد ازان عبداللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہی جہان عمرو بن عوف و خطمہ
و وائل نے اپنے منازل بنا کیے ہین پس اُسنے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابو جہل فاسق
مارا گیا یہان تک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی بسواری قصوی ناقہ
نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا کہ
ہر آئنہ عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابوالبختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن
خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے اُنمین سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا پس

لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہی وہ رخنہ اندازی اور
فوج بہکانے کی باتین ہین یہان تک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور
آنا زید کا اُسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین مین سے
ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمھارا یعنے محمد اور اصحاب اُسکے سب قتل ہوے اور اُنھین
منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبد المنذر سے کہا کہ تمھارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہوسکتے وتحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمد کی یہ ہی کہ یہ ناقہ
اُسی کا ہی ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہی کہ وہ کیا کہتا ہی یعنے مخبوط الحواس ہی یا نہ کہ نہین معلوم کیا
کہتا ہی رعب سے یعنے خوف زدہ آیا ہی اور آیا ہی ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹھا کریگا اور یہود
کہتے تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہی اُسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا ای ابا
جو آپ کہتے ہین کیا سچ ہی اُنھون نے کہا بیٹا واللہ یہ سچ ہی تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہوکر اُس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان
کرنے والا ہی تحقیق کہ وہ میرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بے شک تیری گردن مارینگے اُسنے کہا ای ابو محمد
مین یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سُنی ہی کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے
اور اُنپر شُقران غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے اُنچاس ۴۹ نفر تھے و در اصل ستّر قیدی
تھے اسپر اجتماع ہی جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوے
ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی اُن حضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامۃ بن وقش نے
وہ کیا ہی جسکی مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہم نے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کھنگی سال سے
گر گئے تھے پس یہ سُنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا ای میرے برادر زادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو اُنکو
دیکھتا تو اُنسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو اُنکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اُنکے کردار شایستہ کو ساتھ اپنے کردار کے
دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین پناہ مانگتا ہون
ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسُولِ خدا سے بے شک یا رسُول اللہ آپ ہمیشہ مجھ سے درگذر کرتے آئے
ہین جب سے ہم نے روحا مین ابتدائی سکونت کی ہی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مکرر وہ بات جو کہ تو نے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنے جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھ سے حاملہ ہوئی ہی یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہم نے مگر بڈھون کو
پس بے شک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا نعماے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسولِ خدا صلعم نے اُسکی معذرت قبول

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبردی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمرو نے آن حضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اُسکے ساتھ ایک مشک مین میس تھا یعنے
خرما بریان بروغن و پرورده بماست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اُسکو نکاح دو اور اُس سے
نکاح لو یعنے مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے کہ خبردی مجکو فلان فلان رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اُسنے کہا اور ملاقات کو آیا اُسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اُس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپ کو اور ٹھنڈا کیا آپکی
آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اِس مظنہ پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنے قافلہ ہے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقاتلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین نہ پیچھے رہجاتا پس آن حضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبردی فلان و فلان
راویان بسیار نے حبیب بن عبد الرحمان سے اُسنے کہا جب عبد اللہ بن اُنیس ثربان مین حضرت صلعم کی
ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپ کی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین راتون کو
جلتا تھا حالت تپ مین پس اُسنے مجھ سے مفارقت نہ کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شقوق مین اور شقوق کہ فیما بین سقیا و ملل کے
واقع ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جائے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اُسکے ہمراہ
کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اُسنے توقف کیا اور سہیل اُسکے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے چلا جب
چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم
بھی ایک طرف اُسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اُسکو گرفتار کرے وہ ہی اُسکو قتل کرے پس اتفاقاً خاص رسول اللہ
صلعم نے اُسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اُسکے دونون ہاتھ اُسکی گردن سے باندھے گئے اور اُسکو اپنے
ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ مین پہونچے اور اسامہ بن زید ملاقات کو آئے راوی کہتا ہے
کہ مجھے خبردی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب اُسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوے اُسوقت حضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اُسکی
گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کی طرف دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ
وہ ہی ہے جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبردی مجکو محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسنے کہا ہم سے
حدیث بیان کی واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے عبد الرحمان بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے
اُسنے یحیی بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ سے اُسنے کہا داخل ہوے رسول خدا صلعم مدینہ مین اور
جسوقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھین

اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہملوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو
ہملوگون نے سُنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اُسی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اُس گھر کے کنارے آگیا ہو واللہ
جسوقت مین نے اُنکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہ کہتی اے ابو یزید تم نے آپ
اپنے ہاتھ بندھانے کیون اچھی موت نہ مرے یعنے لڑکر کیون نہ مرگئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا مگر
صدائے رسول خدا صلعم نے جانب اُس بیت سے کہ اے سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب کرتی ہے خدا
و رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اُسکی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر مجھکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت کہ
مین نے ابو یزید کو ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا تھا تو وہ ہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اُسنے کہا مجھ سے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اُسنے کہا کہ خالد بن ہشام بن المغیرہ
وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحۂ آل عفرا کے تھین یعنے ماتم داری مین
عوف و معوذ کی اُسوقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون کے
پاس مگر اُنسے کچھ کلام نہین کیا یہان تک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اُسوقت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بندی مین آئے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اِسلیے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری و سربراہی کرون اور
پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون وحال آنکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہان تک کہ آپ سے اجازت حاصل
کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان سب باتون مین کوئی امر مجھکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر

واقدی نے کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسیری خیرا
یعنے قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ
تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالی اُنکو جزائے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت
طعام چاشت ہوتا تھا یعنے جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ لوگ
مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکی زاد راہ تھے
یہان تک کہ اُنمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی طرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اُسی کے بیان کیا اور مزید برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اوپر لادے چلتے تھے
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُس سے
محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش باز تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اُسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوئے تھے یعنے جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اُسی دن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش بدر کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچھ لوگ جو اُنسے تیچھے رہگئے اُنمین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہاے ماہ مین بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ سب آپسمین اشعار پڑھتے تھے اور باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اُن لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین گاتا ہی اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہی مضمون اشعار کا یہ ہی کہ حنیفیون یعنے مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین ڈالین اور دکھلائین کہ اُس سے ارکان دایوان کسریٰ و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے اُس سے سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین وتیر اور خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتے ہین اور زنان حُرّہ بیوہ سر برہنہ ہوکر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہی کہ ان اشعار کو میرے سامنے عبداللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد بن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اُن جوانون نے جب آواز سُنی اور کسی کو نہ دیکھا تو وہان سے اُسکی تلاش مین نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوے یہان تک کہ مقام حجر کے مقابل ہوے وہان چند مشائخ کو پایا کہ اُنمین سے چند بزرگ سمار تھے یعنے افسانہ خوان تب ان لوگون نے اُنکو اُس خبر سے مطلع کیا اُنھون نے اُنسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہی کہ بتحقیق محمد اور اصحاب اُسکے موسوم بحنیفیہ ہین اور وہ لوگ اُس روز تک اسم حنیفیہ نہین جانتے تھے پس اُن جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا جو یہ بات سُنکر مبتلاے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اُنکے مقتولین کی وہان لائے اور اُن لوگون کو ماجراے قتل عُتبہ و شیبہ پسران ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے لگے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ بمقام حجر بیٹھا کہتا تھا کہ یہ شخص یعنے حیسمان جو کلام کرتا ہی نہین جانتا ہی یعنے مخبوط ہی بھلا اُس سے میرا حال تو پوچھو تب لوگون نے کہا ای حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین ہی اور مین نے اُسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر ہوے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہین اُسنے کہا مین نے اُن دونون کو رسیون مین بندھا ہوا دیکھا ہی اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے مین خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا بعد ازان جعفر بن ابی طالب اور اُنکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہی کہ بدر کدھر ہی اُن لوگون نے اُسکو اسطرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اُس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اُسکے حوالی مین

بلکہ میں حیران ہون کہ وہ بعضی نہر کی ترائی مین سے ہو لیکن مین نے چاہا کہ تم سے تثبت و تحقق بہم پہونچاؤن تحقیق کہ
حق تعالی نے اپنے رسول کو نصرت دی ہی بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے
کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی یعنے آپ کی خیر ہو ہر آئنہ یہ امر عجب ہی تونے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر
بیٹھا ہو آسنے کہا مین اُس قوم مین سے ہون کہ جب اُنکے لیے حق تعالی کوئی نعمت مہیا کرتا ہی تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ
کرتے ہین و بنابر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ
کرتے تھے اور جب قریش نے مکے مین مراجعت کی تو ابو سفیان بن حرب اُٹھین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ای گروہ قریش تم
اپنے مقتولون کے لیے بکا نہ کرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اُنپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین
جزع و فزع کو پس ہر آئنہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کرو گے اور اشعار پڑھکر روؤ گے تو یہ بات تمھارے غیظ و غصہ کو زائل کریگی
پس مین عداوت محمد اور عناد اُسکے اصحاب سے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہون و علاوہ اگر محمد اور اُسکے اصحاب کو خبر تمھارے
نوحہ و بکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اُنکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہی تم بدلہ خون کا
لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھ پر حرام ہی جب تک کہ پھر محمد سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش
ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اُنپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا
باقی نہ رہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ
تو مال غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنے بعد اس واقعہ کے حق تعالی نے فرق کر دیا درمیان کفر و اسلام کے کہ لوگون کو
دونون امر مین تمیز حاصل ہوئی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہی یعنے آن حضرت صلعم کہ ہم اُسکو منعوت
بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اُسکا اُٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب ابن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر ہی رہنے
بالاے زمین سے یعنے اس زندگی سے مرنا بہتر ہی کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان عرب
اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے کہ مبتلاے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مکے کو چلا گیا اور رابی و دعہ
بن ضبیرہ کے یہان اُترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے بھیجنا
شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہی چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور بھی واسطے مثل
بدر کے شور و شیون و اشکباری ہی کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ مین
مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے باعث غضب اُنکے یعنے شماتت مسلمین سے کہ ہر آئنہ کعب بن اشرف
جزع کرتا ہی لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنے کل اہل زمین کو خسف
کر ڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مجھے خبر ہوئی ہی کہ حارث بن ہشام لوگون مین معروف باموز خیر ہی اور لوگون کو

جمع کرتا ہی تاکہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو نہ اولیکر تیر ب والوان سے اور سعی نہیں کرتا ہی او پر دستور قدیم کے نگر بڑا
دلیر واقدی نے کہا کہ ان ابیات کو عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ بھیجا تھا کہا
رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اُسکو ابیات
کعب اور اُسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکے مین مقیم ہی پس حسان نے ہجو اسکی اور انکی جو اُسکے
پاس تھے کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جب کہ اُسنے اُن ابیات کو مکے سے بھیجا تھا تو اُسکو لوگون نے
اُس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرون اور چھوکریون مین سے جو اُن لوگون کے پاس آنے اُن
ابیات کو مکے مین پڑھتے تھے بعد ازان لوگون نے اُسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر ایک مہینے
نوحہ خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے بال
نوچ ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسی کا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزاداروں کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا
تو لوگ اُسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈال دیے اور راستے بند کر دیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلب کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق مین تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اُسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان مین اپنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میرا ہمراہ لے اور مجھے لیچل اُس درہ اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنے اُسکا بیٹا گیا تھا
پس وہ غلام اُسکو اُس راستے پر نزدیک اُس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اُسکو شراب پلاتا تھا یہان تک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اُسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اُڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ
میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کرین کیونکہ ہر آئنہ مین دیکھتا ہون قریش کے تئین کہ وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسی بن معمر سے اُسنے عبد اللہ بن
زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکے کو پھرے تو کہتے تھے
کہ اپنے مقتولون پر بکا نہ کرو کہ یہ خبر محمدؐ اور اُنکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ تمکو شماتت کرینگے اور اُن اسیرون کے پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کرینگے آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا رضی اللہ
عنہا نے کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس وہ چاہتا تھا
کہ ان قتلا پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اُسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سُنی چونکہ اُسکی آنکھیں
جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ یعنے زمعہ پر
بکا کرون کہ ہر آئنہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہی تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہی

جو روتی ہی اسواسطے کہ اسکا شتر گم ہوگیا ہی پس اسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہی کہ وہ عورت روتی ہی
اسلیے کہ اسکا شتر گم ہوگیا ہی اور بیداری رات کی اسکے تئین سونے سے منع کرتی ہی پس انکا نہ کر شتر پر ولیکن انکا کر واقعہ
بدر پر جسنے بڑے گلے والون کو خوار کیا اگر انکا کرتی ہی تو انکا کر عقیل پر اور انکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور
انکا کر انکے لیے کہ انمین سے کسی کا نظیر و مثل نہ تھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور انکا کر انکے لیے جو بدر پر
سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد ان لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہوگئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا رواۃ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو انکا کیون نہین کرتی ہی اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اسنے کہا ای سر مونڈی آیا
انکے لیے مین انکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان بنی خزرج
واللہ ہرگز انکا نہ کرونگی جب تک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمد و اصحاب محمد سے اور نہ اپنے سر مین تیل ڈالنا مجکو حرام ہی
جب تک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو انکا کرتی ولیکن انکا اس
غم کو دور نہ کریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اسنے حلف کیا تا واقعہ
احد وہ اپنی اسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی اور
جب نوفل بن معویہ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر انکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا ای گروہ قریش تمھاری عقلین سبک ہوگئین اور تمھاری
راے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہی کہ مثل تمھارے مقتولون کے انکا کیے
جاوین یعنے ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم ترین انکا ہے باوجود اس بات کے غیظ تمھارا عداوت محمد و اصحاب محمد سے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہی کہ غیظ و غصہ تم سے جاتا رہے تاوقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے یہ کلام اسکا سنا تو کہا ای ابو معاویہ آجتک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی انکے مقتولون پر منع
کی گئی ہین اور انکا نہین کراتا ہی کوئی شاعر مگر اسکو باز رکھتا ہون یہان تک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاویگا
اسواسطے کہ ہم نے عوض خون اپنے قتلی کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار اس
وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہی واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی معاذ
بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اسنے کہا جب مشرکین قریش مکے کو پھرے اور قتل ہوے تھے
بڑے بڑے بزرگوار انکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا
صفوان نے کہا قبح اللہ العیش بعد قتلی بدر یعنے بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے
کہا سچ ہی واللہ بعد انکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھ پر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اسکا اپنے امکان مین

نہین پاتا اور نہوتے عیال کہ اُنکے لیے کچھ چھوڑنا نہوتا البتہ طرف محمد کے مین قصد کرتا تا اُسکو قتل کرون بشرطیکہ اُنکو پھر
اُسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ بازارون مین آمد و شد
رکھتا ہی پس میرے لیے اُنکے نزدیک ایک باعث ہی کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان
اُسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا اے ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو انجام دیگا
اُسنے کہا ہان قسم ہی رب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھ پر ہی اور عیال تیرے میرے
عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہی کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے مجھ سے زیادہ نہین ہی
عمیر نے کہا اے ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہین
مجھے وسعت نہو کسی شے کی در حالیکہ مین اُنسے عاجز رہون یعنے اپنے حق مین وعدہ بد کرتا ہی کہ اگر مین اُنکی
کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہووے اور دین تیرا مجھ پر ہی پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار
کیا اور اُسکو زاد راہ دیا اور صرف اُسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ
اپنی تلوار کو تیز کرلے اور زہر مین بجھالیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اُسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا طرف رسول خدا صلعم کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ چند اصحاب مین بیٹھے ہوئے باتین کررہے تھے اور نعمت خدا کو جو
بدر مین اُنپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کررہے تھے عمیر کو مسلح دیکھ کر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو
یہ وہی دشمن خدا ہی جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اُتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان امداد و جمعیت ہی
نہ کمینگاہ ہی پس اصحاب نے آگے بڑھ کر اُسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت مین
رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ غدار
خبیث ہی جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہی حضرت صلعم نے فرمایا اُسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اُسکی
تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتھ سے گرفت کرلیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین
اُسکو حاضر کیا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو فرمایا اے عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اُسنے کہا
انعم اللہ صباحا یعنے خدا آپکی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعاء خیر سے
مستغنی کیا ہی تحیت ہماری سلام ہی کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہی اُسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہی حضرت نے فرمایا
حق تعالی نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہی پس اے عمیر تو یہان کیون آیا ہی اُسنے کہا مین اپنے اسیرون کے لیے

پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید مین کہ انہین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین حضرت
صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہی اُسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ
کام آئی روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اُترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہگئی ہی اور قسم ہی مجکو اپنی
زندگانی کی کہ میرا قصد اور یہ سوا اسکے جو آپ کو گمان ہوا ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس امر سے
تو یہان آیا ہی اُسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان بن
امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اُس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا
تو نے اُس سے میرے قتل کی شرط کی ہی اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے
وحال آنکہ حق تعالی درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہی عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا ہی اور بے شک تو سچا ہی واشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ سواے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپ کے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہی
تکذیب کرتا تھا وحال آنکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اُسکی خبر دی تو سواے
میرے اور اُسکے اُسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اُسنے مجکو حاکم کتمان کیا تھا رات کو مگر خدا نے آپ کو اُسپر مطلع کر دیا پس
مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اُسکے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین
وہ سب حق ہی حمد ہی اُس خدا کی جو مجھے اس راہ پر ہانک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ خدا نے
اُسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اُسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اُس سے بہتر تھا
اور اُسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہی حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو
قرآن تعلیم کرو اور اُسکے قیدی کو اُسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا
تھا ولیکن حمد ہی خدا کی کہ اُسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور اُنکو طرف
خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہی کہ حق تعالی اُنکو ہدایت کرے اور ہلاکت سے اُنکو نکالے
پس حضرت صلعم نے اُسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کی طرف سے
آتا تھا اُس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر مدینے مین تم نے پائی ہی اور قریش مکہ سے کہا
کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے
آیا صفوان نے اُس سے حال عمیر کا دریافت کیا اُسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سُنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے
اُسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بد دین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نہ کریگا اور نہ اُسکو کچھ نفع دیگا
اور اُسکے عیال کو چھوڑ دیا اُسی حال مین عمیر آئے پر داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور صداقت

رسول خدا سے اُنکو خبر دی چنانچہ اُسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ
کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نہ گیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو
طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اُسنے کہا مین نے اُسی وقت پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے
اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہی کہ ہمارے پاس سے اُلٹا پھرا اُسطرف جہان سے مخلصی پائی تھی
اور مین اُس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نہ کرونگا اور نہ کبھی اُسکو نفع دونگا اور نہ اُسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے
حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ ای ابو وہب مگر اُسنے اُس سے مُنھ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے
سردار ہی تو ہمکو تبا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اُسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہی
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنے مین گواہی دیتا ہون اُس خدا کی کہ سوا اُسکے کوئی خدا
نہین ہی اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہی خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اُسکو جواب نہ دیا۔ المطعمون
یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث ابن
عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل
بن خویلد بن العدویہ تھے اور بنی مخزوم مین سے ابو جہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین
نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے تھے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی
بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا یعنے ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے
راوی نے کہا کہ ان لوگون کے باب مین ہم پر اختلاف واقع ہی اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہی اور لوگون نے
اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہی کہ انمین سے سہیل ہی وابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو
عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی واقدی نے اُنھون نے کہا مجھ سے روایت کی ہشام بن
عمارہ نے عثمان بن ابی سلیمان سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین خدمت
مین رسول خدا صلعم کے بوقت سربہا لیے جانے اسیرون سے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین
لیٹ رہا کیونکہ مجکو ماندگی بہت پہونچی تھی یہان تک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا
صلعم جسوقت نماز مغرب مین سورہ والطور وکتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی
قراءت خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا
اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فدا اصحاب اپنے کے
آئے تھے یعنے واسطے سربہا دینے عوض رہائی اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے
کہ بمقدمہ سربہائے اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے انمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اُسکے سب

تین شبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد کثیرہ کہ رسول خدا صلعم نے سربہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے
مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان وفلان رواۃ نے اسحاق بن یحیی سے اسنے کہا مین نے پوچھا
نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سربہا مقرر تھا اسنے کہا سربہا انکے اعلی درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک
یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا انپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ
ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہے اسکے پاس مال ہے اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہے پس
اس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اسکا
مطلب گئے سے اپنے باپ کے واسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے دیکھکر اسکو کہا کہ تو سب سے
پہلے جلدی نہ کر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون کے باب مین تو ہم پر فساد ڈالیگا کیونکہ محمدؐ کو ہماری ہلاکت منظور ہے
تو وہ سربہا ے اسیران مین ہم پر غلو و گرانی کرینگے پس اگر تجھکو وسعت و مقدرت ہے تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہے
جو تجھکو ہے مطلب نے کہا مین نہ چلونگا جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اسنے انسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوئے
تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سربہا اپنے باپ کا دیکر چھڑا لایا پس
قریش نے اسکو اس بات پر ملامت کی اسنے کہا مین ایسا نہ تھا کہ اپنے باپ کو اس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑون
اور تم لوگ سو رہنے والے اور باز رہنے والے کام سے یعنے غافل وکاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خودرائے ہے
ہم پر فساد ڈالنے والا ہے واللہ مین سربہا نہین دینے والا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنے اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر
وہان پڑا رہے یا چھوڑ دیوین اسکو محمدؐ واللہ مین تم سے زیادہ نادار نہین ہون ولیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو
کہ واقع کرون تم پر وہ امر جو شاق ہو تم پر وحال آنکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمھارے کے ہے

نام ان لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط وعمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے
جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ
وخالد بن الولید وہشام بن ولید بن المغیرہ وفروہ بن السائب وعکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف و
عمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ وعمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص
بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
جب اہل مکہ نے بمقدمہ فداے دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ
سربہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنے حمیل جو
حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سربہا بھیجا اور راوی کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

زینب کو پہنچا کر ابوالعاص کے پاس بھیجا تھا اور یہ جب عقد ابوالعاص کا ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ
جب حضرت صلعم نے اُس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوے یعنے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا
اور اُنپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمھاری راے ہو یہ کہ رہا کرو واسیر زینب یعنے ابوالعاص کو
اور پھیر دو زینب کو اُسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا
ابوالعاص کو اور پھیر دی زینب کو اُسکی متاع کے تئین اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ پہنچا کر
زینب کو یہاں رخصت کر دیوے آپنے وعدہ کیا اور بمقدمہ فداے ابی العاص کے بھائی اُسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا
زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے ابوالعاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا

ذکر سورۂ انفال

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو لوگوں نے
باخود ہا اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعویٰ کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہیں تب یہ
آیت مذکورہ نازل ہوئی و در بارہ قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ
عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنے یقیناً و در بارہ قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنے یقیناً و در بارہ قولہ تعالیٰ
کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ یعنے جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے
وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی
سے در بارہ قولہ تعالیٰ مِنْ بَیْتِکَ راوی نے کہا یعنے مدینہ سے و در بارہ قولہ تعالیٰ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
لَکٰرِھُوْنَ یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ یعنے اصحاب میں سے
بعض قوم کے تئین خروج و عزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ
قلیل ہیں یہ خروج خلاف راے ہے چنانچہ اس باب میں لوگوں کے درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا
و در بارہ قولہ تعالیٰ وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ یعنے جس وقت رسول خدا صلعم قریب بدر
کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ لشکر قریش نکلا
چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا کرو کہ ہم تمکو اُنسے بہرہ مند
کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگوں نے سقوں کو پکڑا اور اُنسے خبر قافلہ کی پوچھی
وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اُنکا
مقابلہ نہیں چاہتے تھے کہ اسمیں کھٹکا اور خطر ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے و در بارہ
قولہ تعالیٰ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا

یعنے وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لیحق الحق یعنے تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے سامان جنگ وغیرہ ولو کرہ المجرمون یعنے قریش اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین یعنے بعض ملائکہ بعد بعض کے یعنے پے در پے وہم وما جعلہ اللہ الا بشری یعنے تعداد ان فرشتون کی مثلی خبر مسلمین کو دی گئی تھی امداد تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئنہ خدا تعالے مدد کرتا ہی اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ یعنے اونگی تمکو نیند جب امن پاؤگے دشمن سے آخر اس امن کو خدا نے تمھارے دل مین ڈال دیا وینزل علیکم من السماء ماء لیطھرکم بہ جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا ویذھب عنکم رجز الشیطان یعنے وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نہین کرسکتے تھے ولیربط علی قلوبکم یعنے ساتھ طمانیت کے ویثبت بہ الاقدام کیونکہ مقام دہشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین امنوا پس ملک بصورت انسان متمثل ہوکر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنے تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنے ہاتھ انکے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان ولرزان تھے حالت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فاضربوا فوق الاعناق یعنے اعناق جمع عنق گردن واضربوا منھم کل بنان یعنے دست وپا ذلک بانھم شاقوا اللہ ورسولہ یعنے جن لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالی فذوقوہ یعنے بدر مین قتل اور آخرت مین عذاب نار اذا لقیتم الذین کفروا زحفا الی قولہ وبئس المصیر یعنے روز بدر حاضر تھا فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم یعنے بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو قتل کیا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنے جسوقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے پھینکی تھی یہان تک کہ انھون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا ولیبلی المومنین منہ بلاء حسنا یعنے نصرت خدا کی واسطے مومنین کے بروز بدر ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح قول ابوجہل اللھم قطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف فاحنہ یعنے اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہی اور وہ باتین ہمارے پاس لایا ہی جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اسکو تین وان تنتھوا یہ خطاب ہی ان لوگون سے جو باقی رہگئے تھے قریش مین سے فھو خیر لکم یعنے اسلام قبول کرو وان تعودوا یعنے واسطے قتال کے نعد یعنے واسطے قتل تمھارے ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنے قریش نے کہا تھا کہ ہمارے بیچ مکہ مین جماعت ہی کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اس سے یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون یعنے بالانا حضرت کا یہ آیہ نازل ہوا اور فرماتا

کہ عتاب کیا خدا نے لوگون کے تئین اس بات پر لَا تَخُونُوا اللّٰہَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا اَمَانَاتِکُم یعنے باہم نفاق و خیانت نہ کرو اور جو چیز تمہارے سپرد ہو ادا کرو وَاعْلَمُوا اَنَّمَا اَمْوَالُکُم وَاَوْلَادُکُم فِتْنَۃٌ یعنے جب کسی کے پاس مال کثیر ہوتا ہی تو فساد اسکا عظیم ہوتا ہی اور جسکے لیے کثرت اولاد ہوتی ہی تو وہ اپنے تئین غالب معزز سمجھتا ہی وقولہ تعالی یَجْعَل لَّکُم فُرْقَانًا یعنے مخرج و رستگاری وَاِذ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِینَ کَفَرُوا لِیُثْبِتُوکَ اَوْ یَقْتُلُوکَ یعنے یہ مکہ مین قبل ہجرت کے جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے تھے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِم اٰیَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا الی آخر الآیۃ وَاِذْ قَالُوا اللّٰہُمَّ اِنْ کَانَ ہٰذَا ہُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا حق تعالی نے اسکے حق مین اس آیہ کو یعنے اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُونَ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِہِم فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ یعنے روز بدر و مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُم وَاَنْتَ فِیہِم یعنے اہل مکہ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُم وَہُم یَسْتَغْفِرُونَ یعنے نماز بجالاتے ہین بعد ازان اس بات سے اعراض کر کے فرمایا وَمَا لَہُم اَلَّا یُعَذِّبَہُمُ اللّٰہُ وَہُم یَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنے ہم عذاب کرینگے انپر عذاب ہزیمت و قتل بدر سے وقولہ تعالی فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُم تَکْفُرُونَ یعنے یوم بدر اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا یُنْفِقُونَ اَمْوَالَہُم لِیَصُدُّوا عَن سَبِیْلِ اللّٰہِ الی قولہ ثُمَّ یُغْلَبُونَ یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت و ندامت کرتے ہوے واسطے اپنے قافلہ کے جسکے لوٹے جانے کا اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر مین قُل لِّلَّذِینَ کَفَرُوا اِن یَّنْتَہُوا یُغْفَرْ لَہُم مَّا قَدْ سَلَفَ یعنے اگر وہ لوگ ایمان لاوینگے تو اعمال گذشتہ انکے بخشے جاوینگے وَاِن یَّعُودُوا تو تم دیکھ چکے ہو ان لوگون کو جو قتل کیے گئے بدر مین وَقَاتِلُوہُم حَتّٰی لَا تَکُونَ فِتْنَۃٌ یعنے باقی نرہے شرک وَیَکُونَ الدِّینُ کُلُّہُ لِلّٰہِ کہ بھول جاوین اساف و نایلہ کو جو یہ دونون دو بت ہین وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ یعنے جو چیز خدا اسکے لیے ہو وہی واسطے رسول کے ہی اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہی وہ قرابت رسول اللہ کی ہی وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق و باطل کے اِذْ اَنْتُم بِالْعُدْوَۃِ الدُّنْیَا یعنے اصحاب نبی صلعم جب کہ نازل تھے بدر مین اور مشرکین قریش بِالْعُدْوَۃِ الْقُصْوٰی تھے کہ درمیان مین ان لوگون کے تودہ ریگ تھا وَالرَّکْبُ قافلہ شتر سواران ابوسفیان کا متصل تھا دریا سے جو زیر بدر ہی وَلَوْ تَوَاعَدْتُّم لَاخْتَلَفْتُم فِی الْمِیْعَادِ یعنے

لامحالہ قافلے آگے قافلے کے آتے یعنے قافلہ شتر سواران یکے قبل از دیگرے آگے پیچھے نکل جاتے لیہلک من ہلک
عن بینۃ یعنے قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہی عذر و حجت سے یعنے جو گذشتہ حجت ہی دیکھا یعنے جو زندہ رہا انہین سے عذر
و حجت پر اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلاً یعنے اُس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے
حضرت کی نگاہ مین ولو اراکہم کثیراً لفشلتم یعنے رعب مین آجاتے تم ولتنازعتم یعنے تم باہم اختلاف کرتے ولکن اللہ سلم
یعنے اختلاف فیما بین سے انہ علیم بذات الصدور یعنے تمہارے ضعف قلوب کو یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا
واذکروا اللہ کثیراً یعنے جمع ہوکر تم سب کے سب پس فرار نہ کرو بلکہ تکبیر خدا کرو ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم واصبروا
یعنے سیف پر حق تعالی فرماتا ہی کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلون مین اور اظہار نہ کرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب مین جبن کو بودہ ہی
ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطراً ورئاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ یعنے مخرج قریش سے طرف بدر کے
واذ زین لہم الشیطان اعمالہم وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا
فرماتا ہی حق تعالی کہ جس امر مین کہ لوگ مشورہ کرتے تھے اُس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فلما تراءت الفئتان
یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قریش نکص یعنے ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہین اور اسیر کرتے ہین
وقال انی بریء منکم انی اری ما لا ترون کہ اُسنے دیکھا ملائکہ کو اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض غر ہؤلاء
دینہم یعنے کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکی نگاہ مین تو
ذلیل و حقیر سمجھا انھون نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اُسی حالت کفر پر یضربون وجوہہم وادبارہم یعنے اُنکے سرین کو
کہ او بار کنایہ ہی سُرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیر کے مجاہد و اسامہ بن زید سے
اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی کداب آل فرعون یعنے مثل کردار آل فرعون و در بارہ قولہ تعالی ان
شر الدواب عند اللہ الذین کفروا الی قولہ وہم لا یتقون یعنے قینقاع و بنی النضیر و قریظہ کہ یہ تینون نام قبیلہ کا ہی
فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم یعنے قتل کر انکو واما تخافن من قوم خیانۃ آخر آیہ تک نازل ہوا در بارہ بنی قینقاع
کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو اُنکے پاس لیگئے واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنے تیر اندازی وغیرہ من رباط الخیل
یعنے باندھو گھوڑون کو کہ وہ صہیل کرتے ہین اور نمایش کیے جاتے ہین وآخرین من دونہم لا تعلمونہم اللہ یعلمہم
یعنے خیبر والے وان جنحوا للسلم فاجنح لہا تا آخر آیہ یعنے قریظہ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ ہو الذی ایدک
بنصرہ یعنے قریظہ و نضیر جب کہ انھون نے کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یا ایہا النبی حسبک اللہ

ومن اتبعک من المومنین یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون نازل ہوئی یہ آیت بدر مین بعد ازان منسوخ ہوگئی بقولہ تعالی الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین پس حاصل تھا یہ امر کہ نہین فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض یعنے اسیر لینا مسلمین کا بدر مین اعنے لوگون کو اسیر رکھنا تریدون عرض الدنیا یعنے سرمایہ واللہ یرید الآخرۃ یعنے خدا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاوین لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنے حلال کردینا غنیمت کا آگے سے ہوچکا ہے فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا یعنے حلال کرنا غنیمت کا ان الذین آمنوا وہاجروا وجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا مراد ہین ان قریش سے جنھون نے ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اما قولہ تعالی والذین آمنوا ولم یہاجروا ما لکم من ولایتہم من شیء حتی یہاجروا یعنے درمیان تمھارے اور انکے وراثت نہین ہے جب تک کہ وہ بھی ہجرت کرین یعنے اپنا وطن ترک کرین وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینہم میثاق یعنے مدت معین اور عہد والذین کفروا بعضہم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر یعنے کفار مین سے کسی کو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپسمین ایک کا دوسرا ایک ہے بعد ازان وراثت تھا مین مہاجرین کے تئین آیت میراث نے منسوخ کردی واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ ان اللہ بکل شیء علیم و در بارہ قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ الکبری یعنے یوم بدر فسوف یکون لزاما یعنے یوم بدر او یاتیہم عذاب یوم عقیم یعنے یوم بدر حتی اذا فتحنا علیہم بابا ذا عذاب شدید یعنے یوم بدر سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے یوم بدر وان عسی ان یکون قد اقترب اجلہم پیش تھی وہ مدت مگر اندک یہان تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ ومہلہم قلیلا یہ آیہ اندکے پیش از جنگ بدر نازل ہوا واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا یعنے یوم بدر واصبر حتی یحکم اللہ وہو خیر الحاکمین ایک روز پیش از یوم بدر ومن یولہم یومئذ دبرہ یعنے خاص بروز بدر اور ہر آئنہ یہ امر انکے لیے قرار پاچکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے مقابل ہون تو فرار نہ کرینگے پس جب کہ وہ فرار نہ کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان انسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ فرمایا ان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو اسنے

اُسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہی و دربارہ قولہ تعالیٰ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ کُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالیٰ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بِالْعَذَابِ یعنے بہ سیف روز بدر و قولہ تعالیٰ وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ عذاب ادنیٰ یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے دربارہ قولہ تعالیٰ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بِالْعَذَابِ اُسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد دیگر رواۃ کے مجاہد سے اُسنے کہا مراد ہی سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اُسنے عبد الملک بن عبید سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی بن کعب سے درباب قولہ تعالیٰ یَاْتِیَھُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ اُسنے کہا مراد ہی روز بدر سے

ذکر اُن لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اُنکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و جبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنے ہم عہد و ہم قسم تھا اس بات پر کہ دونون مین جسپر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اُسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اُسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون مین مقدم نہ تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قید مین بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکو قتل کیا اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وحرہ تھا کہ اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور دربارہ فدیہ دینے اُسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اُسکا چار ہزار دیکر چھڑا لیگیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو عفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے پھیرنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب بھی وہ سعد کے حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اُسکو حضرت صلعم نے
ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عُمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابو العاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھ سے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن
عبد اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اُسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص کو
اور ابو ریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھڑا لیگیا اور وہ حصہ مین تمیم
مولی خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ ازروے قرعہ کے
حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اُسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کو
اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اُسکے فدا کے لیے اُسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی
بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے
اُس سے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے
کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن اخی عُتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اُسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جُبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین
آدمیون مین قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عُمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسیر نے بعد ازان قرعہ
کیا گیا اسیر پس وہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنے حقیقی مصعب بن عمیر تھے
اُنھون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابو عزیز کے مضبوط باندھ لے یعنے اسکو قابو مین رکھ کہ اسکی مادر مکے مین
بڑی مالدار ہی تب ابو عزیز نے کہا ای میرے بھائی تو میرے حق مین اُسکو ایسی وصیت کرتا ہی مصعب نے کہا
وہ ہی میرا بھائی ہی قریب تر تجھ سے پس اُسکی مادر نے اُسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اُسنے دریافت
کیا تھا کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہی قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس دربارہ فدیہ اُسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے
آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا اور منجملہ اُنکے حارث بن عائد بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اُسکو سعد
بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے آنکر تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل کیا
اور بنی تیم سے ملک بن عبد اللہ بن عثمان تھا اُسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مر گیا اور
بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اُسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھڑا بھاگا تھا روز جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہی

اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا حمد ہی خدا کا کہ اُسنے غالب کیا تجکو تجپر کیونکہ تو چھڑا بہاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور ہر ایک کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اُسکو عبد اللہ بن جحش نے اسیر کیا تھا پس اُسکے فدیہ کے واسطے اُسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و بجاے خود رہا عبد اللہ بن جحش یہان تک کہ اُن دونون نے چار ہزار فدا و یکر ے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا اس مقدار تک نہ تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری مان کا بیٹا نہین ہی یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہی واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ دونون اُسکو لیکر چلے جب پہونچے ذوالحلیفہ مین جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے بھائیون سے چھڑا بہاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تو نے قبل فدیہ کے قبول اسلام کیون نہ کیا تھا اُسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تا وقتیکہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دیگئی میری قوم تب اسلام لائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل کیا یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اُسنے خبر دی مثل اسکے جو مذکور ہوا سوا ے اس بات کے کہ اُسکو اسیر کیا تھا سلیط بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اُسکے غلام ابن جسحاس نے اسیر کیا تھا اور چندروز تک اپنے پاس اُسکو محبوس رکھا اس مظنہ سے کہ اُسکے پاس مال ہی چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا واسطے فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چندروز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کو مع نقد و جنس تھا فدا دیکر اُسکو لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچھ مال نہ تھا اُسکو کسی نے مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چندروز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اُسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن عائذ بن عبد اللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین مطلب بن حیطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہی جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا اُسکا کچھ مال نہ تھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیلی سے کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لبسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا + ولکن علی قدامنا تقطر الدماء + ہم وہ نہین ہین کہ ہماری پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات خون ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اُسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور یہ سب آٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف تھا اور اُسکو فروہ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا اور درباب فدیہ اُسکے باپ اُسکا اُبی بن خلف آیا تھا پس فروہ نے ایک مدت تک اُسکو باز رکھا اور
قیدیون مین ابو عزۃ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
اُس سے حلف لیا تھا کہ آنپر کسی کے لیے لوگون کو جمع نکرے پس حضرت صلعم نے اُسکو بغیر فدیہ چھوڑدیا چنانچہ پھر وہ روز
جنگ اُحد گروہ مشرکین مین سے قید ہوکر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اُسکے
فدیہ کے واسطے اُسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اُسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اُسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدیہ چھوڑدیا اور اُسکو رفاعۃ بن رافع الزرقی نے اسیر
کیا تھا و منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو آپنے
کچھ لیکر چھوڑدیا اور اسیرون مین فاکہ مولی اُمیہ بن خلف تھا اُسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی
تھے اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرہ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہ یہی تھا اُسکے
فدیہ کے واسطے اُسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اُسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروۃ بن خنیس بن حذافہ
بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اُسکو اسیر کیا تھا اُسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس آیا تھا کہ چار
ہزار درم اُسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ
اُسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا و ناگاہ اُسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے اسیر کیا
سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نتھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
ہر آئنہ جوان مرد سہیل جوانمرد ہی اُنکا جبکہ اُس سے تظلم و استغاثہ کرتے ہین عرحال آنکہ مین نے یہ تلوار اُسکو ماری
کہ وہ خم ہوگیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس جب کہ
مکرز آیا تو دربارہ سہیل کے منتہاے رضاے مسلمین اعلی درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پاے تب مسلمین نے کہا
حاضر کر آپنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اُس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اُسکو چھوڑدو کہ وہ اپنے وطن سے جاکر
زر سر بہا بھیج دیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسی کو اُسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جاکر مکہ سے زر فدا اپنا بھیج دیا اور اسیرون مین عبد
ابن زمعہ بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اُسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبد الرحمان
تھا اُسکا نام پہلے عبد العزی تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اُسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد الرحمان

اشعار
اسرت سہیلا فلم
ابتغی بہ غیرہ من
جمیع الامم وخندف
تعلم ان الفتی فتاہا سہیل
اذا یظلم ضربت
بذی الشفر حتی انثنی
واکرہت نفسی علی
ذی العلم ۱۲

بن مشنو بن وقدان بن قیس ہے اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیران مین
بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع و ابن حجدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ
محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے ونچاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی
محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اُسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول
تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسی کے منقول ہے اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان
رواۃ کے زہری سے اُسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ
اُسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوے تھے

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی اثنا راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اُسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اُسنے عبد الرحمان بن سعید بن
یربوع سے اُسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے از انجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے
حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے
زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابو جہل بن ہشام تھا
اور بنی جمح سے ایک اُمیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا
راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی محمد نے واقدی نے
کہا مجھ سے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اُسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے
قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابو جہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل
بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ
بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اُن لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان
صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا
پہونچے تو قیس الجمحی نے اُن لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا
اُنکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر نیئے چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے
اور اسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے
زاد و توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے مظنہ مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا
اور واقدی قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی عبد الوہاب نے باسناد فلان و فلان

رواۃ کثیرہ سے کہ ام بکر بنت المسور سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اُسنے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین سے شہید ہوے بدر مین اُسنے کہا چودہ آدمی بعد ازان اُسنے مجھے شمار کرا دیا پس وہ وہ لوگ ہین جنکا مین نے نام لیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل خبر مذکور کے اور کہا چھ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے تو عبیدہ بن الحارث تھے اُنکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اُنکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اُنکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اُسنے کہا کہ اور شہدا ر بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے یعنی اُنکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے اسلیے حضرت نے اُنکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اُنکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ بطریق غدود کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اُنکو اُسامہ حشمی نے قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اُنکو قتل کیا مالک بن زہیر حشمی نے اور شہید ہوے مہجع مولی عمر اُنکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زہری سے اُسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اُنکو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے راوی نے کہا مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا محرز بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اُنکے گلو مین لگا تو شہید ہوے واقدی نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے یعنی بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اُن دونون کو ابو جہل نے شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیر کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلی ہین اُنکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن سحم ہین جنکو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی نے اور کہا راوی نے
مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے اُنھون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوئے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اُسنے عطا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے شہدا بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے
مثل اس حدیث کے اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اُسنے کہا میرے باپ نے
مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر شعب کے تنگنا ے صفرا سے اور کہا یہ لوگ مسلین سے شہدا بدر ہین اور تین قبرین بمقام
وتہ تھین جو زیر عین المستعجلہ واقع ہو اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشہ تنگ مین
جو نیچے عین الجدول کے واقع ہو اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے
اُنھون نے کہا کہ معاذ بن ماعض زخمی ہوے تھے بدر مین اور اُسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن
جسوقت چلے تھے یعنے بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے
سعید بن عمرو سے اُنھون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلین سے ہین وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ
اُنکو عامر بن الحضرمی نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے اُنکو
شہید کیا عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ
انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا +

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اُسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے
قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اُسنے کہا کہ منجملہ مقتولین
مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اُسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اُسکو قتل کیا
عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اُسکا اور دو غلام اُنکے تھے
کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوامؓ نے
قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن
سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرا مین قید تھا تو عاصم
بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ
بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اُسپر حمزہ اور علی
تیز دستی سے حملہ کرکے کام اُسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبداللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری
روایت مین جو داؤد بن الحصین سے منقول ہو عامر بن عبداللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ آدمی قتل
ہوے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف نے قتل کیا اور طعیمہ
بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوے اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ
نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اُسنے کہا ربیعہ بن
اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل
بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی ابو معشر نے
اُسنے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابوالبختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا
اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہو کہ ابوالبختری عاص بن ہشام کو ابو داؤد المازنی
نے قتل کیا اور ایک روایت مین ابوایوب بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہو کہ ابوالبختری کو ابن الیسر نے
قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل
ہوا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے اُس سے ابن ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین سے اُس سے حدیث بیان کی عمرو بن عاتکہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولون کو اور بنی عبدالدار بن قصی
سے نضر بن الحارث بن کلدہ کو جب وہ اثیل مین قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید
بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام بن عبد مناف ابن عبدالدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری
روایت مین باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن عتبہ سے منقول ہو کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل
ہوے اور بنی تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت مین رواۃ کثیرہ سے منقول ہی
کہ عثمان بن مالک کو صہیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا موسی بن
محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوے اور ابوجہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہو و بعد ازان بنی المغیرہ
بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے ہی اسکو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونون بیٹے عفرا کے
ان تینون نے ملکر زخمی کیا اور عبداللہ بن مسعود نے اسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اسکو رواۃ کثیرہ نے
نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور
کہا یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت مین باسناد
رواۃ کثیرہ عبداللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے نقل کی اسنے کہا کہ بعضے کہتے ہین یزید بن تمیم کو علی

علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو
بن ابی عتبہ کو علی علیہ السلام نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہی
اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی
مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ
کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھ سے بیان کیا کہ
ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر ہین
رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہی کہ اسکو امیہ بن
عایذ بھی کہتے ہین اسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے
قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالب رض نے قتل کیا اور زبیر بن ابی رفاعہ کو
اسید الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے
اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان بن عوف نے قتل کیا اور بنی
ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہی سائب بن ابی السائب تھا
اسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ
بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہمارے سب اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اسکو تو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اسی کا بھائی جبار بن سفیان تھا اسکو ابو بردہ بن نیاز نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عایذ تھا اسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عایذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب اونیس ۱۹ آدمی قتل
ہوے اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اسکو حبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہوکر
قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اسنے
کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المعتبر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہوکر قتل کیا
اور دوسری روایت مین عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہی اسنے کہا کہ اوس بن المعتبرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے اور بعضے کہتے ہین

ابواُسید الساعدی نے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمدؐ نے اُسکو عبدالوہاب نے اُسکو محمدؐ نے اُسکو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی اُبی بن عباس نے اپنے باپ سے اُسنے ابواُسید سے اُسنے کہا منبہ بن الحجاج کو مین نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابوالعاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو ابودجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہے کہ واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابومعشر نے اپنے اصحاب سے کہ اُنھون نے کہا کہ ابوالعاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن ابی عوف بن جبیرہ بن سعید بن سعد مقتول ابودجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف قریش کا جو عامر بن لوی سے جو منجلہ بنی مالک بن حسل کے تھا اُسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور سعد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلۂ کلب سے تھا اُسکو ابودجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین بھی عاصم سے منقول ہے کہ اُسکو ابودجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے اونچاس ۴۹ آدمی تھے اُنمین سے کتنون کو امیرالمومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس مرد اور تھے جو قتل کرنے مین شریک تھے

نام اُن لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اُنکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُنھون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے اُسکو عبدالوہاب نے اُسکو محمدؐ نے اُسکو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے اُسنے کہا مین نے عبداللہ بن حسن سے سُنا وہ کہتے تھے کہ بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قرشی تھے یا انصار یا حلیف قرشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون کے یعنے بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمدؐ رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبدالمطلب اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابومرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون حلیف حمزہ تھے و انسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابوکبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حاضر بدر تھے شقران مملوک رسول خدا صلعم اور اُنکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر اُنکو حوالہ کیا چنانچہ اُنکو حاصل ہوا زیادہ اُس سے جو کچھ کسی کو قوم مین حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنھون نے سہم پایا سوائے شقران کے آٹھ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی عبدالعزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے
جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر اُنکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر اُنکا نہین کیا ہی اور صدر کتاب مین نام
اُنکا داخل نہین ہی یعنے کتاب مجاہدین بدریین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب عبد مناف
تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و مسطح بن اثاثہ بن
عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان
بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف اُنکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہوا تھا
مگر سہم اور اجرت اُنکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہی اور حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ
بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفائے قریش مین بنی غنم بن دودان سے عبداللہ بن جحش بن رئاب تھے اور عکاشہ
بن محصن و ابو سنان بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب و عقبہ بن وہب و ربیعہ بن اکثم و یزید بن رقیش و
محرز بن نضلہ بن عبداللہ تھے اور حلفائے قریش مین بنی حلیم سے مالک بن عمرو و مدلاج بن عمرو و ثقاف بن عمرو اور قبیلہ طی سے
سوید بن مخشی حلیف قریش تھے واقدی نے کہا اس حدیث کو مجھ سے ابو معشر و ابن حبیبہ نے داؤد بن
الحصین سے بیان کیا اُسنے کہا بعض نے مجھ سے نقل کی کہ عبداللہ بن جعفر الزہری وہی ارشد بن حمیرہ ہی اور ابو مخشی
اُسکی کنیت ہی اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اُنکے اقربا سے ہی اور کہا داؤد بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے بعض اصحاب نے
خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اُسنے اپنے شتر پر بجائے خود ابا سلمہ بن
عبدالاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین سوا
صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے خباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص
حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبدالعزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ
حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصے سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے راوی مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے و فلان و فلان رواۃ نے
عائشہ بنت قدامہ سے اُسنے کہا کہ بنی عبدالدار بن قصے سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبدالدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبدالرحمان بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور حلیفان قریش

ہین سے عبداللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ
بن مالک بن الشرید بن قاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہین کہ بعضے انکو مقداد بن الاسود
بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارث بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن
سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت مین مسعود بن الربیع بن القارہ و ذوالیدین بن عمیر بن عبد
عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن اقصی قبیلہ خزاعہ مین سے یہ آٹھون آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہی اور طلحہ بن عبیداللہ تھے
کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ
پانچون شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابوسلمہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس
بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم و عمار بن یاسر و معتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے
پس یہ پانچون آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبدالعزی
بن رباح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ
یعنے واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم و اجر دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن
المعتمر بن انس بن اداہ بن رباح و از جملہ حلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عاقل بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوے
بدر مین اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوے و ایاس بن ابی البکیر و عامر بن ابی البکیر و مہجع
مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور عرجی اور بسیر اسکا کہ یہ دونون حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنذی جو بطن
یعنے گروہ کمتر ہی قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبداللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب نو آدمی
حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون و قدامہ بن مظعون و عبداللہ بن مظعون و سائب
بن عثمان بن مظعون و معمر بن الحارث یہ پانچون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن
قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبداللہ بن مخرمہ بن عبدالعزی و عبداللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے
ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے و وہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت کی مجھ سے
فلان فلان رواۃ نے زہری سے اُس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اُسنے داؤد بن الحصین سے اُسنے
عکرمہ سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو و سعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو
بن عبد شمس بن عبدود تھے کہا راوی نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سواے حاطب کے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبداللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

خرچہ روزمرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اُسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبداللہ مسلمین میں آملا
اور قبل قتال خدمت میں رسول خدا صلعم کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اُسکا غیظ و طیش میں
آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالیٰ اس امر میں اُسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے آور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ
تھے اور نام اُنکا عامر بن عبداللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و معمر بن ابی
سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھیّون کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الحصیب و ابن ابی سبرہ ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ
روز بدر حصے قریش کے سُو تخش تھے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسیٰ بن محمد نے
اپنے باپ سے اُسنے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دو سو ستائیس تھے کہ مجموعاً تین سو تیرہ آدمی
ہوئے اور دوسری روایت میں قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار میں بنی
عبدالاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل تھے و عمرو بن معاذ
بن النعمان تھے و حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان و حارث بن انس بن رافع بن امری القیس تھے اور بنی عبد
بن کعب بن عبدالاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب آور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن
بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید گزر بن سکن بن زعورا بن عبدالاشہل اور حارث بن خزمہ
بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم و بنی حارثہ سے تھے اور اہل قوافلہ سے بھی اُنکا
علاقہ تھا اور اُنھیں میں اُنکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے
تھے اور سلمہ بن اسلم بن جریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوئے روز جنگ جسر ابی عبید سنہ ۱۴ چودہ میں اور
ابو الہیثم بن البتہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونوں حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبداللہ
بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے
مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن خشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن خشم
بن حارثہ اور حلفائے قوم میں سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینوں شخص حاضر بدر تھے کہا واقدی نے
مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود بن لبید سے
مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبدالمجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی
سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی زراح بن کعب سے
نصر بن الحارث بن عبد زراح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفائے قریش میں سے دو شخص قبیلہ بلی سے تھے ایک
عبداللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعداللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوئے

واقعہ رجیع مین اور آنکے برادر مادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فرآن بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اُسکو رواۃ کثیرہ نے ابی عیس سے
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود ابن لبید سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے داود
بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
بن زہیر تھے کہ شہید ہوے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ
بن زید بن امیہ و عویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ اُنکی مان کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب و
ابو لبابہ بن عبد المنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ مین عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے
انکا حصہ عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ انکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ انکا انکو عطا ہوا یہ سب
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس ابو قیس
جسکی کنیت ابو الاقلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہی اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور اخوص الشاعر
جو مشہور ہی اولاد عاصم بن ثابت سے ہی و معتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف و ابو ملیل بن الازعر بن
زید بن العطاف کہ اُنکے اولاد نہ تھی و عمیر بن معبد بن الازعر اُنکے بھی اولاد نہ تھی و سہیل بن حنیف بن واہب بن
عکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنساء بنت خدام شاعرہ
کے اُنکے اولاد نہ تھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ
یمامہ اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ اُنکے اولاد نہ تھی اور عاصم بن
عدی بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان اُنکے
لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم
مولی ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ
بن جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ اُنکو رسول خدا صلعم نے روز احد تیراندازون پر امیر کیا تھا اور عاصم بن
قیس و ابو ضیاح بن ثابت و ابو حیہ کہ یہ شخص بدر مین نہ تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکائین مین تھا اور حارث بن النعمان
بن ابی خزمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا مین کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب آٹھ
آدمی تھے اور بنی جحجبا ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عمرو سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن حریش
بن جحجبا بن کلفہ تھے اور اُنکی کنیت ابو عبیدہ تھی اُنکے اولاد نہ تھی مگر احیحہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفاے قوم مین

بنی انیف سے ابو عقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن تیحان تھے اور نام ابو عقیل کا عبد العزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبد الرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور نسب انکا یہ ہے ابو عقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن تیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیل بن قمیل بن قسران
بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امرء القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن
السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ کہ یہ ثابت نہیں بلی میں سے نہ تھا یعنے
ہونا اسکا بخوبی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک سے اور منجملہ بنی ثعلبہ
بن عبد عوف بن غنم کے ہیں ابو ایوب تھے کہ نام انکا خالد رضی بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم میں مر گئے تھے
زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنسان بن عسیرہ تھے اور
بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبد العزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد تھے
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد رضی بن قیس
بالقاف ۱۲
بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد بن
عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہنیہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن ثعلبہ
بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابو خزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے تھے اور نعیمان بن عمرو بن
رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن
سواد تھے و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور
عصیمہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہینہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعہ
بن رشدان بن قیس بن جہنیہ کہتے تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اسنے کہا میں نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابو الحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا
حاضر بدر تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اسنے کہا مجھ سے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع
ابی الحمراء پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تیئیس ۲۳ آدمی تھے مع ابی الحمراء اور بنی عامر بن مالک بن النجار
سے بعد ازان بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو
بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی
بعد ازان اسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن
عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین مگر رسول خدا
صلعم نے حصہ و اجورہ انکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوئے دفعۃً بئیر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوئے اور
بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعد ازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن
مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر
بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت
تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے انکا نام زید بن سہل بن الاسود
بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے
جو شہید بدر ہوئے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور
سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرۃ بن عمرو بن عامر بن
مالک تھا وہ روز احد شہید ہوئے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنساء
بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے و محرز
بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے
جو روز بدر شہید ہوئے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوئے اور بنی حرام
بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی
ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان
و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازان بنی عوف
بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید
بن عوف بن مبذول تھا واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد نے عبداللہ بن
عبدالرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مشاۃ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبداللہ بن کعب بن عمرو بن
عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور تقسیم

حلیف القوم تھے بنی امید سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیر تھے
جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنساء تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول تھے یہ دو آدمی
اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار
بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل
تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے و سلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے
نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق میں شہید ہوئے اور معرکہ روز بیر معونہ
میں درمیان مقتولان سے زخمی اٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن
سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن
زید بن مالک تھے و بجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازان
بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید ہوئے
احد میں اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوئے و خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن
عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوئے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے
جو یوم احد شہید ہوئے اور یہ خسر تھے ابی بکر کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے
اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن
جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوئے و سبیع بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن عامر بن
عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبد اللہ بن
عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے
اور انھیں یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوئے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے
اور اسکے بنی اخی سے کہ اخی اسکا زید بن الحارث و بن الخزرج تھا اور یہ دونوں توامان تھے یعنی بنی جشم اور
بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف بن اسافنہ اور عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہ
بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہیں جنھوں نے خواب میں اذان
دیکھی تھی اور برادر انکے حریث بن زید تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی شعیب بن عبادہ نے
بشیر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے
اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوئے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے
تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن المزین

اور عبداللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبداللہ بن الربیع بن قیس بن عباد
بن الابجر تن واحد تھے اور عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے
بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے
اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر اُبی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن خولی
بن عبداللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونون شخص حاضر تھے اور بنی جزء بن عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک
بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبداللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے اور عقبہ
بن وہب بن کلدہ حلیف اُنکے بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے اور عبادہ بن عباد بن قشعر بن القدم بن
سالم بن غنم تھے اور اُنکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن العکیر اُنکے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبداللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے و عتبان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے و مُلیل بن وبرہ
بن خالد بن العجلان و عصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اُنکے اوس بن الصامت تھے اور
بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی نے
کہا اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اُنکی ہمسائگی کرتا تھا تو اُس سے کہتے تھے کہ قوقل با علا
یثرب و اسفلہا یعنے یثرب کی بلندی و پستی مین امن سے رہو اسواسطے اُنکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی
قریوش بن غنم بن سالم سے اُمیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی
دعد سے دو شخص تھے اور بنی مرضخہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن
غنم سے ربیع بن ایاس تھے اور برادر اُنکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اُنکے
اہل یمن سے تھے اور اُنکے حلفا مین قبیلہ بلی سے و بعد ازان بنی عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن مرة
ابن عمرو بن مرہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمرہ تھے و بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو
بن عمارہ تھے اور اُنکے برادر عبداللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اُنکے بن بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ بن
حلف بن معویہ کہتے ہین چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے
اور بھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبد ود بن
ثعلبہ تھا جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن
عامر بن عوف سے ابو اسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب
بطرف بنی البدی تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اسنے
کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اسنے اپنے جد سے اسنے کہا کہ جب سعد
بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہوکر مرگئے کہ انکی قبر نزدیک دار ابن فارطہ کے واقع ہے پس
حصہ و اجر انکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے روایت بیان کی عبد المہیمن نے
اپنے باپ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور انکا حصہ حضرت صلعم نے عطا کیا تھا
اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس بن قیس
بن ثعلبہ بن طریف تھے و کعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے ... و حمزہ بن عمرو
بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرونعة بن عدی بن غنم بن الربعہ بن رشدان بن قیس بن
جہنیہ تھے اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرد مہ بن عادی بن عمرو بن الربعہ
بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان
بن قیس بن جہنیہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید
بن جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن صمہ بن عمرو بن الجموح بن
حرام تھے اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوے
اور معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے
اور انکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوے و حباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے
اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی
ان لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن حرام
یہ سب گیارہ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ سے
اسنے دونون پسران جابر سے انھون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا بدر مین
متفق علیہ نہین ہے اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان بن
عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس
بن صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے
اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا راوی نے مین نے سنا کہ وہ ہی خارجہ بن الحمیر ہے اور عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

اصل کتاب مین
اعداد نمبر ۱۲۶ ...

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے
عبد اللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبد اللہ
بن رباب بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبدہ بن قیس بھی کہتے ہین اور یہ
چار آدمی تھے آور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اُسکا
معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبد اللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے آور بنی خنساء
بن عبید سے جبان بن صخر بن امیہ بن خنسار بن عبید یہ تن واحد تھے آور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاکؓ بن حارثہ بن
ثعلبہ بن عبید تھے اور سوادؓ بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے آور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبد اللہؓ بن قیس
بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر اُنکے معبدؓ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے
آور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعدازان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی
ابو المنذر تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی
عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن غنمہ و ابو الیسر اور نام
انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا وسہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوئے احد مین
اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبد اللہ دونون پسران انیس تھے اور اُن دونون نے
بنی سلمہ کے بتون کو توڑا تھا آور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے
بعدازان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیسؓ بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارثؓ بن قیس بن خالد
بن مخلد تھے اور جبیرؓ بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعدؓ بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور اُنکی کنیت ابو عبادہ
تھی اور عقبہؓ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوانؓ بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعودؓ بن خلدہ بن عامر
بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عبادؓ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن
زریق تنہا تھے آور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعدؓ بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے
اور فاکہؓ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذؓ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے آور برادر اُنکے
عائذؓ بن ماعص تھے اور مسعودؓ بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوئے بئر معونہ مین یہ سب پانچون
آدمی حاضر بدر تھے آور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہؓ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے
اور خلادؓ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبیدؓ بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے آور بنی
حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافعؓ بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن
حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر اُنکے ہلالؓ بن المعلی جو بدر مین شہید ہوئے آور یہ دونون حاضر بدر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیادؓ بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھے و فروہؓ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر و خالدؓ بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہؓ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے حلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے *

ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بدزبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہی قباست بنو مالک تا آخر اشعار یعنے بڑے ہو گئے بنو مالک و بنات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج یعنے یہ سب بودے و بیدل ہو گئے کہ تم لوگ مطیع ہو گئے اُن مسافرون کے جو تم سے مغائرت رکھتے ہین پس وہ مرادی ہین نہ مذحج ہین تم اُسکو یعنے محمدؐ کو بعد قتل اپنے رئیسون سردارون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ باقی چھوڑا جاتا ہی یعنے جسطرح بوٹیان کھا کر شوربا چھوٹ رہتا ہی یہ کنایہ ہی توہین و تحقیر شی سے چنانچہ اصحاب مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اُنکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصماء شان مین نبی صلعم کے ایسے کلمات کہتی ہی اور لوگون کو اُبھارتی ہی تو اُنھون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصماء کو قتل کرونگا اور اُسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصماء کے پاس اُسی کے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اسکے گرد چند نفر پسران اُسکے سوتے تھے اور اُسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیر خوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بھی مان کے سینے پر تھا تب عمیر نے اُس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اُس شیر خوار کو اُس عورت سے جدا کر کے تلوار اپنی اُس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اُتر گئی تب عمیر نے وہان سے نکل کر نماز صبح کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جا کر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اُسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ میرے باپ مان فدا ہون آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصماء مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازان عمیر نے عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھ پر کچھ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لَا تنتطح فیہا عنزان

یعنے اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑینگی کنایہ اس مثل سے یہ ہی کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہی پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سننے مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اُن لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای عمر اسکو اندھا نہ کہو بلکہ وہ بینا ہی پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثناے راہ مین معلوم کیا کہ پسران عصماء ایک جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہین پس اُن لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا تو سب اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے ای عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہی عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہی اور یہ آیت پڑھی فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنے جو شر و فساد سے تم سے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت نہ دو یعنے تم میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی اگر تم لوگ بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصماء کہتی تھی تو ہر آئنہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو قتل کرتا پس اُسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انمین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی قوم کے خوف سے بظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بَنِي وَائِلٍ وَبَنِي وَاقِفٍ + وَخَطْمَةَ دُونَ بَنِي الْخَزْرَجِ + مَتَى مَا دَعَتْ أُخْتُكُمْ وَيْحَهَا + بِعَوْلَتِهَا وَالْمَنَايَا تَجِي + فَهَزَّتْ فَتًى مَاجِدًا عِرْقُهُ + كَرِيمَ الْمَدَاخِلِ وَالْمَخْرَجِ + فَضَرَّجَهَا مِنْ نَجِيعِ الدِّمَاءِ + قُبَيْلَ الصَّبَاحِ وَلَمْ يَحْرَجِ + فَأَوْرَدَكَ اللهُ بَرْدَ الْجِنَانِ + جَذْلَانَ فِي نِعْمَةِ الْمَوْلِجِ + یعنے ای بنی وائل اور ای بنی واقف اور ای بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمھاری خواہر عصماء نے وائے ہو اُسپر اپنے شوہرون کو بلایا وحال آنکہ مرگ خود اُسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ منش ہی اور وہ نیک مداخل و نیک مخارج یعنے اُسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہی چنانچہ اُس جوان نے آخر اُس عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اُسکو کچھ باک نہ تھا پس ای عمیر حق تعالی تجکو خنکی جنت مین وارد کرے اسطرح کہ تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے روایت کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسوین [۲۵] رمضان اٹھارہوان مہینا ہجرت سے تھا اور یہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینے مین

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے ابو مصعب
اسمعیل بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے اُنھون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو
بن عوف سے اور وہ کبیر سن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین تشریف لائے ہین
اُسوقت عمر اُس شخص کی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر
آمادہ کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین
مُراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین اشعار پڑھتا تھا اشعار قد عشت حیناً و ما ان اری + من الناس دارا

و لا مجمعا + اجم عقولا و اتی الی + فیثبث سراعا اذا ما دعا + فسلبہم امرہم راکب + حراما حلالا لشتی معا + فلو کان
بالملک صدقتم + و بالنصر تابعتم تبعا + یعنے مین اُسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین ایسے
آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ
بلاتا ہی یعنے محمد صلعم پس اُسنے ان لوگون کے امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہی حرام حلال
مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہی کہ تم لوگون نے باعث اُسکے بادشاہی کے اُسکی تصدیق کی ہی اور باعث غلبہ کے
اُسکی تبعیت کی ہی تو تصدیق و تبعیت تبع کی کی ہوتی کہ وہ اولیٰ تر ہی راوی کہتا ہی کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے
جو بڑے باکی تھے اُنھون نے کہا مجھپر نذر واجب ہی کہ مین ابو عفک کو قتل کرونگا یا اُس سے پہلے مین خود مر جاؤن
پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنے گھات مین رہا یہان تک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین ابو عفک
بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنے اُنکے محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اُسکے پیٹ مین
بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے شور کیا اُسوقت اتباع اُسکے طرف اُسکے دوڑے اور اُسکو گھر مین
اُٹھا لے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اُسکو بھی اُسکے بدلے قتل کرتے
واقدی نے بواسطہ معن کے رقیش سے روایت کی ہی کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
قتل ہوا اور نہدیہ عورت جو مسلمان تھی اُسنے حال مین ابو عفک کے یہ اشعار پڑھے اشعار تکذب دین اللہ

والمرا احمدا + لعمر الذی امناک اذا بئس ما یمنی + حباک حنیف آخر اللیل طعنۃ + ابا عفک خذہا علی کبر السن +

فانی و ان اعلم بقاتلک الذی + اباتک حلس اللیل من انس او جنی + یعنے ای ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا
دین خدا کی اور اُس شخص کی جسکا نام احمد ہی قسم ہی اُسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اس صورت مین کہ تو تکذیب
کرتا تھا بُری موت نے تجھکو مارا اُس مرد حنیف یعنے سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا لے اس
ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سُلا یا یا یہ کہ
قاتل ملازم شب تھا یعنے ہنگام شب تجھے سُلایا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہی یا جن ہی یہ جملہ متعلق ہی اعلم سے ای تیرے قاتل کو

جسنے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان ہے یا جن ہے

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت سے کہ محاصرہ اُنکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اُسنے ابن کعب القرظی سے اُسنے کہا جب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو ہمگی قوم یہود نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان اُنکے اور حضرت کے
ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف یکدیگر تھے ملحق و مجتمع کر کے
درمیان اپنے اور اُنکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین اُنپر قائم کی گئین اور منجملہ اُن شرائط کے ایک یہ ہے کہ حضرت پر دشمن کے
ساتھ غلبہ اور چڑھائی نہ کرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اعراب بدر پر فتحیاب ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے
بغاوت کی اور عہود فیما بین کو قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اُنکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اُنکے پاس بھیجا اُسنے سب قوم کو جمع کیا
تب حضرت نے پہلے اُنسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا ای گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ بتحقیق مین رسول خدا
ہون پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اُن لوگون نے جواب دیا ای محمد
تو مغرور نہ ہو ظفریابی سے اہل بدر پر کہ تو نے اُس قوم انبوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو ہم سے
مقاتلہ کریگا تو تجکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نہ کیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ بعد اظہار
دشمنی و عہد شکنی کے برسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال جھڑے تھے اور وہ انصار مین سے
کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود
قینقاع مین سے آیا اور اُس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اُس عورت کو خبر نہ تھی پس اُسنے دامن پیراہن اُس عورت کا
پیچھے سے اُلٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کُرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے اُٹھی تو اندام نہانی اُسکا کھل گیا
پس لوگون نے اُسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اُٹھکر اُس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو
برہنہ کیا تھا دوڑا اور اُسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت جمع کر کے اُس مرد مسلم کو قتل کیا اور
اُس عہد کو جو فیما بین اُنکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ حرب ہوے اور اپنے قلعہ گڑھی کی
پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اُنکے لشکر بھیجا اُس لشکر نے اُنکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اُن یہود پر
لشکر کشی کی اور اُنکو آوارہ نا نمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے جسنے اول محاربہ کیا ہی رسول خدا صلعم سے
وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے کہا

جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ترجمہ آیہ اگر اندیشہ
کرے تو اُنکے شب خون مخفی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اُنکے شب خون کہ یہ طریق مساوات ہے تا اُنکو

عذر باقی نہ رہے تحقیق کہ حق تعالی خائن عہد شکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیۃ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہ ماز ہری وغیرہ نے کہ لشکر نے انکو انھین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالی نے اُنکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اتر آدین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر بااطاعت
حاضر ہو پس وہ لوگ حکم واطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ انکو باندھو لو پس باندھے گئے جسطرح بازو
باندھے جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے اُن بندیون پر منذر بن عبداللہ السامی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون کے
پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا جس قوم کو رسول خدا نے بندھوایا ہی اُسے تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین
اُسکو قتل کرونگا تب ابن ابی برہم ہو کر پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا ای
محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اُسپر غضبناک ہوے کہ چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے
ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اُسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان کیجیے کہ اُنمین چارسو آدمی پیراہن
پوش ہین اور تین سو برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بُعاث رومیون اور حبشیون سے
ہماری حمایت کی تھی دران دونون مقام مین محاربہ فیمابین اقوام واقع ہوا پس تیرا ارادہ کیا یہ ہی کہ ان لوگون کو ایک ہی دن
قتل کر ڈالے ای محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اُسکا کہ انی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہو پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُن لوگون کو کھول دو خدا اُنپر اور اسپر لعنت کرے چنانچہ جب اُن
بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے اُن سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب
مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کے ہمراہ لیکر اس ارادہ پر
آیا کہ اُنکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اُسوقت در دولت پر
عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے
اُسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسول خدا نہوگا تو اندر جانے نہ پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اُسپر حملہ کر کے سر اُسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اُسکے حلیف تھے باہم غوغا کرنے لگے
اور کہا ای ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تجکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نہ رہینگے اور نہ اس بات پر قادر
ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی اُنپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پوچھتا جاتا تھا اور
کہتا تھا واسے ہو تم پر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر جہان سے
تجکو گزند پہونچا ہی اور نہ ہمکو قدرت ہی کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے
بعد ازان ابن ابی نے اُنکو حکم کیا کہ پھر قلعہ مین چلے جاوین اور جھوٹا وعدہ کیا کہ مین بھی تمھارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر آنسے دغا کی کہ آنکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جاگزین ہوے اسطور پر کہ نہ تیر چلایا نہ
مقاتلہ کیا یہان تک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اُتر آئے کہ مال اُنکا مال رسول خدا ہی پس جب کہ
اُنھون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اُتر آئے تو محمد بن مسلمہ اُنکو شہر بدر کر آیا اور مال اُنکا ضبط کر لیا چنانچہ
اُنکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کر لین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد از ان
وہ ہی جنگ اُحد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور آنکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور آنکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب
زرگری کا بھی بہت تھا کہ اکثر اُنمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے آنکی زرہون مین سے ایک زرہ مجکو
مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور آنکے پاس زمین و زراعت نہ تھی
اور آنکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اُن لوگون کو جلاے وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابو الولید تو تو بنی الاوس
اور بنی الخزرج مین سے ہی اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدار ہین تو ہم سے اسطور پیش آتا ہی تب عبادہ نے اُنکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین اُن لوگون سے اور آنکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپ کی طرف آیا ہون اور ابن اُبی و
عبادہ بن صامت اُنھین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبد اللہ بن
اُبی نے اُس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے برا کام کیا پس اُسکو یاد
دلائی اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوے تھے و از یکدیگر رفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابو الحباب طبیعتین
بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو باز رہنے والا ہی ایسے امر سے کہ قریب ہی انجام اُسکا تو فردا
دیکھیگا اور جب عبادہ اُن لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج سے آگے روز تمھارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہی مین اُسپر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو آنکو نکالا اور آپ بھی آنکے پیچھے چلا یہانتک کہ
وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
اُنکے پیچھے عقیب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہی ملک شام مین
اور قریب ہی شام سے اور مروی ہی کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون یہ ہمارا دین ہی حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور راویان اخبار نقل
کرتے ہین کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوا ے حدیث ابن کعب کے دوسری
روایت بھی سنی ہی کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے عروہ سے
اُسنے کہا کہ بتحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم ہوا اور
کینہ دردلی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ
عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم
نے اُنسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اُنپر
لشکر کشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اُنکا
مال رسول خدا ہی اور اُنکے زنان و فرزندان اُنھین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن
القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سُبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ مین پھر اہو اشام سے آتا تھا جب مقام
فلیتین مین پہونچا کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر
سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے مین نے اُنسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے
نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین
سُبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قرے مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قرے نے
پیدلون کو سوار اور زاد راہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہی شام مین پہونچا دیا او وانھون نے
وہین بود و باش کی مگر بقا اُنکی بہت تھوڑے دلون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی یحیےٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ نے عبداللہ بن ابی بکر بن خرم سے اُسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ
بن عبدالمنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین
اور یہ غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ
پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنی باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا جب مشرک بدر سے
شکست پاکر مکے کو پھرے تو ابوسفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمد
و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنا بر حدیث
ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر
کے پہونچے پھر شب پاس حُیی بن اخطب کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا تا کہ اخبار نبی و اصحاب کی

اُن سے دریافت کرین اُسنے انکار کیا کہ دروازہ اُنکے لیے نہ کھولا اور نہ اُنسے ملاقات کی پھر اُسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے انکے لیے دروازہ کھولا اور اُنکی مہانداری کی اور ابوسفیان کو بعد مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اُسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابوسفیان وہان سے نکلکر بمقام عُریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسفیان نے اُس انصاری اور اُسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اُنکے کھیت جلا دیے پھر جب اُسنے یہ دیکھا کہ قسم اُسکی دربابِ ترکِ زینت و بدلا لینے کی اُتر گئی تو وہان سے بخوف پاداش کردار اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اُسکے سبکبار رہتے تھے کہ الفور استماع آمدِ لشکر اسلام سبکباری سے مفرور ہو جاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اُنکی اور زادِ روزمرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اس مقام پر گذر کرتے تھے تو اُٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسفیان اشعار پڑھتا تھا جو بعد یت زہری مین منقول ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو بام کمیت یعنے شراب سرخ پلائی اور سیراب کیا اور وہ ابن مشکم ابوعمر دہی جو صاحب جود ہی اور گھر اُسکا یثرب مین ہے کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہے ❊

ذکر غزوہ قرارة الکدر

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمدؐ نے زہری سے اُسنے کہا کہ غزوہ قرارة الکدر جسکو قرقری بھی کہتے ہین ساتھ بنی سُلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آنحضرتؐ پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اُسنے یعقوب بن عتبہ سے اُسنے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارة الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوے تھے کہ انکو خبر مجمع غطفان و سُلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارة الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اُنپر لشکرکشی کی اور اُنکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اُنکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اُن مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اُس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تبلاش اُنکے بطن وادی مین متوجہ ہوے چنانچہ اُس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اُنمین ایک لڑکا تھا اُسکا نام لیسار تھا اُنسے خبر باغیون کی دریافت کی تو لیسار نے کہا کہ مجھے اُن لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہوچکے ہین

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے ہین اور ہم لوگ عزاب ہین یعنے بے نمانمان ہین اغنین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اُن چوپایون کو ہمراہ منگوالیا اور مدینے کو پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی یسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑھ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے لوگون کو حکم تقسیم غنایم کا کیا لوگون نے کہا یارسول اللہ ہر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے ہین اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کر لو لوگون نے کہا یارسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے پس آسے ہم آپ کو دیتے ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو انھون نے کہا ہم سب کی خوشی ہے پس حضرت نے اُس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اُسکو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دوسو آدمی تھے اور دوسری روایت مین واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبدالصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ سے اُسنے اُس سے جسنے اُسکو خبر دی اُسنے ابی اروی الدوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ لشکر اُن لوگون مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اُسمین سے سو شتر خمس نکالکر باقی چار سو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن نوح نے اُسنے ابی عفیر سے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو جمع کرکے پہلوے منبر مین کھڑے ہوکر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اُسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسوین[25] مہینے ہجرت سے ہوا ہے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبدالحمید بن جعفر نے انھون نے یزید بن رومان و معمر سے ان دونون نے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبداللہ بن جابر سے بطرق رواۃ اپنے کے پس جس امر پر لوگون کا اجماع و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ شر کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم سے

سے مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے اُنمین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر تبع ہوئے تھے مگر اُنمین سے اہل جمعیت واہل حصون تھے اور اُنمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس وخزرج کے پس رسول خداصلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اُن سب کی نیکو خواہی چاہی اور اُنکو مصالحہ باہمی پر طلب کیا اور اُسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اُسکا باپ مشترک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ رسول خداصلعم اور اصحاب کو باندائے شدید ستاتے تھے پس حق تعالےٰ نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو اس بات پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اُنسے عفو کرو اور اُنھین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوئی لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ترجمہ ہر آئینہ تم لوگ سنتے ہوا گلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذاے کثیر یعنے بدزبانیان انکی وحال آنکہ صبر کرنا تمھارا اور تقوے رکھنا لازم ہی کیونکہ یہ امر غالب امور ہی فقط اور انھین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی یہ آیت وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الآیہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم اہل کتاب مین سے کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد درونی کے پس جب کہ ابن الاشرف ایذارسانی نبیؐ اور اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اُسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے وبالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا وبندی بندھے ہوے آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واے تمپر واللہ آج کے روز شکم زمین تمھارے لیے بہتر ہی پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہی کہ ایسے لوگ سرداران مردم قتل کیے گئے اور اسیر ہوے پس تمھارے نزدیک کیا ہی اور کیا تمھاری راے ہی لوگون نے کہا ہم جب تک زندہ ہین ہمکو محمدؐ سے عداوت ہی اُسنے کہا تم کیا ہوے کہ ہر آئینہ قوم اُسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی ولیکن مین قریش کے پاس جاتا ہون اور اُنکو برانگیختہ وآمادۂ جنگ کرتا ہون اور اُنکو اُنکے مقتولون کو یاد دلاکر رُلاتا ہون کیا عجب ہی کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اُنکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے مین پہونچکر پاس ابووداعہ بن جبیرۃ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اُسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طَحَنَتْ رَحَى بَدْرٍ لِمَهْلَكِ أَهْلِهِ + وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ وَتَدْمَعُ + قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ + لَا تَبْعُدُوا إِنَّ الْمُلُوكَ تُصَرَّعُ + وَيَقُولُ أَقْوَامٌ أَذَلَّ بِسُخْطِهِمْ + إِنَّ ابْنَ أَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ + صَدَقُوا فَلَيْتَ الْأَرْضَ سَاعَةَ قُتِّلُوا + ظَلَّتْ تَسِيخُ بِأَهْلِهَا وَتَصَدَّعُ + كَمْ قَدْ أُصِيبَ بِهَا مِنْ أَبْيَضَ مَاجِدٍ + ذِي بَهْجَةٍ يَأْوِي إِلَيْهِ الضُّيَّعُ + طَلْقِ الْيَدَيْنِ إِذَا الْكَوَاكِبُ أَخْلَفَتْ + حَمَّالِ أَثْقَالٍ يَسُودُ وَيَرْبَعُ + نُبِّئْتُ أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ كُلَّهُمْ

تخشعوا لقتل ابی الحکیم وجذع + واتبا ربیعۃ عندہ ومنبۃ + ھل نال مثل المھلکین تبع + یعنے چلی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان اور اشک روان کرین + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گرد چشمہ سار بدر کے + اور یہ بعید نہین ہے اسلیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہین + اور اکثر اقوام ارذال اپنے غصہ اور غیظ مین کہتے ہین کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہوگیا + سچ کہتے ہین حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوئے کاش زمین اُسوقت پھٹ جاتی اور خسف کرلیتی اپنے اہل کو + اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین برترین مردم تھے + اور وہ ایسے خوبیون والے تھے کہ مردم حاجتمند انکی طرف پناہ پاتے تھے + اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اُٹھانے والے ہین وہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین مجھے خبر پہونچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈر گئے ہین اور ناک کاٹی گئی یعنے ننگے وخوار ہوگئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکے مین بھیجدیے

شعر

بکت عین کعب ثم علّ بعبرۃ + منہ وعاش مجدعًا لا یسمع + ولقد رأیت ببطن بدر منھم قتلے تسیح لھا العیون وتدمع + فابکی فقد ابکیت عبدًا راضعًا + شبہ الکلیب للکلیبۃ یتبع + ولقد شفی الرحمان منھم سیدًا + واھان قومًا قاتلوہ وصرعوا + ونجا وافلت منھم من قلبہ شعف یظل لخوفہ یتصدع + ونجا وافلت منھم متسرعًا + فل فلیل ھارب یتھرع + + +

یعنے کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک + اُسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا نکٹا پھرا یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل وخوار جیا + اور مین نے بدر کے میدان مین مشرکین کے + ایسے مقتولون کو دیکھا کہ اُنکے لیے بہت سی آنکھین روتی ہین + اور روتو اے کعب کہ تونے شیرخوارون کو رولایا ہے مانند پلّون کتّے کے کہ وہ پیچھے کُتیا کے ہوتے ہین یعنے ہرگاہ تونے زنان مشرکین کو اُنکے مقتولون کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو انکے بچے بھی مثل سگ بچون کے کُتیا کے ساتھ روئے + اور البتہ خدانے ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور سزاوار ہلاکت کیا اُس قوم جنھون نے اُس سید سردار سے مقاتلہ کیا وحال آنکہ وہ مارے گئے + اور انھین سے وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا + اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا + بعد ازان رسول خدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی

جگہ یکے میں اُترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہاں بھی بھیجنا شروع کیا شعر اَلَا اَبْلِغَا عَنِّي اُسَيْدَ
رِسَالَةً + فَخَالُكَ عَبْدٌ بِالسَّرَابِ مُجَرَّبُ + لَعَمْرُكَ مَا اَوْفَى اُسَيْدٌ بِجَارِهِ + وَلَا خَالِدٌ وَلَا الْمُفَاضَةُ
زَيْنَبُ + وَعَتَّابُ عَبْدٌ غَيْرُ مُوفٍ بِذِمَّتِهِ + كَذُوبٌ شَئُونُ الرَّاسِ قِرْدٌ مُدَرَّبُ + اَلَا اَبْلِغَا الخ

(مترجم کہتا ہے ابلغا تثنیہ ہے کہ عرب اپنے اشعار میں اکثر خطابات میں استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہیں اور
کبھی وزن شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہیں) یعنے آگاہ ہو کہ اسید کو میری طرف سے یہ پیام
پہونچا دو + کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب میں آزمودہ تھا + قسم ہے زندگانی کی کہ اسید اپنے ہمسایہ
اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نتھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ زینب ایسی تھی
(مفاضہ یعنے عورت بڑے پیٹ والی) اور عتّاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا
کاذب اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا غرض کہ جب اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت
کعب اور اسید بدر عاتکہ کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اُسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور
کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے چنانچہ کعب وہان
سے اپنا اسباب اُٹھا لیگیا اور دوسری قوم کے پاس اُٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان
کو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اُترا ہے پس حسان ہمیشہ ان لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک
کہ اُنھون نے بھی اسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہیں ٹھکانا
نہ پایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی
اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي ابْنَ الْاَشْرَفِ بِمَا شِئْتَ فِي اِعْلَانِهِ الشَّرَّ وَقَوْلِهِ الْاَشْعَارَ کہ اے پروردگار میری
تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اُس بارہ مین کہ اُسنے
اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے
اُسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اُسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ
مین اُس سے انتقام کرونگا کہ اُسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار
موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اُنکو بلایا اور فرمایا اے محمد کیا تونے
ترک آب و طعام کیا ہے اُنھون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قول کیا مین
نہین جانتا ہون کہ مین اسکو وفا کر سکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے
مین ہے یعنے تجکو فقط جہد لازم ہے لیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ سے اس باب
مین مشورہ کر پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے انمین عباد بن بشر اور ابو نائلہ

سلکان

ملہ اسید بدر عاتکہ زوجہ ابی وداعہ جسکے گھر مین کعب مہمان تھا ۱۲
ملہ مفاضہ لقب زینب مادر خالد ۱۲

سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم
اسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اس سے کرنی ضرور ہونگی
(یعنے خدع و حیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابو نائلہ پاس کعب کے گئے جب اُسنے انکو دیکھا تو
شان انکی اسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان و ہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اُسکے پیچھے لوگ کمینگاہ
مین ہون پس ابو نائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہی اور اُسوقت کعب کی
مجلس مین اُسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے
مگر اُسوقت رعب سے رنگ اُسکا متغیر تھا اور ابو نائلہ و محمد بن مسلمہ اُسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے
اُس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہا جاتا تھا کہ تمھاری
وہ حاجت کیا ہی مگر ابو نائلہ اسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت
تیری کیا ہی شاید تو یہ چاہتا ہی کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اُٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سُنی
تو وہ اُٹھ گیے تب ابو نائلہ نے کہا مجھکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سِرّ کلام کو سُنین اور مظنہ بد کرین
ای کعب آنا اس شخص یعنے محمدؐ کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہی کہ ہمسے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیراندازی
کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا
اور ہمارے نفوس نے تعب و رنج اُٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا
تو باوجود اسکے پھر ہمکو اسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہو کر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ بتحقیق کہ مین بھی یہی باتین
تجھسے کیا چاہتا تھا ای ابن سلامہ اب قریب ہی کہ امر ولایت و ریاست اسکی طرف لیجیے و اسطے رسول خدا
صلعم کے ہوا چاہتی ہی ابو نائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری راے پر ہین
میرا ارادہ ہی کہ انکو بھی تیرے پاس بلاؤن کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و تمر کا کرین اور اس باب مین تو
ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے
آگاہ ہو کہ بوارِ ناتمہارے ہمارے پر ہین تمر قسم عمدہ سے تمر عجوہ قسم عمدہ ہی بر خز اور دلدلہ کہ اُسمین دانت نگاہ
ہو جاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہو اسے ابو نائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجھکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ
تو میرے نزدیک اکرم ترین مردم سے ہی تو میرا برادر ہمشیر ہی کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پینے
مین چھینا جھپٹی کی ہی تب ابو نائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمدؐ کی مین نے تجھسے کی ہین اُسکو پوشیدہ رکھ ذکر اسکا
کسی سے نکیجیو کعب نے کہا مین اُسمین سے ایک حرف ذکر نہ کرونگا پھر کعب نے کہا ای ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات
مجھسے سچ بتا کہ محمدؐ کے بارہ مین تیرا کیا ارادہ ہی سلکان نے کہا اُسکی خواری اور اُس سے بانہ سنا اور کنارہ کشی

کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا ای ابانائلہ تم لوگ جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس
رہن کروگے اُسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہی اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا ولیکن ہم تیرے پاس حلقہ
رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین البتہ صورت وفا ہی اور معنی حلقہ بقاف انگشتری با نقش
یعنے خاتم و مہر (اور احتمال ہی کہ وہ لفظ حلف بفا ہو یعنے حلف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا) پس ابونائلہ
وعدہ پھر آنیکا کرکے اُسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ شام کو
حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوئے اور ماجرائے فیمابین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابونائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان
لوگون کو روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور بعضے
کہتے ہین کہ اُنکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول
کی تھی اور وہ پچیسوان مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب
اُسکے محل کے نیچے پہونچے تو ابونائلہ نے اُسکو آواز دی اُسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اُسی عرصہ مین
اُسکی نئی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دلھن کے پاس سے یکایک اُٹھا تو اُسکی زوجہ نے گوشہ لحافہ کا پکڑ لیا
اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہی تو مرد مبارز ہی ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے
کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اُسنے کہا مجھسے وعدہ ہی اور وہ میرا بھائی ابونائلہ ہی واللہ وہ تو ایسا مہربان ہی کہ اگر
مجکو سوتے ہوئے پاتا تو بلحاظ میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دولائی کے ہوتا ہی ہاتھ کے جھٹکے
سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان
اُنکے پاس آیا اور اُنسے ملاقات بدعائے تحیۃ کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجائے سلام قبل اسلام
معمول عرب تھا بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اُنسے مائل بانبساط ہوا تب
ان لوگون نے کہا ای ابن اشرف آیا ہو سکتا ہی کہ مقام شرح العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور
بقیہ شب وہین باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج پہونچے تو
ابونائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا ای ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہی
کہ ہم تک اُسکی مہک چلی آتی ہی اور وہ یہ تھا کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اُسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر
ملاتا تھا بلکہ اُسکو بطور افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اُسکی زلفین بہت خوب تھین
بعد ازان تھوڑی دور اور آگے بڑھے کہ ابونائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبو
کی مدح کی اور کعب کو اُس سے طمانینت تھی یہان تک کہ ابونائلہ نے دونون ہاتھون کی گھائیون مین اُسکی زلفون

کی لپیٹین بین اور سلسلہ بندی کی اور اسکے سر کے دونون قرن کو محکم کر کے اپنے اصحاب کو پکارا ان جلد قتل
کرو اس دشمن خدا کو تب ان سب نے اُسپر تلوارین مارین کہ تلوارین اُسپر ایک ساتھ پڑین کوئی کارگر نہوئی
بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی
میرے تلوار کے میان مین ہے مین نے اسکو جلدی سے کھینچکر اسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ
چھری اُسکے پیڑو تک اُتر گئی تب اُس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود جو جا بجا ٹیلون پر رہتے تھے اُسکے
شور سے متحیر ہو کر ان ٹیلون پر آگ روشن کی کوئی ٹیلہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہو گی ہو چنانچہ یہود مین
ابن سنینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اُسنے
اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے
تھے تو انھین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب پڑ گئی کہ اسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ
ہو چکے تو سر اسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود
جو بلندی اور مواد پر نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک ان جماعت مسلمین نے بنی امیہ
ابن زید کی راہ لی یعنے اُن تک پہونچ گئے کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریضہ پاس اور روشنی اُنکے
آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب
حرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگلاخ ہے پس وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ
ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام عرض کرنا تب سب اُسکے پاس لوٹ آئے
اور اُنکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جس وقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا
تو سب نے صداے تکبیر بلند کی اور اُسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز اُنکے تکبیر
کی سنی تو خود بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم
اٹھاتے ہوے آ پہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت
الوجوہ یعنے تم سب کے منھ کو فیروزی اور رقعہ ہو یعنے تمہارا منھ اُجالا رہے ان سب نے جواب دیا وجہک
یا رسول اللہ یعنے آپکے منھ کو بھی لقا ہو پس ان لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈالدیا حضرت
نے اُسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اُسکے زخم مین
تھوک ڈالدیا پھر اُسکو اس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے موزون
کیے ہین اور پڑھے ہین اُنکا مضمون یہ ہے شعر صرخت بہ فلم یحفل لصوتہ + و اوفی طالعا من فوق قصر
فعدت فقال من ہذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر فقال محمد اسرع الینا ++

فقد جئنا الشکر اوتقربے + و ترفدنا فقد جئنا سغابا + بمنصف الوسق من حب وتمر + وھذے درعنا رھنا فخذھا
لشھران وفا او نصف شھر + فقال معاشر سغبوا وجاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر + واقبل نحونا یھوی
سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + وفی ایماننا بیض حداد + مجربۃ بھا الکفار نفری + فعانقہ ابن مسلمۃ
المرادی + بہ الکفان کاللیث الھزبر + وشد بسیفہ صلتا علیہ + فقطرہ ابو عبس بن جبیر + وصلت
وصاحبای فکان لما + قتلناہ الخبیث کذبح عنز + ومر براسہ نفر کرام + ھم ناھوک من صدق وبر +
وکان اللہ سادسنا فابنا + بافضل نعمۃ واعز نصر + یعنے مین نے کعب کو شور سے پکارا مگر اسنے میری
آواز کی کچھ پروا نکی اور چڑھگیا واسطے اشراف یعنے جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے پکارا تو
اسنے کہا یہ پکارنے والا کون ہی مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون + پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے
پاس جلد آ کہ ہم تیرے یہان آئے تا کہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے - اور تو ہمارے
ساتھ بخشش و نوازش کر بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور
یہ ہماری زرہ ہی کہ ہم رہن کرتے ہین تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے پت
لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنے انکی وقت
عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہی کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تہیدستی اتفاقیہ ہی) یہ سنکے
کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہمسے بولا البتہ تم کسی کام کے لیئے آئے ہو + پھر شاعر
کہتا ہی کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی کہ اس سے کفار کو ہم قطع و قتل
کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ ابن سلمہ کے مثل شیر
زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اسپر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبیر نے اسکا
خون بہایا + اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اس خبیث
کو مثل گوسپند کے ذبح کیا تو سر اسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری
مین اور چھٹا ہمارا اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ
جل شانہ تھا پھر ہم لے پھرے بہترین نعمت اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام
ہوئی تو اسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا کہ جب تم لوگ کسیکو یہود مین سے قابو مین پاؤ
تو اسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس انکے روسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ
کلام کیا اور نہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن الاشرف کے کہین شب باشی
یا شب گذاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سینہ یہودی جو بنی حدثہ سے تھا اور وہ حویلفہ بن مسعود کا

خلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سنینہ پر حملہ کرکے اسکو قتل کیا پس حویصہ جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سن وار زیادہ تھا اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سنینہ کو کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اسکے مال سے یعنے تو اُس سے بڑا مالدار ہے محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے مجھے اسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی انکا حکم بجا لاتا اُسنے کہا ہان مین انکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچادے خوشگوار ہے پس اُسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے **شعر** یلوم ابن امی لو امرت بقتلہ + لطبقت[له] ذفراہ بابیض قاضب + حسامٍ کلون الملح اخلص صقلہ + متی ما اصوبہ فلیس بکاذبٍ + وما سرنی انی قتلتک طائعاً + ولو ان لی ما بین بصری وما رب + یعنے میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ پر وحال آنکہ اگر مین خود اُسکے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جدا کرتا مین اُسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اُسکا سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل اُسکا اور جب تو اسکو راست یعنے علم کرے تو وار اسکا جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اُسکی عوض مین میرے لیے حاصل ہو ما بین شہر بصری و مارب کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو انکے شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب و ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اُسکی ہمکو معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجاے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اُسکے جو اُسکی راے پر ہین تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا ولیکن اُسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے دھاک آنکہ تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اسکے لیے بھی تلوار ہے و بعد ازان حضرت نے انکو بلوایا کہ اُنکے درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اُسمین لکھا جاوے اُسیکی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ گھر مین رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک و خوف زدہ اور ذلیل و خوار رہے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم

[له] لطبقت لبیض حدائد شرف وقت زدن دیگر نسخ آن ۱۲

جب مدینہ پر حاکم تھا ایکروز اُسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اسوقت اُس مجلس مین ابن یامین حاضر تھا اُسنے کہا کہ گمانی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے انھون نے مروان کی طرف خطاب کرکے کہا کہ ای مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سوا ے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جا نہ دیگی یعنے خدا تعالی مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نہ کرے سوا ے مسجد کے و انا تو ای ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہے کہ اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت نرکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار ہو تو مین تجکو قتل کرون پس اُس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا تھا اور جب کہین جانا اسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلم کو دیکھتا رہے اور جب وہ اپنے کسی کھیت یا باغ پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا و بعد ازان پھر چلا جاتا تھا والا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی بقیع مین موجود تھا پس محمدؐ نے اس نعش کو دیکھا کہ اُسپر جریدہ سبز ہے یعنے چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اُسکے سامنے آگئے اور کہنے لگے ای ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہی ہملوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے ابن یامین کے پاس جاکر اسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہان تک مارے جریدے اُسکے سر و منہ پر ٹوٹ گئے اور یہانتک مارا کہ اُسکے بدن مین کوئی عضو صحیح و سالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اُسمین کچھ طاقت و قوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا

غزوۂ غطفان ذوامر یعنے بمقام ذوامر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ تاریخ بارھوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ نے اسکو خبر دی زید بن ابی عتاب نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اُس سے حدیث بیان کی عبد الرحمان بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہی اور سوا ے انکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہی چنانچہ کہا راویون نے کہ جب رسولخدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ و محارب سے بمقام ذی امر جمعیت کی ہی اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شب خون مارین

اور انہین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہی وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہی پس رسول خدا صلعم نے بھی
مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ انکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جُبَیت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذو القصّہ کو
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اُس سے
پوچھا تو کہا انکا ارادہ رکھتا ہی اُسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہی اُسنے کہا
میرا ارادہ ہی کہ مین وہان جا کر اپنی بود و باش کی جگہ دیکھ آؤن لیئے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زائد مقرر ہوتا ہی
کہ وہ کسی وادی مین جا کر جا سے ورود تجویز کر آتا ہی پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پہ تیرا گذر رہا ہی یا تجکو کچھ خبر
تیرے قوم کی پہونچی ہی اُسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہی کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہی پس لوگ اُسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اسکو طرف اسلام کے دعوت کی اُسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نہ کرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سُنین گے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپکے
چلتا ہون اور آپکو لے چلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اُسکو
ہمراہ لیچلے اور اُسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اُنکے سرون پر قریب تر آ اُتار
لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھجوا چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قُلّۂ کوہ پر نظر آتے تھے آخرکار حضرت وہان سے ذا امر مین پھر آئے اور لشکرگاہ مین اُترا
اور اُنکو وہان مینھ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اُسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے
تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہوگئے تب حضرت نے وادی ذا امر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کرکے
یعنے اس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اُتارے اور پھیلا دیئے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر
ڈال دیا تھا اور اُسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے
جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اُن اعراب نے دعثور سے کہ وہ اُنکا سردار اور اُنمین بڑا شجاع
تھا کہنے لگے کہ اب محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہی وہان سے اگر اپنے
اصحاب کو پکارے گا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اُسکی فریاد و مدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اُسوقت تک کہ ہم اُسکو قتل
کر ڈالین یعنے اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک
سیف جو تیز و بران تھی اُٹھائی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوئے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار

کھینچکر سر پانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای محمد اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہی حضرت نے فرمایا حق سبحانہ وتعالے بچائیگا
اُسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اُس تلوار کو حضرت نے
اُٹھالیا اور اُسکے سر پر اُٹھائی اور فرمایا اب آج تجکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہی اُسنے کہا فی الواقع نہین
کوئی بچا سکتا یہ کہکے اُسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین
گواہی دیتا ہون کہ سواے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہی اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بے شک
رسول سچے خدا کا ہی اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نہ کرونگا تب حضرت نے اُسکی تلوار اُسی کو دیدی
اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین
حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو
کہتا تھا کیا ہوئین حالانکہ تو اُسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اُسنے کہا واللہ ایسا تو
تھا ولیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اُسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین
چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہی تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور
مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اُسپر جمع نہ کرونگا پھر تو اُسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع
کی اسوقت یہ آیت اُسکے بارہ مین نازل ہوئی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا
اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ترجمہ یعنے ای اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اُس
قوم نے کہ تمھاری طرف دست درازی کرین پس اُنکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اُنکو تمسے باز رکھا اور
اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اُس عرصہ تک حضرت نے مدینہ
مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہی اور چند شب مین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری
تھین چنانچہ اس واقعہ مین آن حضرت صلعم دس دن سے مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر
پہونچی کہ مقام بحران مین جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہی تو حضرت نے اُس طرف کی تیاری کی اور سامان
مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نہ کیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے
اور آمادہ سفر ہوے جب پہونچے اُس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلہ
بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اُس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اُسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل سے کے روز متفرق ہوکر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اُسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اُسکے
قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ بُحران مین پہونچے دیکھا کہ
فی الواقع وہان کوئی نتھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی ایذا اُس قوم کا بلا مین قیدی کا پایا نگیا
تو اُسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن مکتوم
حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اس لشکر کو چک کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہوتے تھے بلکہ اس مین کوئی اور امیر
و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اُس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہی جسمین امیر و سرگروہ
زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کے ہوئی کہ یہ ستائیسوان مہینا ہجرت سے تھا
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن الحسن بن اُسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ
بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے حذر کرتے تھے اور اُدھر کی آمد و شد سے ڈرتے
تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اُنکو رسول خدا صلعم اور اُسکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ
صفوان بن امیہ نے اپنے مشورہ مین کہا کہ ہر آئینہ محمد اور اُسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات
کو ناقص کردیا ہی پس ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین یعنے دریا کے
کنارے کنارے کچھار و ن اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل اُنسے مصالحہ رکھتے ہین اور اُنکی رعایا بھی اُنکے
شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے
ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہی اور نہین ہی بود و باش ہماری ان
گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت
رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اُس سے کہا کہ پھر راہ ساحل سے کنارہ کر اور راستہ عراق کا اختیار کر
صفوان نے کہا مین اُس راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک اجرہ
دار ٹھہرا دونگا کہ وہ اُسطرف کا رہبر ہی اور اُس راہ سے آتا جاتا ہی اُسکی آنکھ باریک نما و دور بین ہی صفوان نے
کہا وہ کون ہی اُسنے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ راستہ اُسکا منجھا ہوا ہی اور اکثر اُدھر آیا گیا ہی صفوان نے
کہا بخدا یہ تدبیر بہت خوب ہی پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا
ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہی کہ محمد نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کردیا کہ ہمارے
قافلہ شتران کا راستہ اُدھر سے نہین ہی پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہی فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا

راہ عراق سے کہ اصحاب محمدؐ مین سے اُدھر کسیکا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہی اور میدانون کا حال یہ ہی کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین اور اُنمین ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہی پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی لفباعت سرمایہ اُسکے ہمراہ کر دی اور عبداللہ بن ابی ربیعہ و حُوَیطب بن عبدالعزی با دیگر مردم قریش اُسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ اُن سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اُسکے ساتھ بطریق مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اُنکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اُس روز تک شراب حرام نہ ہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے اس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اُنکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اُسیوقت حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا پس اُنھون نے جا کر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی اُنمین سے اسیر ہو گئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اُسکے پانچ حصے ہوے کہ اس روز پانچوان حصہ یعنے خُمس بیس ہزار درہم تھے اور مابقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہی فرات بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اُسکو حاضر کیا اُس سے کہا گیا اسلام قبول کر اُسنے قبول کیا پس قتل سے اُسنے امان پائی ؞

غزوۂ احد

غزوۂ اُحُد روز شنبہ ساتوین شوال بتیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام اُحُد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کر دیا تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن مُسلم نے اور موسے بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اور عبداللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ اور عبدالرحمان بن عبدالعزیز اور یحیے بن عبداللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد اور عبدالرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اُن اشخاص کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم اُنمین سے زیادہ تر حافظ حدیث تھے بعض سے چنانچہ جو کچھ اُن لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمامتر جمع کیا پس رواۃ موصوفہ نے کہا کہ جب وہ لوگ مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکّہ کو پھرے اور وہ

شتران جسکو ابوسفیان شام سے لایا تھا سب دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار الندوہ مکے مین ایک بناء ہی جسمین قوم مشاورہ کے لیے جمع ہوتے تھے پس وہ سب وہان اسیطرح ٹھہرائے ہوے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے اُنکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے جدا نہو نے دیا تھا تا کہ اہل عیر غائب نہو جاوین اسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبداللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبدالعزیٰ و حجیر بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے ای ابوسفیان دیکھ ان کاروان شتر کو جنکو تو لایا تھا اور اُنکو روک رکھا ہی لیس تو جانتا ہی کہ یہ مال اہل مکہ اور مال یتیمان قریش ہی اور وہ سب بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمد صلعم کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہی سب نے کہا ہان اُنکی یہی مرضی ہی ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص و بدلا اپنے مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی کی پس اُن لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار بیع کر ڈالا سفیان نے اُنکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اُسکے پاس وعدہ پر رہن رہے کہ اُنکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ زر نقد ہو گیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہی کہ لوگون نے کہا ای ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اُسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی و یا کہ مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور اُنکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے اور متجرہ یعنی جاے خرید و فروخت اُنکا صرف سرزمین شام تھی تمام اُسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران بنی زہرہ کا ضبط و قید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنی حاضر بدر نہوے تھے اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اُسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا وہ سب انھین لوگون کو سپرد کر دیا اُسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا تمام انھین کو سپرد کیا جاے اور اُس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہی کہ عیر بنی زہرہ کا اُنکو نہین ملتا اور جمیع قریش کو اُنکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے پھر گئے تھے یعنی بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ

اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری کمک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس تیرے کہنے سے ہم لوٹ گئے غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ اہل ضعف ہین جنکے نہ اقربا ہین نہ انکا کوئی مانع غیر و مددگار ہی کل انکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول ابن ہی کہ ہر قوم نے منافع اپنے اپنے عیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انھین لوگون کے بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنے قوم کفار مال اپنا صرف کرتے ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق و اجماع کیا تو اسوقت سب نے باخود باہم یہ مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر انسے نصرت کی درخواست کرین کہ ہر آئینہ پرستندگان و بندگان مناۃ ہمسے تخلف نہ کرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور انکو ہمارے صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور ان لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع مین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس اتفاق رائے ہوا لوگونکا اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کرکے انکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارون کو بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا احسان کیا ہی اور مین نے انکے روبرو حلف کیا ہی کہ تمھارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون نہین چلتا اُسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہی کہ مین کسی دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے جس بات پر عہد کیا ہی اسکو وفا کرونگا کیونکہ اُنھون نے مجھپر وہ احسان کیا ہی کہ و لیا میرے سوا کسی اور پر نہین کیا یہان تک کہ اورون کو یا قتل کیا یا اُنسے سر بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا کتنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اُتنا ہم تجکو دیونگے اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہان تک کہ دوسرا دن ہو گیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے ناامید ہو کر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا نتھا کہ مین زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس ابو وہب[عہ] چلکر آوے اور اُسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہی کہ اے بنی عبد مناۃ[عہ] اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنے بندہ منات بت کا پس اسکی اولاد بنی عبد منات بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اُسنے خطاب کیا کہ اے اولاد عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار رہو اور تمھارا باپ بھی مددگار رہا مجکو نچھوڑ دو کہ بلا حمایت

[عہ] ابو وہب کنیت جبیر [illegible] برادر نفسہ ...

[عہ] یا بنی عبد مناۃ ... انتم حماۃ و ابوکم حام ... لا تسلمونی لا یحل اسلام ... لا تعدونی نصر بعد العام

چھوڑنا حلال نہین ہے اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر
تقدونی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجھکو وعدۂ نصرت سال آئندہ کا ندو اور کہا راوی نے کہ ابوعزہ کے
ہمراہ اور چند آدمی بھی نکلے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو انکو بھی فراہم کیا
جب کہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو انکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اُسوقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیجلے سواریان زنانی کے اختلاف کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان
کی بکر بن سمار نے زیاد مولی سعد سے اُسنے نسطاس سے اُسنے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان لیجلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلائینگی
مقتولان بدر کے تئین اور اُس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنی گھر والون
کو زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا مدعا ہے اسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس
امر مین مضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری راے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمن کے حوالہ کرو کیونکہ تمکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اُنکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن
امیہ نے کہا جو بات قرار پائی ہے اسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون
سے دربارۂ عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی
عورتون کے پاس پھر آیا تھا ہم تو ضرور چلین گے اور معرکۂ قتال مین ساتھ رہین گے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ
سے جو درمیان مکہ و مدینہ کے ہے کنیزین مغنیہ یعنے گانیوالیان جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین یعنی آخر
اسی روز بہترین مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نہ کرونگا کیونکہ مین بھی تو انہین مین
سے ہون جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیجانا ٹھہرا ابوسفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو
ہمراہ لیا کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان
بن امیہ نے بھی اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبداللہ اکبر کی تھی
اور دوسری جورو اسکی بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبداللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے
اپنی زوجہ سلافہ بنت سعد بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے
کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی
جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید
بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے ساتھ اسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو

بن العاص تھی اور خناس بنت مالک بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان
بن عبد الاسد کے ہمراہ اسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت
ام حکیم بنت طارق کو ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونون
فرزندان مسک الذیب نے دغیبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عوایف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت
الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہی جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا
تو اٹھا لیا تھا اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی
دسون بیٹیون کو بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ مین
آراستہ و تیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ
اجالیش کا تھا کہ انھین مین سے ایک شخص اسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور بعضے
یون روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکہ سے نکلے ہین تو ان تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہی اور قریش جب مکہ سے
چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع ان لوگون کے جو انسے آملے تھے کہ انمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے اور
ساز و رخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اس وقت عباس بن
عبد المطلب رضہ نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجورہ دار مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور
اس سے یہ شرط کر لی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اس خط مین یہ خبر لکھی تھی کہ بر آئینہ
قریش جمعیت کثیر فراہم کرکے آپ کی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ
آپکو فکر و تدبیر کرنی ہی اسکا بند و بست کیجیے اور وہ لوگ جو جمع ہو کر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین اور
انکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور انمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
سلاح فراہم کر کے لیچلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا کے
حضرت کو دیکھا کہ اسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
ایما فرمایا تو اسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو بکتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اسیوقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہی سعد نے کہا یہان کوئی نہین
ہی آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب رضہ سے سعد کو مطلع فرمایا
انھون نے عرض کی یا رسول مجھکو اس امر مین امید خیر ہی اور حال یہ ہی کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لیتے رہتے تھے

اور کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے پاس ابھی کوئی ایسا مژدہ نہین آیا ہی جو اُنکو خوش کرسے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر
باخفاے راز کر کے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آن حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن
ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہی اُسنے کہا لا اُمّ لک یعنے تیری
ماں مرے تجکو ان باتون سے کیا کام اُسنے کہا مین تمھاری طرف کان لگائے سُنتی تھی چنانچہ اُسنے اس خبر کو سعد
سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور کہا مین نے تو تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری
باتین سُنتی ہی حال آنکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہی آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجیے
بعدازان سعد نے اس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنے اُسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا
صلعم کو پل پر پایا اور وہ عورت بہت خستہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسولؐ اللہ جو باتین آپ نے مجھسے پوشیدہ
فرمائی تھین اُسکو اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اس سے چھپایا اُسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سُنا
ہی تب اُسنے وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسولؐ اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہوجاوے تو آپ مظنہ میری
جانب کرین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کر دیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے و بالآخر خبر روانگی قریش کی
مکے کے لوگون مین مشہور ہوگئی اور اسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے کہ اُنکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر انکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابع
مین قریش سے جا ملے مگر اُنسے علیحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابع کی رات کی راہ پر ہی مدینے سے باقی احوال
آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمرو
بن زبیر نے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے انھون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم ہی
خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمدؐ کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اُسکو خبر کر آئے ہین اور اُسکو
ڈرا کر ہوشیار کر دیا ہی اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے انکو خبر دی ہی پس وہ ہی لوگ اب اگر اپنی گڑھیون
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہی کہ ہمکو اُنسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جا کر اسکو قطع کر ڈالین اور اُنکو نادار و مفلس کر دیوین تا کہ
کبھی جبر نقصان اُنکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اُنسے اندیشہ نہین ہی
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی اُنکی تعداد مردم سے زیادہ ہی اور ہتھیار ہمارے پاس اُنکے ہتھیار سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقاتلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اُنپر دعوی خون کا
ہی اور اُنکا کچھ دعوے خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو اُسی

مین ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے
ساتھ قیام پذیر ہوے اور ابو عامر اپنی قوم کو بُلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو لیچلو اُس قوم کے پاس
تا ہم اُنسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور انکو ابھارنے لگا اور انکو معلوم
کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہین باطل ہے پس اُسیکے ابھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا اور
ابو عامر انکے ساتھ نہ گیا تھا ولیکن جب قریش نے بقصد اُحد خروج کیا تو ابو عامر بھی انکے ساتھ نکلا اور قریش سے
یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور انکا بشیر ہوتا یعنے بدر مین تو انمین سے دو آدمی بھی تمپر باہم اختلاف
نہ کرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہمگی وہ پچاس نفر ہین یعنے یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے پس
اُن لوگون نے اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور ان لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا
کہ عورتین اس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو اُبھارتی تھین اور انکو
طیش مین لاکر آمادہ جنگ کرتی تھین اور انکو اُنکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ و غضب مین لاتی تھین
اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اُترتے تھے تو منجملہ شتران کے جو شتر نحر کرنے اور کھانے کے واسطے لاتے
تھے انکو ذبح کر کھاتے کھلاتے تھے اور اُس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ انکے ساتھ زاد تھا
اُس مال سے جو انکے پاس جمع تھا اُسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابواء پر ہوا تو وہ لوگ باہم
کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ ہم لوگ قبر مادر
محمد کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس اگر وہ
تمھاری عورتون مین سے کسیکو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ استخوان بوسیدہ تیری مان کی ہمارے
پاس ہین پس اگر وہ بنا بر گمان اپنے اپنی مان کے ساتھ نیکوکار ہوگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ
اُسکی مادر کی البتہ تمکو فائدہ دینگی کہ اُسکی شرم سے تمھاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمھاری عورتون
مین سے کسی پر ظفر یاب نہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اُسکے مان کی پُرانی ہڈیان تمکو نفع کرینگی
کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکوکار ہے تو بازخواست اُن استخوان بوسیدہ کی بجا لا کر شکر کریگا چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے اس باب مین اہل عقل و راے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اُنھون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر نہ کو اور
نہ کر کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مردون کی قبرین کھود ڈالینگے اور ایسا ہوا کہ
قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذو الحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین
ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین مہینے ہجرت سے اور ان لوگون کے
ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مُہیا تھے چنانچہ جب قریش ذو الحلیفہ مین داخل ہوے تھے تو قبیلہ فرسان نے

آنکر انکو آتارا اور اُسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان و جاسوس اپنے انس و مونس دونون
پسران فضالہ کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور انکے ساتھ رہے
یہان تک کہ وہ سب بالوط پر آکر آترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے
حضرت کو اُنکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض[1] مین زراعت کی تھی
اور عرض مابین وطا اور اُحد کے ہی متصل باحد طرف جوف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہی اُس میدان مین جسکو
اندلون عرصة البقل کہتے ہین اور مالک اُس عرض اور اُس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل
تھے اور اُن دلون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اُس سے نہین ہوتی تھی تو شتران
آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین ڈول کلان کے) مجلس[2] اور اُحد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین
(یعنے اتنی دیر مین) یہان تک کہ پانی اسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سُفیان نے
کھدوایا تھا مل گیا غرض کہ اُس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا لے گئے
تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور اُنھون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اُن کھیتون مین چھوڑ دیا
کہ وہ کھیت اونٹون کے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روند گیا اور اُس نواح عرض مین ملکیت اُسید
بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کاسینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران
اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز
پنجشنبہ انھون نے اونٹ چرائی پر چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کرکے اور شب جمعہ کو رات بھر
کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لادے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو انھون نے
اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہان تک کہ اُس سرزمین عرض مین کچھ
سبزی باقی نرہی تھی جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اُترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوگئے تو
اسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموع کو اُس قوم کی طرف بھیجا پس وہ انکے درمیان گیا
اور اندازہ جمعیت مردم اور چیز اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا جو بلی اُسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے
حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اس سے تاکید کردی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نہ کیجیو لیکن جب کہ
تو ان لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی
مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اُنکی جمعیت کا جو اندازہ کیا
تو تین ہزار کچھ بیش و کم ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور انکا اندازہ کیا
تو وہ سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا انھون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اُنکے پاس

[1] عرض بالکسر نام وادی است ... نام وادی و نام مقام و ... بالفتح ... بیان ... الاعراب*

[2] مجلس نام مقام قریب باحد ۱۲

باجے وقت دو کھول کہتے حضرت نے فرمایا اُن عورتون کا یہ ارادہ ہی کہ قوم کو ابھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلا کر
اُنکو غیظ و غضب مین لاوین اور اسطرح کی خبر اُنکی جو ہمارے پاس آئی ہی تو چاہیے کہ اُنکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر نکرے بعد اسکے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہی اور وہ بہترین کفیل ہی اللھم بک
اجول وبک اصول یعنے اے پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہی اور تیری مدد سے مین مقصد کو پہونچونگا
اُسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلا جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو دیکھا ایک طلایہ
دس سواروں کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اُن لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک پشتہ
سنگلاخ پر کھڑے ہوگئے اور اُنپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اُس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشۂ مزرعہ مین دفن تھین کھودکر نکالی اور تیغ بدست و زرہ در بر وہان سے پھرے اور بنی عبدالاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجراے ملاحات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہی کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیمابین واقع ہوا چنانچہ اشراف دین
خزرج مثل سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ با چند کس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہوکر مسجد مین دروازہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شبخون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینہ کی تا آنکہ
صبح ہوئی اور اُس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے
خطبہ ارشاد کیا واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے
محمود بن لبید سے اُنھون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا ای گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہی کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہی
نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گاے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہی اور مین نے دیکھا کہ مین درپے ایک
کبش کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہی فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہی
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو اور آنا شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک سے وہ مصیبت ہی میری ذات پر اور اما گاو
مذبوح وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے و اما درپے ہونا میرا کبش کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم
قتل کرینگے انشاء اللہ تعالے واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اُنھون نے
عروہ سے اُنھون نے مسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہی پس یہ مجھکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہی جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمۂ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجھکو مشورہ دو اور راے آنحضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنا بر اس خواب کے مدینے سے

باہر نہ نکلیں اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اپنے اس خواب کے عمل کریں یعنے اس خواب اور اسکی تعبیر کی موافقت کریں اُسوقت عبداللہ بن ابی سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہملوگ ایام جاہلیت مین جو مدینہ مین سے مقابلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے تھے اور انکی پاس بہت سے پتھر سنگریزی رکھدیتے تھے واللہ اکثر مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو وہ سے گھیر لیتے تھے پس یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالاے بنیان اور ٹیلون پر سے صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتے تھے اور ہملوگ کوچون اور راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنے باکرہ ہی یعنے کسیکو اسپر دسترس نہین ہوا اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون اور انسے ہمسے ہزیمت نہائی ہو اور جب کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اُسپر ظفر پائی یا رسول اللہ چھوڑ دیجے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام پر ٹھہرنگے تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر ناامید و محروم لوٹ جاوینگے تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچینگے یا رسول اللہ اس باب مین میری غرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین اس راے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہی کہ انمین اہل راے تھے واہل حرب واہل تجربہ بھی تھے چنانچہ راے رسول خدا صلعم کی موافق راے ابن ابی کے تھی اور یہی راے جماعت صحابۂ کبار مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام گزین رہو اور نسوان و صبیان کو ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم انسے مقاتلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین کیونکہ گلیون سے ہم بہ نسبت اُنکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اُنکو پتھر مارینگے اور حال یہ تھا کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تودہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سرداران اولو العزم مثل حمزہ بن عبد المطلب و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ اس بات کا ہی کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نہ کرتے سے اُنکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اُنکی طرف خروج و پیش قدمی اور اُنسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہی پس یہ اُنکی جانب سے ہمپر یاداشت ہوجاوے گی اور اُنکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ روز جنگ بدر ہمگی تین سو مرد تھے کہ حق تعالے نے آپ کو اُنپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زور بر ہانک لایا وحال آنکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح ومبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا وبہ تحقیق یہ سب ہتھیار لگائے ہوئے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوئے بناز وبتختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ سے اپنے تئین آراستہ کیے ہوئے نوجوانون کی طرح جوانمردی ودلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابو ابی سعید الخذری نے کہا یا رسول اللہ ہملوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے یعنے فتح یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو اپنے ظفریاب کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالے انکو ہمسے خوار کریگا کہ یہ جنگ مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہوجاویگی تو انمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سوائے اُن لوگون کے جو سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ وتعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئینہ اُس ہر ایک مین خیر وخوبی ہے راوی نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب رضؓ نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین آج کھانا نہ کھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اُنکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت کرتے ہین کہ اُس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنے بہ نیت عہد تا بدون جنگ وجدال افطار نہ کرین پس اُسی روز شنبہ کو صائم تھے مشرکین سے جاکر مقاتلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئینہ گاوان مذبحہ جنکی تعبیر آپنے مقتولان اصحاب اپنے سے کی ہے مین بھی انہین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوائے کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون انھون نے کہا مین خدا اور رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہے چنانچہ وہ اسی روز شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اُس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہملوگ اولاد عبد الاشہل بھی انہین گاوان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اُس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ ہمارے درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین وعلاوہ یا رسول اللہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمدؐ کو یثرب کے کوٹھون اور ٹیلون پر گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث انکی جرأت ودلیری کی ہوگئی وتحقیق کہ انھون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا اور شاخہائے نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم انکو اپنے موضع عرض سے دفع نہ کرینگے تو ہماری زراعات سرسبز نہونگی یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے ہمارے یہان آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑ کر انکی طرف نکلتے تھے تا انکو اپنے یہان سے دفع کر دیتے تھے پس ہم آج زیادہ

مالک بن سنان ابو سعید

زحقدار اور پہلے سے اب اعلے حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپکے حق تعالے نے ہماری تائید کی ہی اور بہجوایا ہمکو
ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گہرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابو سعد
بن خیثمہ سامنے حضرت کے کہڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنے بعد بدر
کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اونکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کہینچ بلوایا بعد ازان
آئے ہمارے یہان گہوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کہینچے ہوے تا آنکہ ہمارے
نواح میدانون مین آکر اترے ہین اور ہمکو ہمارے گہرون اور کوٹہون مین محاصرہ کیا ہی بعد ازان جب
وہ یہان سے مال وافر لیکر بلا جرح وگزند پہر ینگے تو یہ بات انکو جرأت دلادیگی ہمپر یہان تک کہ وہ تبفاریق ہمپر
تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رصدون
کو باوجود اسکے کہ کیا کچہ کر چکے ہین ہمارے کہیتون مین وبعد ازان ان عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین ہمپر
دلیری ہوگی یہانتک کہ جب یہ لوگ دیکہین گے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو انکو بہی ہم مین طمع
ہوگی پس لازم ہی کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حق تعالے ہمکو انپر ظفریاب کریگا تو ہمارے
نزدیک یہ عادت اللہ ہی کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہی اور حال
یہ ہی کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تہا یعنے مجکو دہوکہا دیا وحال آنکہ مجکو اس معرکہ کی بڑی حرص تہی
اور میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تہی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتہ دربارہ خروج طرف بدر کے ساہمہ کیا
یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسیکے نام قرعہ نکلا پس اسکو شہادت روزی ہوئی وحال آنکہ شہادت پر مین اس سے
زیادہ حریص تہا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین بنہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکہا کہ اثمار جنت
اور اسکی نہرون مین بلا قید چہوٹا ہوا پہر رہا ہی اور وہ مجہسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر ہمسے مل اور جنت مین ہماری
رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچہ مجہسے وعدہ کیا تہا اسکو مین نے برحق پایا وہر آئینہ واللہ یا رسول اللہ
مین آج صبح سے اسکی مرافقت کا جنت مین بنہایت مشتاق ہون اور میرا سن بہی دراز ہوگیا اور ہڈیان گہل
گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب ومطلوب ہی پس آپ دعا کیجیے خدا سے یا رسول اللہ کہ وہ
مجہے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے انکے لیے
اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ احد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ معرکہ احد
احدی الحسنیین ہی یعنے ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہی یا شہادت یا غنیمت وفیروزی بقتل کفار
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو بہت خوف ہزیمت کا ہی راوی کہتے ہین کہ جب لوگون نے غیر از خروج
کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑہائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وبند فرمایا اور امر بجہد وجہاد کیا اور انکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر واستقامت رکھوگے تو تمھارے لیے نصرت
وظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے انکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنے جبکہ اذن جہاد دیا وحال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے انکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری وکمر بندی کرو وبعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ مجتمع ومستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان
بنو عمرو بن عوف اور جو لوگ انکے شریک تھے اور قبیلہ نبیت اور شرکا انکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے
اسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ
تھے کہ ان دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ ولباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ ومنبر کے یعنے حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہً ان لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اسید بن حضیر آپہونچے اور انسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور سامنے
حضرت کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ ہر امر انپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ اس
امر کو انھین کی طرف رد کرو اور انھین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ انھون نے تمکو امر کیا ہے اسکو بجا لاؤ
اور جس بات مین تم انکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ انکی راے ہو اسمین انکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے
از روے علم ویقین واسطے مقابلہ وتندہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ ومنکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اسیوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس الدرع فاظہرہا وہر آئینہ
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اسکو اوپر سے پہنے تھے یعنے زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے
کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہے کسے تھے یعنے تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل
ابی رافع مولے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آن حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار وگفتار پر پشیمان ہوے اور جو لوگ آن
حضرت سے سوال خروج بالحاح واصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اس
امر مین جو خلاف مرضی مبارک تھا یعنے پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا
کرتے تھے اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپ کی مخالفت کرین پس کیجیے جو کچھ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اس سے انکار کرین وحال آنکہ یہ امر منجانب خدا
ورسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنے جنگ بقیام مدینہ مگر تم لوگون نے

۵۵ عوالی زبھائے فراز جانانہ بتھامہ زبھاسے نشیب ۱۲

عہ ۵۶ ... فوق الاخرے در نشیب الوصول

انکار کیا و حال آنکہ نبی کے تئین لازم و سزاوار نہین ہے کہ جب اُسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اسکو اتار ڈالے
یعنی نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہے جب تک حق تعالے درمیان اسکے اور اسکے اعدا کے حکم مناسب کرے
اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا تو پھر اسکو
نہین اُتارتا تھا جب تک کہ حق تعالے درمیان اُسکے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم
نے فرمایا دیکھو جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہے اُسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کر کے چل نکلو کہ جبقدر تم صبر و استقامت
رکھوگے تمھارے لیے نصرت ہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے
باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اسی جمعہ کو مر گئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ
انکا جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اُسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر
اُحد کو تشریف لیگئے واقدی نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اُنھون نے بیان کیا کہ جعال
بن سراقہ نے اُحد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو قتل ہوگا
اور حال یہ تھا کہ اِس کرب سے دم اُس شخص کا گھٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر مارا یعنے اُسکا
شرحِ صدر کیا اور تسلّی دی اِس کلمہ لاجواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدًا یعنے کیا کُل زمانہ کل نہین کہلاتا ہے بعد
ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین انکے تین نشان علم تیار کراے چنانچہ ایک لواء قبیلۂ
اس کا قرار دیکر اسکو اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لواء الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا
قول ہے کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اُسپر سوار ہوے اور دوش
مبارک پر کمان لگائی اور قناۃ یعنے نیزہ کو جلک ہاتھ مین لیا کہ اُس روز بن نیزہ کا برنجی تھا یعنے بونڈی نیچے کا
پھل برنجی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جماے تھے کہ انمین سو زرہ
پوش تھے پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ
تھے اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے
تا آنکہ بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہے
کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڈھا اندھا اور ایک بوڈھیا اندھی رہتے تھے اور وہ
دونون آپسمین باتین کیا کرتے تھے اسیواسطے ان دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب شیخین مین پہونچے اور
دیکھا تو ایک لشکر ہتھیار بند نظر آیا اسکا شور اُسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے اور کیسا شور
ہے لوگون نے خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف ہمکی ابن اُبی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت